مکتوبات سعیدیہ

از حضرت شیخ محمد سعید ابن امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

حکیم عبدالمجید احمد سیفی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ حکیم سیفی ○ بیڈن روڈ ○ لاہور

باعانت محکمہ اوقاف مغربی پاکستان

بار اول تعداد ایک ہزار

نعم البدل : ۳۵ روپے

۱۳۸۵

www.maktabah.org

فہرست مکتوبات

www.maktabah.org

www.maktabah.org

نوٹ: مطالعہ کنندگان عرض میکنید کہ درین مطبوعہ اگر سہو یا خطائے ملاحظہ کنند از ان مطلع فرمایند تا در طبع ثانی درست کردہ شود۔ والسلام

حکیم محمد ذوالقرنین ناشر یکم ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

www.maktabah.org

عرضِ ناشر

استاذ محترم مرحوم حکیم عبد المجید احمد صاحب سیفی رحمۃ اللہ علیہ نے بسلسلہ اشاعت مطبوعات اکابر نقشبندیہ مکتوبات سعیدیہ کی کتابت بلاک کی طباعت کیلئے کرائی تھی اور ارادہ جرمنی جا کر طبع کرانے کا تھا لیکن قضائے مبرم نے مہلت نہ دی۔ داعی اجل کو لبیک کہا اور یہ کام پس ماندگان کے لئے چھوڑ گئے مگر اس فقیر کے پس ماندگان کے پاس بھی سرمایہ بجز توکل کچھ نہ تھا۔ تاجران متمول نے اس کی طباعت کو اپنی تجارت کے لئے نفع بخش نہ سمجھا اس لئے کچھ عرصہ تک مسودات کتابت شدہ جوں کے توں پڑے رہے۔ خوش قسمتی سے محکمہ اوقاف مغربی پاکستان نے صوفیائے کرام اور اہل اللہ کے آثار باقیہ کے تحفظ کی خاطر پبلیشروں کو قرض حسنہ دینے کی اسکیم بنائی اور چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب اوقاف مغربی پاکستان جناب شیخ محمد اکرام صاحب نے کتابت کے حسن و جمال اور صاحب کلام کے علو مرتبہ و کمال کو دیکھ کر اس کی طباعت و اشاعت کے لئے محکمہ سے قرض حسنہ دینا منظور فرمایا۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ امید ہے کہ محکمہ اوقاف کی جانب سے یہ سلسلہ قائم رہے گا اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کا قیمتی علمی سرمایہ ناقدردان زمانہ کی دستبرد سے صرف محفوظ ہی نہیں رہے گا بلکہ دیدہ زیب شکل و صورت میں جلوہ گر ہو کر اہل نظر کی چشمہائے بصیرت کے لئے کحل الجواہر کا کام دیتا رہے گا۔ حقائق و معارف طریقت و حقیقت کے یہ جواہر پارے اب اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اہل نظر کی نگاہوں کو نور بخشنے کیلئے آمادہ ہیں فیضیاب ہوں اور حضرت مصنف و ناشر و معاون حضرات کو دعا دیں۔ والسلام

حکیم ذوالقرنین برادر نسبتی
حکیم عبد المجید احمد صاحب سیفی مرحوم
۱۸-۵ بیڈن روڈ لاہور

www.maktabah.org

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

حضرات اولیائے کرام کے کلام کا مطالعہ روح کی تسکین اور امراض باطنی سے شفا پانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ مطالعہ بے اختیار پڑھنے والوں کے دلوں کو یادِ الٰہی کی طرف لے جاتا ہے جس سے اطمینان کی دولت ہاتھ آتی ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ فرمان خداوندی ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ○

اسی مقصد کے لئے حضرات اکابر رحمہم اللہ کے مکاتیب و رسائل مرتب کئے جاتے ہیں۔ خانوادۂ مجددی رضی اللہ عنہم کے رسائل و مکاتیب سنت نبوی کے اتباع اور بدعات مروجہ سے اجتناب کی توفیق دلانے میں بفضلِ خداوندی اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ اہلِ عقیدت اور طلب صادق رکھنے والے حضرات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مشاہدہ ہے کہ ان رسائل و مکاتیب کے مطالعہ نے عامیوں کو اولیا اور اولیاء کو اکمل اولیاء بنا دیا ہے البتہ کسی شیخ کامل و مکمل سے تحصیل نسبت شرط ہے۔

حضرت خواجہ محمد سعید رحمہ اللہ تعالےٰ کے مکاتیب شریفہ بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم اور مفید کڑی ہے۔ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ کے فرزند دوم ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ماہ شعبان ۱۰۰۵ھ[1] ہجری میں ہوئی جب کہ حضرت امام ربانی کی عمر مبارک ۴۳ سال تھی۔

ایام طفولیت سے ہی آپ طلبِ صادق کا ذوق رکھتے ہیں خود حضرت امام ربانی[2] فرماتے ہیں کہ :-

فرزند محمد سعید چہار و پنج سالہ بود کہ وے را رنجوری پیش آمد۔ در غلبات آں ضعف از وے پرسیدہ شد کہ "چہ می خواہی؟	فرزند محمد سعید ابھی چار پانچ سال کے بچے ہی تھے کہ بیمار پڑے۔ بیماری کے غلبۂ ضعف کی حالت میں ان سے دریافت کیا گیا "کیا چاہتے ہو؟

[1] زبدۃ المقامات ص ۳۰۹ [2] زبدۃ المقامات ص ۳۰۹ و مکتوبات معصومیہ مکتوب ۳۲ ج ۳

www.maktabah.org

بے اختیار گفت حضرت خواجہ را می خواہم ۔ من ایں حرف او را بحضرت خواجہ قدس سرہ عرض کردم ۔ فرمودند:۔ محمد سعید شما رندی و حریفی نمود و غائبانہ از ما نسبت در ربود

انہوں نے بے اختیار کہا "میں حضرت خواجہؒ کو چاہتا ہوں (میں نے ان کی اس بات کا ذکر اپنے حضرت خواجہ سے کیا تو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تمہارا محمد سعید بڑا چالاک و ہوشیار نکلا، غائبانہ ہم سے نسبت چھین لے گیا۔

ہوش سنبھالا تو علومِ ظاہری کی تحصیل میں مشغول ہوئے اور سترہ سال کی عمر میں اپنے والدِ بزرگوارؒ کی طرح فارغ التحصیل ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکتوب ۲۲؎ ج ۳ میں تفصیل آپ کے مناقب ذکر فرماتے ہیں ملاحظہ ہوں:۔

تحریر[1] فرماتے ہیں کہ بچپن ہی سے قبول و کرامت کے آثار اور ولایت و شرافت خاندانی کے اطوار آپ کی پیشانی سے نمودار تھے۔ اس کے بعد طلبِ حضرت خواجہؒ کا مذکورہ بالا واقعہ نقل فرمایا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ظاہری و باطنی کمالات اپنے والدِ بزرگوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں حاصل کئے سترہ سال کی عمر میں ظاہری علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کو درجہ کمال تک پہنچا لیا اور والدِ بزرگوار کی مانند کمال دینداری، تقویٰ متابعت سنتِ نبوی اور عزیمت پر عمل پیرا ہونے کے فضائل سے مالا مال ہو گئے۔ نرم گفتاری، تواضع کامل، پوری توجہ سے واردین و صادرین کی دیکھ بھال، جود و کرم اور بے نفسی آپ کا شیوۂ خاص ہے۔

قرآن مجید کی تجوید، عالی سند کے ساتھ فرمائی۔ فنِ حدیث میں بھی جید سند اور مرتبۂ عالی رکھتے ہیں اور فقہ میں بلند دسترس کے مالک ہیں حضرت امام ربانی قدس سرہ کو جب کسی مسئلہ فقہیہ کی تحقیق درکار ہوتی تو اکثر و بیشتر آپ کو ہی اس خدمت پر مامور فرماتے

---

[1] ترجمہ مکتوب حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ۲۲؎ ج ۳

www.maktabah.org

اور آپ سے اس کا بیان شافی طلب فرمایا کرتے تھے۔ اور جب وہ مشکل مسائل کا حل فرماتے اور ان کی پیچیدگیوں سے عہدہ برآ ہوتے تو حضرت امام ربانی بے حد مسرور ہوتے اور ان کے حق میں دُعا فرمایا کرتے تھے۔

آپ حضرت امام ربانی کی حیاتِ طیبہ میں ہی کمال و تکمیل کے مراتب پر پہنچ گئے تھے خلعت خلافت سے سرفراز ہوئے اور طالبین کی ترتیب کا کام والدِ بزرگوار کے زیر سایہ ہی شروع فرمایا۔ عقل معاد کے کمال کے ساتھ عقل معاش بھی کامل و مکمل رکھتے تھے چنانچہ حضرت امام ربانیؒ اکثر معاملات میں آپ سے صلاح و مشورہ لیا کرتے تھے باطنی امور میں بھی آپ حضرت کے رازدار تھے۔ جو راز کی باتیں حضرت امام ربانی فرمایا کرتے تھے بہت کم کوئی دوسرا شخص ان میں شریک ہوتا تھا۔

آپ کو حضرت امام ربانی کی جانب سے دقیق اسرارِ طریقت اور مخصوص معاملاتِ حقیقت کی بشارتیں حاصل تھیں۔ لوگ امراض ظاہری میں ان کی توجہ سے شفا حاصل کرتے اور امراض باطنی میں ان کے تصرّفِ باطنی سے جمعیت و اطمینان قلبی سے بہرور ہوتے تھے۔

مختصر یہ کہ آپ، قطب المحققین وارث المرسلین حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کے قول "ما فضلیانیم" کا کامل مصداق تھے۔

یہ ایک نقل اور مشہور واقعہ ان کی بزرگی شان کے سلسلہ میں کافی ہے کہ ایک بار آپ معاملہ میں دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مع صحابۂ کرام ایک مقام پر جمع ہیں اور یہ بھی (خواجہ محمد سعیدؒ) حضرت محمد صاحبؒ کے چند اہل ارادت کے ساتھ حاضر ہیں۔ اسی اثنا میں صحابۂ کرام ایک کاغذ منگاتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرضی لکھیں چنانچہ اس مضمون کا ایک خط لکھا گیا کہ "یہ لوگ (خواجہ محمد سعید مع رفقا) اور ہم عنایات خداوندی میں ہم درجہ ہیں حالانکہ ہم نے (فروغ دین اور جہاد فی سبیل اللہ میں) بے انتہا سخت محنتیں اُٹھائیں اور جاں فشانیاں کیں جو ان لوگوں نے نہیں کیں تو پھر برابری کی کیا وجہ ہے؟

www.maktabah.org

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں قرآن مجید کی یہ آیت تحریر فرمادی :۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

یہ فضل خداوندی ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

حقائق و معارف کا بیان، اسرار و دقائق کی شرح اور ذات و صفات کی باریکیاں جس عالی زبان اور شافی بیان کے ساتھ اپنے مکتوبات شریفہ میں تحریر فرمائی ہیں ان کمالات کی شرح اور کرامات کی تفصیل سے زبان کو روک لینا اور آپ کے ملفوظات و مکتوبات پر محمول کر دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ انہیں دیکھ کر خود اہل دل ان کا پتہ چلائیں اور ظاہری الفاظ سے باطنی معانی کی طرف قدم بڑھائیں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؏ تپاس کن ز گلستانِ من بہارِ مرا یعنی

؏ مری بہار کو دیکھو مرے گلستان میں

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ نے ان چند مختصر مگر تفصیلات سے پُر اور حاوی الفاظ میں جو حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ کا تعارف کرایا ہے اس کے بعد ضرورت باقی نہیں رہتی کہ آپ کے مقامات ارجمند اور مقالات بلند کا تعارف کرانے کے لئے مزید تذکرہ نویسوں کے کلام کی طرف رجوع کیا جائے۔

ایک اور خط میں جو جلد سوم کا مکتوب اول ہے حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ اپنے اس جلیل القدر برادر معظم سے والہانہ محبت اور احترام و عقیدت کا اظہار فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں :۔

ملاطفۂ گرامی کہ از کمال کرم و مہربانی مصحوب ملا طاہر نامزد ایں مسکین بے تسکین فرمودہ بودند بورود آں مستسعد گردید۔ ازراہ تلطف و مخلص پروری مقدمات شوق آمیز و فقرہائے عشق انگیز اندراج یافتہ بود مطالعۂ آں آتش مشتاقان را مضاعف ساخت

گرامی نامہ جو بنہایت کرم و مہربانی ملا طاہر کے بدست اس مسکین بے تسکین نام مرسل ہوا تھا اس کے ورود کی سعادت نصیب ہوئی ازراہِ کرم و مخلص پروری اشتیاق آمیز باتیں اور توسن عشق کو مہمیز کرنے والے فقرے جو اسی نامۂ گرامی میں مندرج تھے۔ ان کے

www.maktabah.org

وشعلہ شوق ایشان را سربلند گردانید۔
ع
آب آتش را مدد شد ہمچو نفط
عاشق مسکین را نہ تاب عتاب و نہ
طاقت عنایت، نہ برداشت قہر و نہ یارائے مہر
ع کہ وصل از ہجر باشد جاں ستاں تر۔۔۔ اظہار انتظار
آمدن ایں مسکین فرمودہ اند ع از دولت
یک اشارہ، از ما بسر دویدن
سعادت فقیر است کہ در خدمت برسد
واز برکات صحبت کثیر البہجت مستفید
و مستسعد گردد

مطالعہ نے آتشِ اشتیاق کو دوچند کر دیا شعلہ
شوق وطلب کو سربلند بنا دیا ع اس آگ پہ
پانی نے بھی ہے تیل ہی چھڑکا۔
بیچارے عاشق کو نہ عتاب کی تاب نہ عنایت
کی برداشت نہ قہر کا تحمل نہ مہر کا یارا ع جدائی
سے بھی وصلِ یار بڑھ کر جانستاں ہے آپ اس
مسکین کی حاضری کے انتظار کا اظہار فرماتے ہیں
ع ہو دوست کا اشارہ تو میں سر کے بل چلوں۔
فقیر کی خوش نصیبی ہو گی کہ حاضرِ خدمت ہو کر
مسرت بخش صحبت کی برکات سے بہرہ ور
اور سعادت یاب ہو۔

مکتوباتِ سعیدیہ

آپ کے مکتوبات کا یہ مجموعہ ایک سو مکتوبات پر حاوی ہے جن میں سے اکثر فارسی زبان میں اور بعض خالص عربی میں ہیں۔ عالی مضامین کو سوا اور سلیس زبان میں ایسے کیف اور انداز بیان سے ادا فرمایا ہے کہ ناظرین سخن فہم پر کیفیت وجد طاری کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

پہلے دو مکتوب اپنے والدِ بزرگوار و پیر حقیقت شعار حضرت امام ربانی رضؓ کی خدمت میں تحریر فرمائے ہیں جن میں اپنے ابتدائے عہد سیر و سلوک کے حالات ارجمند اور عروجات بلند مندرج ہیں۔

مکتوب اول میں فرماتے ہیں:-

در مقام شاہ آباد مشغول بود، روح را از بدن
تمام جدا دید، ظاہر گردید کہ ایں از مقام حیرت
است پیشوائے ایں مقام حضرت شیخ عراقی قدس
سرہٗ اند۔ دید کہ ظہور شیخ شد و آں نسبت غلبہ کرد۔
چندانکہ غلبہ می کرد بدن متألم می شد

مقام شاہ آباد میں شغل مراقبہ میں تھا کہ روح کو بدن
بالکل الگ دیکھا اور معلوم ہوا یہ مقام حیرت سے
متعلق ہے اور اس مقام کے پیشوا شیخ عراقی قدس سرہٗ
ہیں پھر دیکھا کہ شیخ عراقی نمودار ہوئے اور اس
نسبت کا غلبہ ہوا جس قدر زیادہ غلبہ ہوتا تھا بدن

www.maktabah.org

ودرین میان ظہور حضرت خواجۂ بزرگ قدس سرہٗ شد وتسکین او نمود۔ روزِ دیگر حضرت ایشان ظاہر شدند وبیشتر تسکین شد۔

کو تکلیف ہوتی تھی اسی اثنا میں حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ جلوہ فگن ہوئے اور کچھ تسکین کی صورت نکلی دوسرے روز آنحضرت جلوہ آرا ہوئے اور تسکین اور زیادہ حاصل ہوئی۔

دیگر مکتوب الیہم جن حضرات گرامی درجات کے نام آپ نے مکتوبات تحریر فرمائے ان میں سے چند بزرگوں کے نام نامی یہ ہیں۔

(۱) سید شمس الدینؒ (۲) مرزا حسام الدین احمدؒ (۳) شیخ عبدالصمد اٹکیؒ (۴) مولانا محمد فرخ جامع مکاتیب (۵) مولانا محمد ہاشم کشمیؒ (۶) شیخ بدیع الدین نواسۂ خود۔ (۶) میر محمد نعمانؒ (۷) شیخ محمد خلیل اللہؒ پسر خود۔ شیخ عبدالاحدؒ پسر خود۔ خواجہ عبداللہ معروف بخواجہ خورد فرزند حضرت خواجہ باقی باللہؒ۔ شیخ حمید بنگالیؒ۔ مولانا محمد صدیق کشمیؒ۔ شیخ محمد ابراہیم مدرس مدرسہ مدینہ منورہ۔ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ہندوستان وغیرہم۔

اپنے فرزند شیخ محمد خلیل اللہؒ کے نام تفسیر آیت شریفہ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ سالک کو چاہیئے کہ عروج ووصول کے وقت بتکلف مقام فوق کی طرف پہونچنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس کام میں تکلف نہیں چلتا جو شرف بھی حاصل ہو گیا ہے اس پر راضی اور شاکر رہنا چاہیئے نیز یہ آیت، کنہ ذاتِ باری تعالےٰ میں غور وخوض کرنے سے زجر ومنع کرتی ہے کیونکہ وہاں کسی کے علم کی رسائی نہیں۔

زبان مکتوبات کی عام زبان فارسی ہے نہایت سلیس اور بے حد رشیق طرزِ نگارش عام فہم، ہر قسم کے اغلاق وپیچیدگیوں سے پاک صاف۔ آیات و احادیث سے مزیّن، بعض جگہ عربی زبان میں کلام شروع فرما دیا ہے، عربی بھی نہایت بلند پایہ اور فصیح وبلیغ ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی صاحب زبان بول رہا ہے۔ آخیر میں چند مکاتیب تو خالص عربی زبان میں ہیں۔

www.maktabah.org

مکتوب ۹۷ جو شیخ محمد برادر خالہ زاد کے نام ہے اس میں حضرت امام ابو حنیفہ کے مشہور قول سُبحانَكَ عَرفناكَ حق معرفتكَ وماعبدناكَ حق عبادتكَ پر سیر حاصل کلام کیا ہے اور معترضین کے اعتراضات کے کافی وشافی جوابات دیئے ہیں۔ یہ مکتوب ایک مستقل رسالہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں کوئی گوشہ ایسا باقی نہیں رہا جس پر محققانہ بحث نہ کی گئی ہو۔ حضرت خواجہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر تحقیق کا حق ادا فرما دیا ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

جامع مکاتیب

مکاتیب سعیدیہ کے جامع حضرت مولانا محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ سال جمع مذکور نہیں۔

وفات

حالات خواجگان نقشبندیہ میں مذکور ہے کہ:-

اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ہندوستان اس خاندان سے نہایت خصوصیت رکھتا ہے۔ اس نے حضرت خواجہ کو بالتجاد الحاح استفاضہ کرنے کے لئے دہلی بُلایا۔ بادشاہ کے اخلاص کے پیش نظر آپ تشریف لے گئے اور کافی عرصہ قیام فرمایا دہلی میں ہی آپ علیل ہوگئے۔ شاہی اطبا نے علاج کیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ حضرت کو منکشف ہو چکا تھا کہ اب وقت آخر قریب ہے۔ بادشاہ سے رخصت ہو کر سرہند شریف کے قصد سے روانہ ہوئے لیکن اثنائے سفر میں ہی جب موضع سنبھالکہ میں پہنچے تو ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۰۷۰ھ میں رفیق اعلیٰ سے واصل ہو گئے۔ جنازہ سرہند شریف لایا گیا اور حضرت امام ربانی کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ رحمہ اللہ و رحمۃ واسعۃ

ناچیز محبوب الٰہی عفی عنہ
یکم ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

www.maktabah.org

عریضۂ اوّل - بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیر بزرگوار و والدِ ماجدِ خود - در احوالِ خویش - (ایں عریضہ و عریضۂ مابعد در حداثت سن پیش از ظہورِ کمالاتِ علیہ نوشتہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی - حضرت سلامت! دل را ہیچ متوجہ بجائے نمے یابد، بلکہ دل رانمے یابد - اکثر حیران می باشد اگر قرآن مے شنود چوں سائر مردم نشستہ مے ماند - در مقام شاہ آباد مشغول بود روح را از بدن تمام جُدا دید، ظاہر گردید کہ ایں از مقام حیرت است - پیشواءِ ایں مقام حضرت شیخ عراقی قُدِّسَ سِرُّہٗ بود، دید کہ ظہور شیخ شد و آں نسبت غلبہ کرد، چندانکہ غلبہ مے کرد بدن متالّم مے شد و دریں میان ظہور حضرت خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ شد و تسکین رو نمود - روز دیگر حضرت ایشاں ظاہر شدند و بیشتر تسکین شد - والسلام

عریضہ دوم نیز بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیر بزرگوار و والدِ ماجدِ خود - در احوالِ خویش متعلق بہ فنا و عدم -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی - احقر العبید محمد سعید عفی عنہ بموقف عرض حضرت اشرف مے رساند کہ از اندوہِ مفارقتِ صوری چہ عرض نماید، گاہ وحشت مستولی مے شود کہ متر صّد ہلاکت و مرض شدید مے گردد - و از خرابیٔ احوال چہ معروض دارد، باوجود تعلقاتِ شتّٰی کہ دامن گیر شدہ تمنّاء آں دارد کہ دیوانہ وار از جمیع علائق گسستہ و ہمہ را سوختہ عزلتے اختیار نماید کہ جز لب گور ایں کس را نہ بیند - در حلقۂ پیشیں نشستہ بودم و حافظ قرآن مے خواند و اخوی محمد معصوم ہم حاضر بود، ظاہر شد کہ چنانکہ ظرفے را خالی ساختہ باشند باز پُر سازند بندہ

www.maktabah.org

راپرساختہ گرفتند بنوعے کہ کیفیت آں را می داند کہ چگونہ بعرض رساند۔ و دریافت کہ تخلیۂ اوّل تخلیہ از توہّم وجود است، کہ خود را کہ عدم مطلق و شر محض بودہ وجود و خیر محض مے انگاشت، آں توہّم زائل شد۔ عدم بصرافت خود عدم بود باز پرساختن ایں این است کہ بجاۓ عدم کہ حقیقت ایں شخص بود، ثبوت را داشتند۔ اما در نظر خوب حقیقت بودن ثبوت نمے ایستد، بلکہ عدم مطلق و شر محض حقیقت خود در نظر است و ثبوت متجدد ہم منظور گویا شیٔ خالی راپُر کردہ، دگراں باۓ آں واضح است۔ فرداۓ آں روز دیدم کہ آئینہ بدست دارم دراں مے نماید کہ رُوۓ من داغہاۓ مختفی دارد کہ در نظر مردم نمے درآید، دیدم کہ آئینہ در کمال صفا نیست دانستم کہ زنگ گرفتہ صورت داغدار ظاہر شد۔ ازاں دل تنگ شدم۔ آئینہ دیگر گرفتم دیدم کہ داغہاۓ زشت بیشتر ظاہر شد، بسیار پریشاں شدم۔ آئینہ دیگر گرفتم در کمال راستی و صفا اوّل بار مصفّٰی ظاہر شد ثانی الحال تمام داغدار دیدم، دراں وقت تعبیر نمودم کہ مرآت شیٔ مغایر شیٔ است پس چوں اوّل معاملہ درمیان عدم و وجود مختلط بود آئینہ نیز مشابہ آں بود، و وقتے کہ معاملہ بعدم صرف کشید آئینہ خالی از عدم پیدا شد۔ و بروز دیگر آں عقدہ حل شد کہ نوشتہ بود خوب در نظر حقیقت بودن ثبوت بدل عدم نمے ایستد۔ ظاہر شد کہ نہایت اطلاق اَنَا تا بقاۓ عدم است کہ تلبیس با باطل است، چوں عدم باصل خود پیوند داَنَا منقطع مے شود۔ ایں جا حقیقت بے اطلاق اَنَا بہ ثبوت مبدل میگردد و اینجا انقطاع علم حضور واضح مے شود، چہ وجود ہمیشہ خود حاضر است بصدقۂ آنحضرت امیدوار است کہ بہ تفصیل ایں حقائق بہرہ ور گردد۔ والسلام

مکتوب ۳ سوم۔ بنام سید شمس الدین۔ در مفہوم عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ۔ چہ ہر ضد باضد دیگر جہت جامعہ دارد کہ مشہود عارف ہماں جہت است، و جہت فارقہ اعتبارے بیش نیست چراکہ یک حقیقت است کہ در مراتب تعینات ساری ست، و آں حضرت وجود است کہ نزد اکثر صوفیۂ متاخرین عَلَیْهِمُ الرَّحْمَةُ عین ذات واجب است تعالیٰ وتقدّس۔ و نزد حضرت قطب العرفاء حضرت ایشان ما قُدِّسَ سِرُّهٗ اول ظلے ست از ظلال ایں مرتبہ مقدسہ و پیشین مظہرے از مظاہر ذات منزّہ و مرآت اتم فیض اعمّ، و نخستین انتزاعے

www.maktabah.org

ازاں مطلق علی الاطلاق۔ والسلام

مکتوب ۴ چہارم بنام میر منصور۔ در دُعاء زہد و طلب خیریت مکتوب الیہ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ حضرت واہب العطایا بکمندِ جذباتِ خویش مارا از رہائی بخشیدہ بحقیقت محبت خویش رہنمائی فرماید، تا اختلاف تعلقات و تحول اطوار حجاب جناب مقدس محبوب مطلق نگردد، و عسر و یسر و فقر و غنا و ضیق و رخا و عنایت و عناء جز آئینہ دار جمال وجلال او نباشند۔ شاید کہ لمعہ از لمعاتِ آں مطلع انوار بر قلالِ بشریت تافتہ و آفتابِ ہویت از پس غمام ظلال طالع شدہ و نام و نشان ایں جمادِ بے حس را بر باد دادہ، بوجودے کہ عدم در قفاء او نباشد و حیاتے کہ ممات دنبال او نبود و نورے کہ ظلمت را وراء آں جائگاہ نیست مکرم سازد، وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ۔ اما بعد مسجون فراق مرہون اشتیاق مشہود خاطر عاطر مے گرداند کہ احوال دُور افتادہ مقرون بعافیت است، ہموارہ نگران اخبار سلامت و استقامت ایشان است۔ مدتے ست کہ برقم احوال شریفہ یادآوری نفرمودہ اند چشم انتظار در راہ است، وطغیان شوق از حیطۂ قلم بیرون است۔ وچوں ایں نشأ نشاء فراق است دولت بقاء را از حضرت کریم بدار البقاء مسئلت مے نماید۔ توفیق اعمال موجبۂ ترقیات نصیب وقت بود۔ والسلام

مکتوب ۵ پنجم۔ بنام میرزا حسام الدین احمد۔ در نارسائی مطلوب۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ عرض نیاز ازیں مسکین آوارہ بآں عالیجناب مقبول باد ایں گرفتار ظاہر و باطن امیدوار و دریوزہ گر رحم و عنایت است تا ازیں تعلقات شتّے کہ سدّ راہِ مطلب آشتی ست، خلاصی یافتہ بکلیہ جویانِ مقصدِ اعلےٰ گردد ہر چند چیزے بدست نیاید، کہ متلوث دنائسِ علائق و تقییدات را با جمالِ حضرت بسیط علی الاطلاق کدام راہ مناسب است نصیب مہجورِ ہجراں از معرفت جز جہل نیست، واز قرب جز بُعد واز وصل جز فصل واز ذات جز گفتار واز نام جز نشان نہ ؎

در افگندہ دف ایں آواز از دوست　　　کز و بر دست دف کوباں بود پوست

بارے بایں ہمہ دُوری و مہجوری و خرابی و روسیاہی اگر گرفتار باشد گرفتار او باشد، و اگر مشتاق

www.maktabah.org

باشد شوق او داشته باشد ے

اگر ندہی بکف دامانِ یارم گرفتاریٔ کس دیگر ندارم

کنا ہی خسیس را چہ یارا کہ دم از محبّتِ سلطانِ عالی شان زند، جز آنکہ نالۂ حرمان و ماتمِ خسرانِ خود داشته باشد - زیاده بریں چہ اظہار تاسف و تلہف نماید و مشوش خاطر عاطر گردد - والسلام

مکتوب ششم - بنام شیخ عبدالصمد اٹکی - در توجیہ الفاظ گستاخانہ مرید متعلق پیر خود و در وصل عریان و فناء اراده و در آنکہ خوارق از لوازم ولایت و مراتب ولایت نیست و در فضیلت طریقۂ نقشبندیہ و در ذکر بعضے خوارق حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنہ -

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى، خصوصاً على سره الاسنی و نوره الابهی، صاحب البرزخية الكبرى والمقامات العلى، الذي دنى فتدلى فكان قاب قوسين او ادنى، ثم على من فاز منه بالحظ الاوفى ونال السعادة القصوى و بلغ الغاية التي يغبطه فيه الصديقون والشهداء، حتى صار اية من الايات الكبرى الدالة على كمال نبيه الاعلى، حيث يكاد يشتبه مكان طبيعته بحال من يوحى - اما بعد ذرۂ احقر مشهود ضمیر انور مے گرداند، پیامے کہ بزبان محمد اشرف باین فقیر فرموده بودند رسیده - کاغذے کہ متضمن مکتوب حضرت قبلہ گاہی والدی قطب الاقطابی قدس سرہٗ کہ در جواب سوال آں مشفق نوشتہ بودند، باشتباهاتے کہ آں ملاذ تعلیق نموده بودنیز بنظر درآمده - مقرر ایں طائفۂ علیاست کہ صرف الوقت فی الاهم اولی ہرگز خاطر برآں نمے آمد کہ قدرے از زماں را صرف حل عبارت شخصے نماید کہ ازاں فائده بایں کس عاید نباشد، ہر چند خواجہ الحاج میکرد تعویق بیشتر مے باشد - تا آنکہ برادر شیخ محمد رشید کثرت شوق ایشاں را در بسط سخن دریں باب ظاہر ساخت، و یاران دیگر ازاں دیار آمدند نیز اظہار کردند، بضرورت ادخالاً للسرور في قلب المؤمن و رفعاً لسوء الظن بالاكابر شروعے دریں کار نمود - وچندانکہ تفحص کاغذ مرسول ایشاں میکرد تا باندازهٔ آں برسید نیافت، آنچہ مجملاً بیاد مانده برآں بناء سخن کرد - مخدوما! محصول سوالے کہ نموده بودند ایں است، مریدے بر پیر خود گفت اگر در وقت خاص من کہ با حق سبحانہ باشد تو در میان آئی سر از تن جدا کنم، پیر ایں سخن برپسندید و در کنار گرفت - وماٰل جواب حضرت قبلہ گاہی علیه التحیة والرضوان

www.maktabah.org

بدو مقدمہ عائد است - اول آنکہ مے تواند مرید بجائے رسد کہ محتاج توسط پیر نباشد چناں کہ در وصل عُریاں - دوم آنکہ ایں قسم عبارت کہ ازاں مرید ظہور آمدہ است از راہِ سکر است، اہلِ استقامت ازاں احتراز نمایند و براہ ادب پویند - ہر دو مقدمہ حق است و محل ایں شکوک و شبہات نیست - و عبارتے کہ وراءِ آں مذکور است در کمال وضوح جائے ریب و مظان عیب نہ، جز آنکہ کثرت نقل و تطویل عبارت کہ دریں عہد داخل تحقیق و تدقیق شدہ است ندارد - حضرت امیر کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهٗ فرمودہ اند - لَنْ يَّلِجَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ مَنْ لَّمْ يُوْلَدْ مَرَّتَيْنِ مراد ازیں دو ولادت چنانچہ مقرر است ولادت صوری و ولادت معنوی ست - و چنانکہ مولود صوری در حال رضاع محتاج حضانتہ اُم است کہ واسطۂ ظہور فیض حضرتِ فیاض است بر مزاج طفل در حال فطام محتاج آں نیست، ہمچناں مولود معنوی در ابتداءِ سلوک کہ حکم رضیع دارد در وصول انوار تربیت از حضرت ربوبیت جَلَّ وَعَلَا مفتقر مرآت باطن پیر است و بدوام انابت و افتقار بستۂ ارشاد او گرفتار - و ایں عجز از راہ منقصت اوست و عدم مناسبت بجناب مقدس حضرت الوہیت عَظُمَتْ قُدْرَتُهٗ وَعَمَّتْ رَأْفَتُهٗ - و چوں آناً فآناً بحُسن تربیتِ شیخ مقتدا از عجز طفولیت مے برآید از راہ کمال محبت بہ شیخ خود کہ فنا فی الشیخ لازم آں ست و بقاء بکمالاتِ او ثمرۂ آں، حکم مرآتیت کہ باطن شیخ داشت خود پیدا میکند و استعداد اخذ حقائق از اصل بے توسط بہم مے رساند - دریں وقت پیر از عتبہ برآمدہ حکم مُعِدّ پیدا میکند و متکفل تربیت جزئیات بے غایت حضرت صمدیت چیز دیگر نیست ؎

أَسْقَيْتَنِيْ كَأْسًا وَسَكَّرْتَنِيْ فَمِنْكَ سُكْرِيْ لَا مِنَ الْكَأْسِ

حضرت غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی در کتاب فتوح الغیب ایں معنے را مشروح ساختہ اند چنانچہ فرمودہ، قَدْ يَكُوْنُ لِلْمُرِيْدِ سِرٌّ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ شَيْخُهٗ، وَلِلشَّيْخِ سِرٌّ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ مُرِيْدُهُ الَّذِيْ قَدْ دَنَا سَيْرُهٗ إِلٰى عَتَبَةِ بَابِ حَالَةِ شَيْخِهٖ - فَإِذَا بَلَغَ الْمُرِيْدُ حَالَةَ شَيْخِهٖ أُفْرِدَ عَنِ الشَّيْخِ وَقُطِعَ عَنْهُ فَيَتَوَلَّاهُ الْحَقُّ فَيَقْطَعُهٗ عَنِ الْخَلْقِ جُمْلَةً، فَيَكُوْنُ الشَّيْخُ كَالظِّئْرِ وَالدَّايَةِ - لَا رِضَاعَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ لَا خَلْقَ بَعْدَ زَوَالِ الْهَوٰى - وَلَا إِرَادَةَ الشَّيْخِ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ مَا دَامَ ثَمَّهٗ هَوًى وَإِرَادَةٌ لِكَسْرِهِمَا وَأَمَّا بَعْدَ

www.maktabah.org

زوالِہما فلا، لِانَّہٗ لاکدورۃ ولانقصان۔ فاذا وصلتَ اِلی الحقِّ علی ما بیّنّاہ فکن اٰمِنًا اَبدًا مِمَّن سِواہ، فلا تری لِغَیرِہٖ وُجُودًا البتّۃ لا فی الضَّرر ولا فی النَّفعِ ولا فی العطاءِ ولا فی المنعِ ولا فی الخوفِ ولا فی الرَّجاءِ بل ھُوَ عزَّ وجلَّ اھلُ التَّقوٰی واھلُ المغفرۃِ، فکن اَبدًا ناظرًا اِلی فِعلِہٖ مُترقّبًا لِاَمرِہٖ مُشتغلًا بِطاعتِہٖ مُباینًا مِن جمیعِ خلقِہٖ دُنیا واُخری۔ وابو عبد اللہ تردغندی قُدِّس سِرُّہٗ کہ از اکابر اولیاء ست واز مشائخ طبقات، فرمودہ است طُوبٰی لِمن لّم یکن لّہٗ وسیلۃ اِلیہِ غیرُہٗ چنانکہ در نفحات محکی ست۔ ومولانا عبد الغفور لاری علیہ الرحمۃ در شرح ایں سخن فرمودہ است کہ ایں معنٰی در آخر کار وجود گیرد، وبالجملہ مضمون ایں مقدمہ عقل ونقل وفراست صحیحہ حاکم است۔ ودر نفحات مذکور است در ذکر سید الطائفہ جنید قُدِّس سِرُّہٗ ہمہ نسبت بوے درست کنند چوں خرّاز ورُوَیم ونوری وشبلی وغیرہم۔ ودر ذکر نوری گفتہ تیز وقت تر از جنید بود، ودر ذکر خرّاز گفتہ شیخ الاسلام گفت کہ وے خویشتن را بشاگردیِ جنید فراے نمودے، امّا یار خدا جنید بود، جنید گفتہ لو طَالَبَنا اللہُ بِحقیقۃِ ما علیہِ الخرّازُ لَھَلَکنا۔ وحکایت شفاعتِ غوث اعظم شیخ حماد را کہ پیر ایشاں است در محضر جمیع اولیاء بعد التماس شیخ مذکور در قبر خود وقبول شدنِ آں در تکملہ وغیر آں دیدہ باشند۔ حضرت خواجہ احرار قُدِّس سِرُّہٗ مرید مولانا یعقوب چرخی ست علیہِ الرَّحمۃُ، وحضرت مولوی جامی در منقبت خواجہ بایں عبارت فرمودہ است، امانت دار او یعقوب چرخی ست علیہِ الرَّحمۃُ۔ وآنچہ خواجہ بہاء الدین نقشبند قُدِّس سِرُّہٗ در باب ایشاں فرمودہ است معروف است۔ پیر انصار رَوَّحَ اللہُ رُوحَہٗ فرمود کہ من مرید خرقانیم اما اگر خرقانی دریں وقت مے بود، باوجود پیرش مُریدی من مے کرد۔ وقصۂ ترقی مُریداں از پیراں دریں قوم حکم خبر متواتر دارد، اگر در ہمہ وقت محتاج مرآت باطن پیر باشد وپیر دائمًا واسطۂ وصول برکات بر مُرید بود ایں ہمہ آثار غلط افتد، قَالَ علیہِ السَّلامُ رُبَّ حَامِلِ فِقہٍ اِلٰی مَن ھُوَ افقہُ مِنہُ کما فی المشکوٰۃِ۔ ودر فتوحات مکیہ در بیان حال قطبے از اقطاب اثنے عشر محمدیین گفتہ کہ اخذ فیوض از حضرت حق سُبحانَہٗ بے واسطہ مے نماید۔ معلوم شریف است کہ مدار کار ولایت بر دو رکن است فنا فی اللہِ وبقا باللہِ، وتا حضرت احد بوصف قہاری بر دل سالک متجلّی نشود ونام

www.maktabah.org

ونشان از غیر وغیریت بر باطن نگذارد و نارُ اللہِ المُوقَدَۃُ الَّتِی تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ آفاق و انفس را سوختہ برباد ندہد، بوئے از عطرِ بقا بمشامِ جان او رسیدن محال است و نام معرفت گزاف۔ ہر گاہ محبتِ ذاتیہ بمثابۂ استیلاء یابد کہ حضور صفات را مجال نگذارد و گوید ؎

ذات برمن زدہ است راہِ صفات ذاتِ من نیست جز محبتِ ذات

نسیان جمال پیر چہ امحال باشد۔ حضرت خواجہ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ اند زمان غیبت از ما دون حق سُبْحَانَہٗ بحقیقت زمانِ وصول وشہود وجود است اِلٰی قَوْلِہٖ دریں مقام اگر ترقی واقع شود شورش از ذوق تجلیات اسماء نیز منقطع شود، اشارۂ آں بزرگ باین فرمودہ آن است کہ سالک می تواند کہ متصف شود باوصاف حق سُبْحَانَہٗ، فَھُوَ بَعْدُ غَیْرُ وَاصِلٍ مقصود شہود ذات است بے مزاحمت شعور بوجود کثرتے، مرتبۂ اتصاف باوصاف مرتبہ تجلیات صفات است۔ مقر راہلِ ظاہر و باطن است کہ مؤثر حقیقی در جمیع اشیاء اوست تعَالٰی وَتَقَدَّسَ، وہادی ومُضِلّ از صفات کاملہ او سُبْحَنَہٗ بے مشارکت احدے، وآنچہ بدیگرے نسبت دارد حکم مجاز دارد۔ چنانکہ عین القضاۃ مے فرماید اے عزیزا کارے کہ بغیر منسوب بینی بجز از خدا آں مجازی میداں نہ حقیقی، فاعل حقیقی خدا راداں۔ راہ نمودن مصطفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مجازی میداں، یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ حقیقت میداں۔ گیرم کہ خلق را اضلال ابلیس میکند، ابلیس را ایں صفت کہ آفرید؟ اِنْ ھِیَ اِلَّا فِتْنَتُکَ

؎ ہمہ جور من از بلغاریاں است کہ مادام ہمے باید کشیدن
گنہ بلغاریاں را نیز ہم نیست بگویم گر تو بتوانی شنیدن
خدایا ایں بلا وفتنہ از تست ولیکن کس نمے آرد چخیدن
ہمے آرند ترکاں راز بلغار بہرِ پردۂ مردم دریدن
لب و دندانِ آں خوبانِ چوں ماہ بدیں خوبی نبایستے آفریدن
کہ از دستِ لب و دندانِ آنہا بدنداں لب ہمے باید گزیدن

پس اگر براہلِ حقیقت کار روا شود و جمیع اشیاء منتسب بفاعل حقیقی گردد و مجاز از نظر مرتفع شود کہ اَلْمَجَازُ یَنْتَفِی، ماچرا محل اشتباہ بود۔ معلوم شریف بودہ باشد کہ ظہور معنے رفع توسط شیخ بچند مقام مناسبت دارد۔ اول آ دراوانِ سلوک ہر چند واسطہ از مبدأ فیاض بر باطن مسترشد توجہ وعنایت مُرشد است،

www.maktabah.org

اما چوں سالک بکلی جہت متوجہ جناب قدس است و دیدۂ بصیرت او بوحدت حقیقت مکتحل شدہ قبلۂ توجہ او جز احدیت صمدیت نہ، در سکر حال واسطہ را از میان مرتفع مے سازد و منظور نظر جز واحد ندارد، چنانکہ اسباب صوریہ را برابر مسبب مستہلک دارد با آنکہ فی نفس الامر کائن است۔ در عشق چنیں بو العجبیہا باشد ؎

نَسِیْتُ الْیَوْمَ مِنْ عِشْقِیْ صَلٰوتِیْ ۔ فَلَا اَدْرِیْ غَدَائِیْ مِنْ عَشَائِیْ

فَذِکْرُکَ سَیِّدِیْ اَکْلِیْ وَشُرْبِیْ ۔ وَوَجْھُکَ اِنْ نَظَرْتُ شِفَاءُ دَائِیْ

قَالَ شَیْخُ شُیُوْخِ الْعَالَمِ فِی الْعَوَارِفِ، فَالصُّوْفِیُّ فِی الْاِبْتِدَاءِ یُفْنِی الْخَلْقَ وَیَرَی الْاَشْیَاءَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی حَیْثُ طَالَعَ نَاصِیَۃَ التَّوْحِیْدِ وَخَرَقَ الْحِجَابَ الَّذِیْ مَنَعَ الْخَلْقَ عَنْ صِرْفِ التَّوْحِیْدِ، فَلَا یُثْبِتُ الْخَلْقَ مَنْعًا وَّلَا عَطَاءً وَّیَحْجُبُہُ الْحَقُّ عَنْہُ الخ۔ وثانیاً آنکہ از توسط بمبادیٔ کمال رسیدہ است، وفی نفس الامر باطن پیر گاہ واسطۂ وصول فیوض است و گاہ بے قابلیت اقتباس از اصل نیز پیدا کردہ است، دریں حالت گاہ گاہ بایں ترانہ ترنم مینماید وثالثاً در کمال مطلق بجہت تمام مناسبت بحضرت فیاض واز کشاکش احتیاج واسطہ خلاص یافتہ واز مضیق توسط انابت برآمدہ، عَلٰی مَا عَرَفْتَ مِنْ عِبَارَۃِ الْفُتُوْحَاتِ وَغَیْرِھَا۔ برادرم شیخ محمد نقل کرد کہ ایشاں مے فرمایند کہ سرور عالم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نیز محتاج توسط جبریل عَلَیْہِ السَّلَامُ بودہ، تعجب رو نمود، مگر قصۂ جامعیت حقیقت جامعہ آں محبوب ربّ العزۃ جَلَّ وَعَلَا گوش زد ایشاں نشدہ است۔ و آنکہ حقیقت محمدیہ جامع جمیع اسماء ذاتیہ واضافیہ وحاوی مراتب وجوب وامکان وہر چہ در عرصۂ ظہور در آمدہ واز اوج اطلاق بحضیض تقید رسیدہ ہمہ حکم جز دارد از آں کل۔ ومبادی تعینات انبیاء وملائکہ اسمے ست از اسماء واجبی جَلَّ سُلْطَانُہٗ واعتبارے ست در مرتبۂ واحدیت کہ مندرج است در اجمال حضرت وحدت پس آں حقیقت اتم در ظہور ناسوتی از ہر چہ اقتباس نماید فی الحقیقت از خود مے نماید، وجملہ را واسطہ حسب معنٰی ذاتِ پر انوار او ؎

اِنِّیْ وَاِنْ کُنْتُ ابْنَ اٰدَمَ صُوْرَۃً ۔ فَقَلْبِیْ فِی الْمَعْنٰی شَاھِدٌ بِاُبُوَّتِیْ

با آنکہ قیاس حقیقت بر صورت قیاس مع الفارق است، خاصہ صورت انسانی کہ حکیم مطلق از روئے مصلحت خویش پائین ترین مراتب ساخت ودریں نشاۂ سفلی در بعض احکام صوریہ با علام ملک

www.maktabah.org

مربوط گردانید۔ ازیں لازم نمے آید کہ در سرِ محبت درمیانِ محب و محبوب دیگرے را مدخلے باشد، لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ نَبِیٌّ وَّلَا مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ شنیدہ باشند، وقصۂ کوتہی عروجِ امین علیٰ نبینا وعلیہِ السّلام از سرورِ عالمیان علیہِ وعلیٰ آلہٖ افضلُ الصَّلٰوتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ درشبِ معراج وکریمۂ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی خواندہ باشند۔ ہرگاہ بعض اولیاءِ امت را آں حالت باشد کہ اقتباسِ انوار ازاں جا نمایند کہ ملک نماید، از نبیِّ امت چہ نویسد، چنانکہ قدوۃ المحققین در فصوص در فص شیث علیہِ السّلام دربیان حال خاتم الولایت مے فرماید فَاِنَّہٗ اٰخِذٌ مِّنَ الْمَعْدِنِ الَّذِیْ یَاْخُذُ مِنْہُ الْمَلَکُ الَّذِیْ یُوْحٰی بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ ونیز برادر شیخ محمد نقل کرد کہ ایشاں انکارِ وصل عریاں مے نمایند، سبب انکار ظاہر نشد۔ اما بر مذہب حضرت شیخ محی الدین ابن العربی قُدِّسَ سِرُّہٗ چناں است کہ دربارۂ محمدی المشرب فرمودہ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَیْنُکَ عَیْنَ الْاَعْیَانِ الثَّابِتَۃِ کُلِّہَا اشارت بحال او کردہ است، زیرا کہ چوں اتحاد و بقاء بعین الاعیان پیدا کرد پیراہنِ شیون کہ منتہیٰ مراتب آں مرتبہ جامعہ است کہ باں تحقیق پیدا کردہ است چاک شد۔ پس پردہ درمیانِ او و ذات معرّے از نسب و اعتبارات نخواہد ماند ووصلِ عریاں مستسعد خواہد شد۔ ہرچند بریں مذہب ازاں مرتبۂ بے کیفی نصیبے وحصولے نخواہد یافت کہ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ اشارت است بداں، اما بر مذہبِ دیگراں واضح است محتاج بیان نیست۔ زیرا کہ ماوراءِ ایں شیون جائگاہ داشتہ اند چنانکہ شیخ ابوالحسن بستی دریں رباعی مغلق اشارتے باں نمودہ است ؎

دیدیم نہاں گیتی واصل دوجہاں | وز علت وعار برگذشتیم آساں
آں نور سیہ زلا نقطہ برتر داں | زاں نیز گذشتیم نہ ایں ماند ونہ آں

حضرت مولوی رومی مے فرماید ؎

پردہ بردار و برہنہ گو کہ من | مے نخسپم باصنم بہ پیرہن
من شوم عریاں زتن او از خیال | تا خرامم در نہایات الوصال

ونیز برادر شیخ محمد نقل کردہ است کہ ایشاں برآنکہ حضرت شیخی ووالدی نوشتہ اند کہ آں مرید از راہِ دیوانگی گفتہ است اعتراض دارند، ما تا کہ از دیوانگی خبط دماغ فہمیدہ، نمے دانند کہ ایں دیوانگی از راہِ دیگر است کہ ہنر ایں طائفہ است، جُنُوْنِیْ مِنْ حَبِیْبٍ ذِیْ فُنُوْنٍ عارفے میفرماید ؎

www.maktabah.org

مُحِبُّ اللهِ فِي الدُّنْيَا سَقِيمٌ تَطَاوَلَ سُقْمُهُ فَدَوَاهُ دَاهُ
سَقَاهُ مِنْ مَحَبَّتِهِ بِكَأْسٍ فَأَرْوَاهُ الْمُهَيْمِنُ إِذْ سَقَاهُ
فَهَامَ بِحُبِّهِ وَسَمَا إِلَيْهِ فَلَيْسَ يُرِيدُ مَحْبُوبًا سِوَاهُ
كَذَاكَ مَنِ ادَّعَى شَوْقًا إِلَيْهِ يَهِيمُ بِحُبِّهِ حَتَّى يَرَاهُ

دیگرے گفتہ ؎

لِكُلٍّ مِنَ الْعُشَّاقِ فَنٌّ مِنَ الْهَوَى وَفَنِّي جُنُونٌ وَالْجُنُونُ فُنُونٌ

وَلِغَيْرِهِ ؎

قَالُوْا جُنِنْتَ بِمَنْ تَهْوَى فَقُلْتُ لَهُمْ مَا لَذَّةُ الْعَيْشِ إِلَّا لِلْمَجَانِيْنِ

محصل ایں دیوانگی سکر حال است کہ از سمات ایں طائفہ علیّہ است۔ و اختلاف مشائخ در ترجیح سکر و صحو معروف است۔ و چوں حضرت شیخی و والدی قُدِّسَ سِرُّہٗ موافق محققان ترجیح صحو را دہند، فرمودہ کہ اصحاب صحو چنیں نگویند و در جمیع احوال و افعال و حرکات و سکنات تابع حکم الٰہی باشند کہ شریعت مطہرہ و طریقت منورہ بآں ناطق است۔ قَالَ الشَّيْخُ الْأَجَلُّ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلِيُّ قُدِّسَ سِرُّہٗ، وَإِنْ كُنْتَ مِنَ الْوَاصِلِيْنَ إِلَيْهِ تَعَالٰى مِمَّنْ أَدْرَكَتْهُمُ الْعِنَايَةُ وَشَمِلَتْهُمُ الرِّعَايَةُ وَجَذَبَتْهُمُ الْمَحَبَّةُ وَنَالَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَالْكَرَمُ فَاحْسِنِ الْأَدَبَ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا أَنْتَ فِيْهِ۔ وگرنہ ایں قسم عبارات از آداب طریقت دُورے بود چرا شیخ مجد الدین قُدِّسَ سِرُّہٗ بہ عتاب پیر شیخ خود حضرت شیخ نجم الدین الکبریٰ استادِ خود گرفتار مے شد۔ چنانکہ در نفحات مذکور است کہ روزے مجد الدین با جمعے از درویشاں نشستہ بود سکرے بروے غالب شد، گفت ما بیضۂ بط بودیم بر کنارۂ دریا شیخ ما شیخ نجم الدین مرغے بود بال تربیت بر سر ما فرود آورد ما از بیضہ بیروں آمدیم، ما چوں بچہ بط بودیم در دریا رفتیم و شیخ ما بر کنارہ بماند۔ شیخ نجم الدین بنور کرامت آں را دانست، بر زبان ایشاں گذشت در دریا میرد إلٰى آخر القصة۔ دیگر جملے از مسودۂ ایشاں بیاد ماندہ، کہ چوں رابطہ صورت پیر ہموارہ راہبر سالک است و ترقی بے امداد آں متصور نہ، ارتفاع توسط پیر چہ گنجایش دارد، معلوم شریف بودہ باشد کہ محتاج رابطہ مبتدی ست منتہی ازاں فارغ است، چرا کہ رابطہ فرع ارادہ است و چوں ارادہ برخاست رابطہ برخاست، چنانکہ از عبارت شیخ عبد القادر جیلانی

www.maktabah.org

معلوم شد۔ و در جائے دیگر ازاں کتاب فرمودہ است لَا تَکْشِفِ الْبُرْقَعَ وَالْقِنَاعَ عَنْ وَجْھِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنَ الْخَلْقِ وَتُوَلِّیَھُمْ قَلْبَکَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَیَزُوْلَ ھَوَاکَ ثُمَّ تَزُوْلُ اِرَادَتُکَ وَمُنَاکَ فَتَفْنٰی عَنِ الْاَکْوَانِ دُنْیَا وَاُخْرٰی فَتَصِیْرُ کَاِنَاءٍ مُنْثَلِمٍ لَا یَبْقٰی فِیْکَ اِرَادَۃٌ غَیْرُ اِرَادَۃِ رَبِّکَ تَعَالٰی، فَتَمْتَلِیُٔ بِرَبِّکَ، فَلَا یَکُوْنُ لِغَیْرِ رَبِّکَ فِیْ قَلْبِکَ مَکَانٌ وَّلَا مَدْخَلٌ، وَجُعِلْتَ بَوَّابَ قَلْبِکَ، وَاُعْطِیْتَ سَیْفَ التَّوْحِیْدِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْجَبَرُوْتِ، فَکُلُّ مَنْ رَأَیْتَہٗ دَنٰی مِنْ سَاحَۃِ صَدْرِکَ اِلٰی بَابِ قَلْبِکَ، اَنْدَرْتَ رَاْسَہٗ مِنْ کَاھِلِہٖ۔ باید دانست فناء ارادہ شرط ایں راہ است، تا ارادہ درمیان است از حقیقتِ معرفت محروم است ہر ارادہ کہ باشد۔ ایں باتّفاق جمیع مشائخ ثابت است۔ بدیہی ست کہ تا ارادہ برجاست تعمل راکہ طریقت عبارت ازاں است جائگاہ است و از حقیقت حرمان است، وچوں بحقیقت رسید دستگیری محض فضل و موہبت است۔ خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ است کہ ما فضلیانیم۔ در عوارف مذکور است قَالَ بَعْضُھُمْ اَلتَّصَوُّفُ اَوَّلُہٗ عِلْمٌ وَّاَوْسَطُہٗ عَمَلٌ وَّاٰخِرُہٗ مَوْھِبَۃٌ۔ مقرر است کہ مرتبۂ مشیخت وراء مرتبۂ ارادت است و ترقی ارادت بمشیخت ممکن بل واقع۔ پس ہر کہ منتسب بہ پیرے بود ہمیشہ دربند ارادت باشد و بمشیخت نرسد و محتاج رابطہ صورت پیر بود، جز پیر اول در ہمہ آفرید ہا پیر دیگر نباشد و آں مشخص باطل است۔ و اگر تفصیل ایں مطالب را خواہند باب مشیختِ عوارف را کہ از امہات کتبِ ایں علم است مطالعہ فرمایند، خصوصاً آنچہ کہ فرمودہ است وَالسِّرُّ فِیْ وُصُوْلِ السَّالِکِ اِلٰی مَرْتَبَۃِ الْمَشِیْخَۃِ اَنَّ السَّالِکَ مَاْمُوْرٌ بِسِیَاسَۃِ النَّفْسِ، لَا یَزَالُ یَسُوْسُ النَّفْسَ بِصِدْقِ الْمُعَامَلَۃِ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ نَفْسُہٗ، وَبِطُمَأْنِیْنَتِھَا یَنْتَزِعُ عَنْھَا الْبُرُوْدَۃُ وَالْیُبُوْسَۃُ وَلَانَتْ بِحَرَارَۃِ رُوْحٍ۔ اِلٰی اَنْ قَالَ۔ فَیَقُوْمُ نُفُوْسُ الْمُرِیْدِیْنَ الطَّالِبِیْنَ وَالصَّادِقِیْنَ عِنْدَہٗ مَقَامَ نَفْسِہٖ بِوُجُوْدِ الْجِنْسِیَّۃِ وَبِوُجُوْدِ التَّاْلِیْفِ وَ جَاعِلًا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ حَیْثُ التَّاْلِیْفِ بَیْنَ الصَّاحِبِ وَالْمَصْحُوْبِ یَصِیْرُ الْمُرِیْدُ جُزْءَ الشَّیْخِ وَتَصِیْرُ ھٰذِہِ الْوِلَادَۃُ اَنِفًا وِلَادَۃً مَعْنَوِیَّۃً۔ مخدوما! از فحواء عبارات ایشاں کہ در ضمن آں مسودات اندراج یافتہ بود خطا ہر مے شد کہ اختصار عبارت والدی قبلہ گاہی در حل ایں سوال از دیگر است چنانکہ بعض یاراں کہ از مجلس شریف آمدند نیز موافق ظاہر ساختند، عجیب نمود۔ چیزے

www.maktabah.org

کہ اطفال طریقت آں را مشکل نہ انگارند وصرف ہمت را در حال آں عار پندارند، براکابر چرا ایں چنیں ظنے مے نمایند۔ مگر تحقیقات حضرت والدی و نازکیہا کہ در کشفِ حقائقِ الٰہی نمودہ اند اکابر علماء و مشائخ شیفتۂ آں شدہ اند، بنظرِ شریف نیامدہ است۔ وآں دقائق کہ در بیان حضراتِ خمس و توحیدِ وجود و شہود و مکاشفہ و ایقان و ایمانِ غیب و عیان و بیان اطوار سنیہ و ظہور انوار مختلفہ و تجلیاتِ متکیفہ و غیر متکیفہ و جمع بین التشبیہ والتنزیہ و محض تنزیہ و خفایاء اطلاق و مجالی تعینات و تجلّی برقی و دائمی و سکر و صحو و علوم و رؤیتہ و معیت و اقربیت و محبّت و خُلّت و تحقیق صنوفِ ولایات از صغریٰ و کبریٰ و علیا و مقامِ نبوت و رسالت و صدیقیت و قربت و حقیقتِ کعبہ و حقیقتِ قرآنی و حقیقتِ صلوٰۃ و مافوق ذالک و غرائب علم و عین الیقین و حق الیقین کہ در قفاءِ آں پاءِ فکر و کشف و عقل مے لغزد جز عنایتِ صرف و فضلِ محض ہادی و رہبر آنہا نیست، بنظر آں مشفق نہ در آمدہ۔ وآں مقالاتِ مقررہ کہ بنانِ بیان از تصویر آں عاجز است مثل حروفِ تہجی بر مبتدیاں آسان کردہ بر معرضِ تحریر آوردہ، ظاہرا گوش زدِ عزیزاں نہ گشتہ۔ امید کہ مجلسیاں را موعظہ فرمایند تا دُردکشانِ تلخوشِ بادۂ محبّت را جز بحُسنِ ظن یاد نکنند، و فیضِ واہب العطایا را مخروتِ خیال و محبوسِ وہمِ خود نسازند تا ہر جا کہ مجالِ فکرِ شاں نباشد بانکار پیش نیایند ؎

فریادِ حافظ ایں ہمہ آخر بہرزہ نیست
ہم قصۂ عجیب و حدیثِ غریب ہست

لااقل ایں قدر تامّل نمایند کہ غیبت ہر مسلمے محرّم واشدّ من الزنا است، چہ جائے علماء کہ ادنیٰ توہین ایشاں موجبِ کفر است، چنانکہ معروف است چہ جائے اہلِ وراثت ؎

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند
کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

از دلِ سالک رہ جاذبہ صحبتِ شاں
می برد وسوسہ خلوت و فکر چلہ را

قاصرے گر کند ایں طائفہ را طعن قصور
حاش للہ کہ برآرم بزباں ایں گلہ را

ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند
روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

دیگر برادر شیخ محمد اظہار نمود کہ آنجناب می فرماید در باب حضرت قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّہٗ کہ اگر ایشاں کمالات مید اشتند چرا جفا کنندگانِ ایشاں بجزا نہ رسیدہ اند، مخدوما! ایں قسم سخناں از امثالِ شما عزیزاں غریب است۔ مگر حدیث نبوی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوٰاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ مَا اُوْذِیَ

www.maktabah.org

نبیٌ مِثلَ مَا اُوذِیتُ وقصۂ جنگ اُحد وشہید شدن دندان مبارک وفرمودن اَللّٰھُمَّ اھدِ قَومِی وتفاصیل جفاء قریش وسالہا بسیار برآب وتاب خود ماندن اینہا بسمع شریف نرسیدہ است، ومقتول شدن حضرت زکریا ویحیٰی عَلَیھِمَا السَّلَامُ بصفت معروفہ وسلامت ماندن قاتلان نہ شنیدہ باشند۔ مظلومی حضرت عثمان وشہید شدن ایشان بصنوف جفاء وغلبۂ مصریان وباز بہ نکبتے گرفتار ناشدن آنہا معلوم شریف نہ شدہ، وائمۂ اثنی عشر اہل بیت کہ اقطاب عالم بودہ اند وآفتاب ہدایت چہ جفاہا از خوارج وخلق نہ کشیدہ اند وچہ اقسام مذلت اہلِ بیتِ آں سرور عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کہ نہ رسیدہ۔ وچہ اندوہ وجفاء بر امامین مکرمین ابو حنیفہ واحمد حنبل رَحِمَھُمُ اللّٰہُ کہ نگذشتہ اند۔ وہفتاد مجتہد را در مسئلۂ خلق قرآن معتزلہ کہ بقتل نرسانیدند، و حسین منصور وعین القضاۃ وابن عطاء را چساں ہلاک کردند، وشیخ نجم الدین کبریٰ را بالکھاے از مسلماناں شہید کردند، ہرگز شنیدید کہ در دنیا باں جماعت آفتے رسید۔ حقیقت مکر واستدراج کہ با مخالفاں مے کنند مگر لائح نگشتہ، ما نا فرقۂ اولیاء را جلّاد تصور نمودہ اند کہ ہر کہ قصد ضرر ایشاں نماید اورا خراب سازند۔ نشنیدہ اند کہ عارف را ہمت نیست، ہرگاہ در جمیع حرکات وسکنات محکوم حکم الٰہی باشند معاملۂ ایشاں از تخمین برآمدہ۔ وچوں ایں طائفۂ علیّہ بمحبّتِ ذاتیہ مشرف گشتہ اند افعال متکثرہ کہ از محال مختلفہ بظہور مے آید موافق یا مخالف مظہر یک فعل میدانند ودریچہ ظہور فعل محبوب، چنانکہ بفعل محبوب مانند بمظاہر ومرایاءِ آں محظوظ، پس فی الحقیقت از مصادرِ آں زیر بارِ منت اند کہ اسبابِ صوریۂ ظہورِ فعل محبوب اند، درباۂ ایشاں قصد مضارّت چہ صورت دارد۔ پوشیدہ نیست کہ ایں قسم تصرفات از جملہ خارقِ عادات است کہ سترِ آں بر اَولیاءُ اللّٰہ واجب است مگر باذنِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا وبہ نیت صحیحہ، پس اداء واجب را داخل عیب شمردن از انصاف بعید است۔ با آنکہ ظہور خوارق از اولیاء شرط ولایت نیست، عزیزے باشد کہ بمنتہاءِ کمال رسیدہ وصاحبِ خارق نباشد۔ پس اعتراض چہ گنجایش دارد وانکار چہ مجال؟ قَالَ العَارِفُ الجَامِیُّ عَن بَعضِ کُبَرَاءِ المُحَقِّقِینَ، اَمَّا الخَاصَّۃُ فَالکَرَامَۃُ عِندَھُمُ العِنَایَۃُ الاِلٰھِیَّۃُ الَّتِی وَھَبَتھَا التَّوفِیقَ وَالقُوَّۃَ حَتّٰی اَخرَجُوا عَن عَوَائِدِ اَنفُسِھِم، فَتِلکَ الکَرَامَۃُ عِندَنَا۔ وَاَمَّا ھٰذِہِ الَّتِی تُسَمّٰی فِی القَومِ کَرَامَۃً فَالرِّجَالُ اتَّقَوا مِن مُلَاحَظَتِھَا لِمُشَارَکَۃِ

www.maktabah.org

اَلْمُسْتَدْرَجِ الْمَمْكُوْرِ بِهٖ فِيْهَا وَ لِكَوْنِهَا مُعَارِضَةً، وَخَافُوْا اَنْ تَكُوْنَ حَظَّ عَمَلِهِمْ لِاَنَّ الْحُظُوْظَ مَحَلُّهَا الدَّارُ الْاٰخِرَةُ، فَاِذَا عُجِّلَ مِنْهَا بِالشَّیْءِ عَرَفْنَا اَنْ يَكُوْنَ حَظَّ عَمَلِنَا۔ وَقَالَ اَيْضًا اَجَلُّ الْكَرَامَاتِ وَاَعْظَمُهَا التَّلَذُّذُ بِالطَّاعَاتِ فِي الْخَلَوَاتِ وَالْجَلَوَاتِ الخ۔ قَالَ شَيْخُ شُيُوْخِ الطَّرِيْقَةِ فِي الْعَوَارِفِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ يَفْتَحُ عَلٰى بَعْضِ الصَّادِقِيْنَ مِنْ ذٰلِكَ اَيِ الْكَرَامَةِ بَابًا، وَالْحِكْمَةُ فِيْهِ اَنْ يَزْدَادَ يَقِيْنًا فَيَقْوٰى عَزْمُهٗ عَلَى الزُّهْدِ۔ وَقَدْ يَكُوْنُ بَعْضُ عِبَادِهٖ يُكَاشَفُ بِهٖ بِصِرْفِ الْيَقِيْنِ وَيُرْفَعُ عَنْ قَلْبِهِ الْحِجَابُ، وَ مَنْ كُوْشِفَ بِصِرْفِ الْيَقِيْنِ اُغْنِيَ بِذٰلِكَ عَنْ رُؤْيَةِ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ، فَكَانَ هٰذَا الثَّانِيْ اَتَمَّ اِسْتِعْدَادًا وَّ اَهْلِيَّةً مِّنَ الْاَوَّلِ۔ اِنْتَهٰى۔ اگر تفاوتِ مراتبِ اولیاء در قرب بکثرت کرامات بودے اصحاب کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وائمہ عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ بیشتر محل کرامات بودے، وحال آنکہ کرامت ازیں بزرگواراں بطریقِ ندرت منقول است۔ عجب تر آنکہ منقبت ودلیلِ کمال بخاطر شریف رہبر منقصت شدہ است، چہ تحمل جفا وایذاء از وسعت دعاء، وکمال صبر ورضا خبر میدہد، بسمع شریف رسیدہ باشد کہ در اوائل چوں طریق جلال بر حضرت قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّہٗ غالب بود بعضے از حکامِ شہر گستاخی نمودند، ہفتہ نگذشتہ بود کہ خانماں ایشاں برباد شد وبہ غنیمے گرفتار شدند کہ قبیلۂ آنہا بقتل رسید وآں راہمہ اہلِ شہر مشاہدہ نمودند واعتراف کردند وغیر آں چنداں امورِ غریبہ وخوارق عجیبہ بظہور آمدہ کہ اگر تفصیل نماید دفترے باید۔ چندیں ازاں تعداد مے نماید۔ ملا محمد سوداگر بود دریں شہر باصفہاں بہ نیت تجارت رفتہ بود، روزے بہ سببے از قافلہ جدا افتاد وقتِ شام رسیدہ آمد، قافلہ از نظر غائب شد، جز مردن چارہ نداشت۔ برلب آبے وضو ساخت، مایوس از حیات بنشست، دراں ولا حضرت ایشاں براسپ تیز سوار دید کہ رسیدہ آمدہ اند ورد یف خود ساختہ بجانب قافلہ تاختند، چوں قافلہ نزدیک رسید از اسپ فرود آوردہ ورفتند۔ وسید جمال کہ از سادات سوانہ است میگوید کہ در سفرے در بیشہ افتادم دیدم کہ شیرے برمن قادر شد، ترسیدم وسراسیمہ گشتم، دیدم کہ حضرت ایشاں حاضر شدند وشیر را ازمن دفع کردند۔ دیگر بندہ محمد سعید چوں کدخدا شد روزے چند برو گذشتہ بود کہ حضرت قبلہ گاہی فرمودند کہ درخانہ تو پسرے آید بغایت صاحب جمال اما تا بمکتب نشاندن نزید ہمچناں

www.maktabah.org

شد۔ فرزند مقبول متولد شد و دو سالہ در گذشت ۔ وقبل ارتحال آنحضرت در خانۂ فقیر پسرے متولد شد و والدۂ او در ملازمت ایشاں او را بُردہ، اضطراب نمود کہ بشارت در بابِ او فرمایند، فرمودند کہ بمکتب نشستن او بنظرِ من در آمد، بحمدِ اللہِ سُبْحَانَہٗ آں فرزند ہست ۔ قبل ارتحال فرمودند کہ مرا بین چہل و پنجاہ روز باید گذشت، حساب میکردیم ہمچناں شد۔ دیگر، ہیچ واقعہ نباشد برما آمدنی کہ مارا حضرتِ ایشاں ازاں آگاہ نکردہ باشند و عاقبت کارِ او معلوم نساختہ اِلَّا مَاشَآءَ اللہُ سُبْحَانَہٗ۔ ہمچنیں بر مخلصاں آثار کرامت لائح است اما ازانیکہ معلوم شریف نباشد انکار چرا نمایند۔ وقطع نظر از ہمہ ایں دقائق اسرار و غوامض حقائق کہ در رسائل ایشاں مشروح است مگر خرق عادت نیست؟ ایں تصرفات کہ در بواطن سالکانِ مستعدے فرمودند و آثار جذبات آں لامع میگشت مگر خارق نہ انصاف درکار است ۔ وَالسَّلَامُ، مخدوما! بعد از فراغ از پیشیں مسودہ رقیمہ جات ایشاں یافتہ شد باز عبورے افتاد ۔ درضمن مطالعہ ظاہر شد کہ نوشتہ اند چوں حضرت حق سُبْحَانَہٗ از صورتِ معینہ مقدس است و نورے ست نامتناہی پس تصوّر نور ممکن نباشد، امّا چوں آدم صورتِ ذات است بخلاف علم کہ مظہرِ صفات است پس دیدنِ آدم دیدنِ ذات باشد، خصوصاً انسان کامل کہ مرشد عبارت ازاں است ۔ معلوم شریف بودہ باشد کہ ذاتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا از تصور ما کوتہ نظراں مبرّا است ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چین ۔۔۔ کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

اثباتِ تصورِ آں پسندیدہ نیست ۔ وآنکہ انسان را مظہرِ ذات نوشتہ اند نیز مخالفِ قوم است، چہ مقرر است، اَلْعَالَمُ اَعْرَاضٌ مُّجْتَمِعَةٌ فِيْ عَيْنٍ وَّاحِدٍ۔ ذات بوصف صرافتِ اطلاق از مظہر پاک است وتعیّناتِ خمس ہمہ متعلق بہ شیون و صفات، وَالْفَرْقُ مِنْ حَيْثُ الْاِجْمَالِ وَالتَّفْصِيْلِ وَمَرْتَبَةِ الْوُجُوْبِ وَالْاِمْكَانِ كَمَا تَقَرَّرَ فِي الْفُصُوْصِ وَشُرُوْحِهٖ۔ کمال را در حضورِ ذات و در مرآتِ انسان منحصر دانستن بسے مستبعد، چہ آں داخلِ تجلیِ صوری ست و آرامیدن است بمظاہرِ امکانیہ کہ در غایت نقص است ؎

صورت پرست غافل معنی چہ داند آخر ۔۔۔ کو با جمالِ جاناں پنہاں چہ کار دارد

وایں مشاہدہ داخلِ سیرِ آفاقی ست کہ آں را سیرِ مستطیل گفتہ اند، وفوق آں سیرِ مستدیر است۔

www.maktabah.org

حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ اند کہ سیرِ مستطیل بُعد در بُعد است وآں جُستن مطلوب است در بیرون از خود، وسیرِ مستدیر قُرب در قُرب است، وآں گشتن است گردِ دلِ خویش۔ حضرت خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ است اَھْلُ اللہ بعد فنا و بقا ہرچہ مے بینند درخود مے بینند وحیرتِ ایشاں درخود است، وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ پس ظاہر شد کہ آنچہ در مراتب سیر مشاہدہ نمایند چوں داخل سیرِ مستطیل است بابتد تعلق دارد، و بانتہا آں تعلق دارد کہ درخود باشد ہرچند نِھَایَۃُ النِّھَایَۃ غیر آں بود، کَمَا لَا یَخْفٰی۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہفتم ۔بنام مولانا محمد فرخ جامع ایں مکاتیب۔ در تاویل کریمۂ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ وبعض آیاتِ دیگر۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ھُوَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ اَیْ اِذَا اسْتَوَی الْغَفْلَۃُ عَلٰی ظَاھِرِکَ فَلْیَکُنْ بَاطِنُکَ دَائِمًا مَّعَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ حَاضِرًا۔ وَ ذٰلِکَ اِنَّمَا یُتَصَوَّرُ اِذَا اُفْنِیَ الذَّاکِرُ فِی الْمَذْکُوْرِ بِحَیْثُ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عَیْنٌ وَّلَا اَثَرٌ، وَبَقِیَ بِبَقَائِہٖ وَحَیَّ بِحَیٰوتِہٖ وَعَلِمَ بِعِلْمِہٖ، فَحِیْنَئِذٍ یَّکُوْنُ عِلْمُہٗ بِالْمَذْکُوْرِ حُضُوْرِیًّا دَائِمِیًّا غَیْرَ مُسْتَتِرٍ، اِذِ الْحُضُوْرِیُّ یُنَافِی الْاِسْتِتَارَ اللَّازِمَ لِلْحُصُوْلِ الْاِرْتِسَامِیِّ۔ وَمَا لَمْ تَتَحَقَّقْ ھٰذِہِ الْحَالَۃُ لَمْ تَحْصُلْ حَقِیْقَۃُ الذِّکْرِ، لِاَنَّ الشَّخْصَ مَادَامَ فِیْ قَفَسِ نَفْسِہٖ مُسْتَحْضِرًا لَّھَا مَشْغُوْفًا بِحُبِّھَا وَھَالِکًا فِیْ عِشْقِھَا لَیْسَ ذِکْرُہٗ بِشَیْءٍ اِلَّا عَائِدًا اِلَیْھَا، فَھُوَ ذَاکِرٌ وَّعَائِدٌ لَّھَا مُشْرِکٌ فِی الْمَعْنٰی، وَاِنْ کَانَ مُوَحِّدًا فِی الصُّوْرَۃِ۔ فَمَنْ سَبَقَتْ لَہُ الْحُسْنٰی وَاَدْرَکَتْہُ السَّعَادَۃُ الْاَزَلِیَّۃُ وَعَلِمَ بِالذَّوْقِ اَنَّ کُلَّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ، وَاَرْشَدَہٗ مُطَالَعَۃُ ذُلِّہٖ وَافْتِقَارِہِ الذَّاتِیِّ اِلٰی اَنْ لَّا یَجْعَلَ صَدَاحِیَّۃَ الْمُسْتَھْلِکِ فِیْ ذَاتِہٖ وَصِفَاتِہٖ تَبَرَّاَ مِنْہُ، قَائِلًا اِنِّیْ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ، وَتَوَجَّہَ بِشَرَاشِرِہٖ اِلَی الْوُجُوْدِ الْمُطْلَقِ بَلْ اِلٰی مَا ھُوَ الْوُجُوْدُ ظِلٌّ مِّنْ ظِلَالِہٖ وَاعْتِبَارٌ مِّنْ اِعْتِبَارِہٖ قَائِلًا اٰیَۃَ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَقَبِلَ ھٰذَا کَانَ لِلنَّفْسِ الْمُعَادِیَۃِ، ثُمَّ بِمُقْتَضٰی وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً، وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ

www.maktabah.org

كما تخلّى من الرذائل الرديّة يتحلّى بأنوار القدم السرمديّة، ويمتلئ أوعية صدره بالمعارف الالٰهيّة ويعرف به، فهو العارف والمعروف وإليه يرجع الأمر كلّه فاعبده، كأنّ المكنون في قوله سبحانه وقل عسى أن يهدين ربّي لأقرب من هذا رشدًا فإنّ الرّشد الأرشد أن ليس في الوجود إلّا هو، وأن ليس إلّا ظهور الكمالات في مرايا العدم- وتصوّرها في مقابلاتها مع كونها على صرافة الإطلاق وكون مراياها على دناءة العدم مع كمال صنع القادر الفعّال على الإرادة والتكوين في مرتبته الحسّي الذي لا يصادفه زوال آلة الخيال- سنريهم آياتنا في الآفاق وفي أنفسهم حتّى يتبيّن لهم أنّه الحقّ الثابت الموجود الأصلي، أولم يكف بربّك أنّه على كلّ شيء شهيد- وكلّ شيء محفوف بسطوات أنواره، مضمحلّ في لمعات سطوع سلطانه، لأنّه غير مستبدّ بالوجود ولا مستقلّ بتوابعه، وهو أمر جليّ على من تبصّر ونفذ بصيرته إلى حقائق الأشياء- فالأوّل إشارة إلى حال السالكين المريدين المخلصين من مضائق الآفاق والأنفس في فضاء الحضرة الوجوديّة- والثاني كمال المرادين الذين استناروا بالنور الالٰهي أوّلًا ومرّوا بالآفاق والأنفس كرامًا في سابق الأمر، ولم يلحظوا بمؤخّر البصر إليهما ولم يحتاجوا إلى أن يتصبّروا بهما ويشتغلوا بهما إثباتًا ونفيًا ويشاهدوا الآيات والأحاديث- والسّلام

مكتوب هشتم- بنام مولانا محمد هاشم کشمی در تفسیر آیۂ وإنّا لنحن نحيي ونميت ونحن الوارثون-

بسم الله الرحمٰن الرحيم الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى- وإنّا لنحن نحيي ونميت ونحن الوارثون في تقديم الإحياء على الإماتة إشارة سبق الوجد على الفقد، إذ من البيّن أنّ التخلّص من قيود الكثرة الوهميّة إلى فضاء حضرة الإطلاق لا يتيسّر إلّا بعد لمعان أشعّة نور وجماله وتلألؤ كوكب من نجوم كماله على باطن السالك ليختفي ظلمات العدم وينمحي آثارها المستولية على ذاته باعتبار كونها الهيولى والمادّة ويتحقّق فناءها باستهلاك ما هو أعظم في تشخّصه وتقيّده-

www.maktabah.org

إذِ العُكُوسُ الأسمائيّة على صرافتها واستغنائها عن اليقين وإنما ذالك يتوهم انعكاسها في نقائضها۔ فالإحياء والإماتة وإن كانا متقاربين في الثبوت، فالأول له تقدم بالذات، وإليه يشير قوله تعالى ثم تاب عليهم ليتوبوا۔ وهذا التقدم إنما هو لتجلي الذات مأخوذ مع بعض الشيون۔ وكأن قوله تعالى ونحن الوارثون يشير إلى ما يتفرع على الفناء الكامل من تجلي الذات بلا ملاحظة شيء من الاعتبارات، وأن التجلي الأول لتخلية الأشرار لورود الخير البحت والوجود المطلق، والثاني لتحصيل ما هو المطلوب۔ وفي إيراد الأولين بالجملة الفعلية الدالة على الحدوث والثالث بالإسمية المخبرة عن الاستمرار إشعار بأن الإحياء المذكور والإماتة لما كانا متفرعين على توهمه غير ما في الواقع متفرر امحدثين لإزالة مرض عرض وتخيل طرء، ليس من شأنهما أن يعبّر بما هو مشعر بالدوام، بخلاف وراثة الذات فإنه أمر مستمر دائمي وله الوجود الأبدي السرمدي، بل هو الوجود المطلق، بل الوجود من ظلال ظلاله وسرادقات جماله ووراء استار كبريائه، تعالى شأنه من أن يشاركه من شيء في كماله ما هو مستهلك و مفني في شأنه وذاته ايضا۔ فالفعل المضارع مع دلالته على الحدوث كما دل على تكرره وتجدده آنا فآنا كقولهم زيد يعطي ويمنع، أفاد إفاضة الإحياء والإماتة دائما، إذ كل فناء يرد فلإهلاك ما استولى سلطانه عليه ولإبقاء ما يناسب تفريعه عليه۔ ثم يستعد لقبول الكمال ويترقى من معارج الظلال إلى مدارج الأصول وفيه من ورود الأصل آثار تبضيه۔ ثم ذالك الأصل ظل من ظلاله ويعامل معه معاملة الأول وهلم جرّا۔ فمن أدركته الحسنى وفاز بالتصر الإلهي بمجرد العناية القصوى، وقطع مراتب الظلال واصولها بالإجمال، ووقع معاملته مع الذات، انقطع سيره ذالك وحيّ بحيوة لا موت بعده وأفلح فلاحا لا زوال دونه۔ ثم بعد هذا ما يدق صفاته۔ وما كتمه أحظى لديه وأجمل۔ ثم نسبة السير السابق بالنسبة إليه كنسبة المتناهي إلى غير المتناهي باعتبار

www.maktabah.org

وَسَعَةِ الذَّاتِ الْمَجْهُوْلِ كَيْفُهَا - وَالسَّلَام

مکتوب ۹ نہم - بنام حاجی ابو سعید - در تاویل کریمۂ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ -

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی - بَلْ هُمْ، اَیِ الْمَحْجُوْبُوْنَ عَنْ دَرْكِ اَسْرَارِهٖ بِاَوْلِيَآئِهٖ فِیْ لَبْسٍ وَسِتْرٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ، كَآئِنٍ فِیْ حَقِّ اَوْلِيَآئِهٖ بَعْدَ اِمَاتَتِهِمْ عَنْ رَذَآئِلِهِمُ الطَّبْعِيَّةِ الشَّهْوَانِيَّةِ الْهَالِكَةِ الْفَانِيَةِ، بِاِحْيَآئِهِمْ بِالْحَيٰوةِ الْبَاقِيَةِ الدَّآئِمَةِ - وَالسَّلَام

مکتوب ۱۰ دہم - بنام شیخ محمد اشرف برادر زادہ خود -

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

افضل دیدی ہر آنچہ دیدی ہیچ است
آں جملہ کہ گفتی و شنیدی ہیچ است

سرتاسر آفاق دویدی ہیچ است
آں نیز کہ در کنج خزیدی ہیچ است

یعنی افضل چوں جاذبۂ حُبِّ الٰہی جَلَّ وَعَلَا حالِ ترا از رؤیت اغیار بکشید و بجہت غلبۂ محبّت محبوبِ حقیقی ہر ذرہ از ذراتِ عالم بعنوان ذاتِ تعالٰی در نظر بصیرت درآمد، بعد ازاں مرآتِ مطالعۂ جمال کیف گشت - و بعد ازاں از ہمہ رو تافتہ جناب اقدس او را مبرّا داشتہ متعلق عالم بے کیف ساختی یا کہ شنیدی، رمزے ست باں - چوں لمعۂ تنزیہ حقیقی بر باطنت بتافت ظاہر شد کہ ہر چہ مشہود و معلوم بود ہمہ ہیچ است و منحوت و مجعول خیال است، و محقق گشت کہ آنچہ در آفاق یعنی بیرون از خود در کنج نفس مرئی ست، جنابِ اقدس کبریا ازاں بلند تر است و معبّر بعبارات و مشار باشارات نیست، فَطَاحَتِ الْعِبَارَاتُ وَفَنِيَتِ الْاِشَارَاتُ - وَالسَّلَام

مکتوب ۱۱ یازدہم - بنام شیخ بدیع الدین نواسۂ خود - در تاویل کریمۂ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ -

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی - اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ، تَاْوِيْلُهٗ غَآئِبِيْنَ عَنِ الْغَوَاشِی الْبَشَرِيَّةِ وَالتَّعَيُّنَاتِ الْوَهْمِيَّةِ مُنْسَلِخِيْنَ عَنْ اَنْفُسِهِمْ بِالْكُلِّيَّةِ، لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اَیْ سَتْرٌ عَنْهَا عَنْ نَّظْرِ الْبَصِيْرَةِ، اِذِ التَّلَاشِیْ مُطْلَقًا لِّمَا هُوَ مُتْقَنٌ بِالصُّنْعِ الْاِلٰهِیِّ جَلَّ وَعَلَا مُحَالٌ

نے بینی کہ شاہے چوں پیمبر
نیافت او فقر کل تو رنج کم بر

www.maktabah.org

وَ اِنَّمَا ھُوَ اخْتِفَاءٌ لِمَا ھُوَ ظُلْمَانِیٌّ فِیْ سَطْوَاتِ النُّوْرِ الْمُبِیْنِ - وَلٰکِنْ کَانَ عَلَی السَّالِکِ اَنْ یَّعْرِفَ حَقِیْقَتَهٗ، وَ اِنَّمَا ھُوَ فِیْ مُقَابَلَةِ الْوُجُوْدِ الْحَقِیْقِیِّ عَدَمٌ مَّحْضٌ، وَلِذَا یُنَالُ بِهِ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰی وَ اَجْرٌ کَرِیْمٌ بِعَطَائِهٖ بَقَاءٌ بِرَبِّهِ الَّذِیْ ھُوَ الْاِسْمُ، وَ مِنْهُ اِلٰی مَاشَاءَ اللّٰهُ - والسلام

مکتوب ۱۲ دوازدہم - بنام خواجہ ضیاء الدین - در تاویل کریمۂ مَثَلُھُمْ کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا -

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی - قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَثَلُھُمْ کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا - جمعے از محققین گفتہ اند کہ ایں مثل از برائے بیان حال شخصے ست کہ احوال ارادت برو وارد شدہ و آتش شوق برافروختہ شدہ واو دعوائے احوالِ محبت وارد شدہ نماید یکبارگی آں آتش ارادت فرونشیند چنانچہ بود بلکہ زیادہ درظلمات فرو رود - بخاطر فاتر مے رسد مے تواند کہ بیان حال مجذوبے کردہ باشد کہ آتشِ جذبِ الٰہی بردلش موقدہ شدہ باشد و طرق ترقی و عروج درمدارج کمال بروے لائح گشتہ، وآں آتش در سائر لطائف مثل روح و سر وخفی و اخفی نیز روشنی پیدا کردہ، و اینہا میلِ صعود باصل خود کردہ باشند، وچوں آں جذب را بسلوک مقترن نگردانند آتشِ جذب فرونشستہ آں جمیع لطائف در تاریکی مباعدت و مہاجرت فرو رفتہ - و دریں بیان وجہ جمعیت ضمیر در تَرَکَھُمْ لائح است و مناسبت باہل نفاق ہمچنے ست واضح - والسلام

مکتوب ۱۳ سیزدہم - بنام شیخ عبد اللطیف - درآنکہ کبریائی او تعالٰی از نحت خیال واوہام ما متعالی ست -

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی - حضرت حق سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کثرتِ موہومہ را دریچہ شہود وحدتِ حقیقت گردانیدہ ہر خس و خاشاک راشاہراہ مطالعۂ جمال مطلق سازد، تا از پرتو لمعۂ از لمعات جلال آں در باصرۂ بصیرت نامے ونشانے واثرے وعینے از غیر وغیریت نماند، و اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ - گویاں پویاں مطلبے گردد کہ دامن عزت وکبریاء او از نحتِ خیال واوہام متعالی ست وافہام ما گرد سرادقات کمالِ آں حیراں - باشد کہ از بطن بطون پے برندۂ زلال اصل الاصول خود برخود ظہور نماید

www.maktabah.org

وما را بے ماشر بے ازاں ارزانی دارد، وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ مکرما! مدتے ست کہ برقمِ احوالِ خیر مآل دُور افتادگاں را یاد آوری نفرموده اند و مزاج پرسی سوگوارانِ زوایائے ہجراں نکرده اند، موانع بخیر باد۔ و ایں آواره از گرفتن قلم ترساں است چہ آنچہ مطلوب است بنانِ بیان در حلِ عقده ہائے نقابِ آں عاجز است، و آنچہ بداں تعلقے نہ حرفے ازاں راندن داخلِ غرامت۔ والسلام۔

مکتوب ۱۴ چہاردہم۔ بنام میر محمد نعمان۔ در زوال عین و اثر۔

الحمد للّٰہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ گاہ بخاطر فاتر مے رسد کہ آنکہ بعض صوفیۂ کرام بزوال عین قائل اند نہ اثر، وجہش آں است کہ چوں عالم بتمامہ مظہر اسماءِ الٰہی ست جَلَّ وَعَلَا و ازیں جہت فرموده اَلْعَالَمُ اَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ فِيْ عَيْنٍ وَّاحِدٍ، پس چوں سالک مستعد در راهِ حق سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی قدم نهد و دریچۂ رشد بروئے کشاید و حل ایں دقیقه شود کہ حقیقتش جز عدم نیست، و آنچه او را عین تصور مے نمود جز پندار نہ، کمالاتِ الٰہی ست کہ در روئے جلوه گرگشته و آں را از خود میدانست، الحاصل از اصل خواهد یافت۔ پس دریں وقت از عین او نام و نشانے نخواهد بود و آثار را بصاحبِ آں خواهد سپرده و نفی کردن آنہاں را معنے نخواهد بود کہ نفی کمالاتِ الٰہی غلط است۔ انتسابے کہ بخودی موہوم داشت بیطرف ساخت، و در فضاءِ وجود جز کمالات و شیوناتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا امرے دیگر نخواهد دید۔ چوں شیون عین ذی الشان اند و تمیز و تعدد جز در وہم نہ، غیر ذاتِ واحدِ صرف معرّٰے از نسب و اعتبارات نخواهد یافت، وَلَيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُهٗ دَيَّارٌ گویاں در لجۂ توحید مستهلک و مستغرق خواهد گشت و بشهود وحدت در کثرت بمعنے اضمحلالِ تعیناتِ متلونه در بساطتِ اطلاق و حدتِ حقیقت و مرآتیتِ ہر ذره از ذرات مرجمال بے کیف را مستعد خواهد شد۔ بخلاف طریقے کہ حضراتِ ایشانِ ما رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بآں ممتاز اند کہ در آنجا زوالِ عین و اثر است، زیرا کہ بطور ایشاں ہر چند عالم مظاہرِ اسماءِ الٰہی ست جَلَّ وَعَلَا اما چوں مظہر عین ظاہر نیست بلکہ شبہے ست کہ در مرتبۂ حس ایجاد فرموده و اتقان داده اند و در مرتبہ خارج حقیقی ازاں نامے و نشانے نیست، پس عارف را بعد کشفِ ایں حقیقت و ورودِ سلطانِ وجودِ مطلق و شیونِ حقیقتِ آں ازیں ضعیف و آثار ضعیفۂ آں نامے و نشانے و عینے و اثرے نخواهد گذاشت، نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ہمہ را خواهد سوخت كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ شَيْءٌ وَالْاٰنَ كَمَا كَانَ۔ و دریں وقت عینیتِ عالم حق را و اتحادِ

www.maktabah.org

آں با وجل شانہٗ معنے نخواہد داشت، و بہ حقیقت فناء و بندگی کہ برآمدن است از جمیع اعیان و آثار خود و محو ساختن در جنبِ وجودِ مطلق متحقق خواہد شد بخلاف سابق کہ مجرد فناء انتساب است بخود نہ فناء آں، شتّان ما بینہما ع بہ بیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا۔ والسلام

مکتوب ١٥ پانزدہم۔ بنام شیخ فضل اللہ ہمشیرہ زادۂ خود۔ در آنکہ حضرتِ ذات از تعقل تمیز و تعدد مبرا است بخلاف مذہب شیخ ابن عربی۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔

سوال۔ حضرتِ ایشان قُدِّسَ سِرُّہٗ در مکتوبے از جلد ثانی مرقوم فرمودہ، مراتبِ عروج تا زمانے کہ با یک دیگر متمیز اند و از اصل باصلِ دیگر رفتہ مے شود آں ہمہ کمالات داخلِ دائرۂ ولایت است، و چوں آں تمیز برطرف شود و ایں ہمہ تفصیل گم گردد و معاملہ باجمال و بساطت صرف افتد شروعِ مراتب نبوت بود۔ انتہی۔ در ولایت صغرٰی کہ بظلالِ صفات تعلق دارد و دراں مرتبہ ظلے از ظلّے تمیز دارد و تفصیل ثابت است، اما در ولایت کبرٰی کہ باصول صفات متعلق است، و گفتہ اند اَلعِلمُ فِی ذٰلِکَ المَوطِنِ عَینُ القُدرَۃِ وَالقُدرَۃُ عَینُ الاِرَادَۃِ چہ گنجائشِ تفصیل دارد، زیرا کہ تکثر جز در تعبیر نیست۔ و ہمچناں شیون ذاتیہ کہ عین ذات اند و کذالک در ولایتِ علیا کہ باسم الباطن تعلق دارد تفصیل بمراحل دور است۔ و اگر وسعتِ بیچونی میگرد د در حضرتِ ذات بمقتضاءِ اِنَّ اللہَ وَاسِعٌ عَلِیمٌ نیز اثبات نمودہ شدہ است، وجہ فرق چیست؟

جواب۔ عدم تمیز صفات بر مذہب شیخ ابن العربی کہ اثبات زیادتی آنہا نے کند موجہ است، بخلاف طریقِ حضرتِ ایشاں قُدِّسَ سِرُّہٗ۔ مانند معاملہ شیونِ ذاتیہ با آنکہ عین ذات اند اما چوں اصول صفات اند تعقل تمیز و تفصیل نسبت بہ اطلاق صرف ممکن است، بخلاف حضرت ذات جَلَّ وَعَلَا کہ از تعقل تمیز و تعدد مبرا است۔ فافہم۔ والسلام

مکتوب ١٦ شانزدہم۔ بنام شیخ محمد عابد نبیرۂ خود۔ در تفسیر آیۂ اَلَم تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیفَ مَدَّ الظِّلَّ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ اَلَم تَرَ یا مُحَمَّدُ وَ مَاظهَرُ الاُلُوهِیَّةِ وَالاِسمُ الجَامِعُ لِمَرَاتِبِ الوُجُوبِ وَالاِمکَانِ اِلٰی رَبِّکَ وَهُوَ اللہُ الحَاوِی الشُّیُونَ الذَّاتِیَّةَ

www.maktabah.org

وَالْاِضَافِیَّةِ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ مَدَّ ظِلَالِ شُیُوْنِہٖ عَلٰی حَقَائِقِ الْکَوْنِیَّةِ الَّتِیْ ھِیَ الْعَدَمَاتُ مُتَقَابِلَةً لَھَا، وَصَوَّرَھَا فِیْ صُوْرَةِ الْوُجُوْدِ، فَتَعَجَّبَ مِنْ کَمَالِ اقْتِدَارِہٖ فِیْ اِرَادَةِ مَاھُوَ عَدَمٌ مُحْضٌ بَحْتٌ وُجُوْدًا مَحْضًا وَاَعْطَاہُ اَحْکَامًا وَاٰثَارًا صَادِقَةً، سُبْحَانَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ۔ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَہٗ اَیِ الظِّلَّ سَاکِنًا غَیْرَ مَحْدُوْدٍ، فَیَنْفِیْ قَوْلَ مَنْ قَالَ بِاقْتِضَاءِ الشُّیُوْنِ الظُّھُوْرَ کَذَالِکَ۔ ثُمَّ بَعْدَ مَدِّ الظِّلِّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ الذَّاتَ الْمُتَعَالِیَةَ عَلَیْہِ اَیْ عَلَی الرَّبِّ اَوِ الظِّلِّ دَلِیْلًا لِکَوْنِہِ الظَّاھِرَ، لَاظَاھِرَ دُوْنَہٗ وَمَا سِوَاہُ مُکْتَشِفٌ یُدْھِی الْعَدَمَ ؎

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب　　گر دلیلے بایداز وے رومتاب

فَسُبْحَانَ مَنْ ھُوَ اَخْفٰی لِکَثْرَةِ الظُّھُوْرِ، وَاسْتَتَرَ فِیْ سُرَادِقَاتِ النُّوْرِ۔ وَلَعَلَّ اخْتِیَارَ لَفْظِ الشَّمْسِ لِتَصْوِیْرِ کِبْرِیَائِہٖ وَاحْتِجَابِہٖ فَیَجِبُ الْعِزُّ۔ وَکَوْنُہٗ دَلِیْلًا عَلَیْہِ بِاحْتِجَابِ الشَّمْسِ لِضَوْئِھَا وَشُعْشُعَانِھَا، وَکَوْنُھَا دَلِیْلًا سَبِیْلًا اِلَیْھَا وَاِلٰی کَشْفِ الْاَشْیَاءِ۔ ثُمَّ بَعْدَ الْمَدِّ وَجَعْلِ الشَّمْسِ عَلَیْہِ دَلِیْلًا وَاِیْضَاحِ السَّبِیْلِ بِاَنَّہٗ لَاسَبِیْلَ اِلَیْہِ اِلَّا ھُوَ، قَبَضْنَاہُ اَیِ الظِّلَّ اِلَیْنَا قَبْضًا یَسِیْرًا بِتَعْرِیْجِہٖ وَتَسْلِیْکِہٖ فِیْ مَعَارِجِ الْاُصُوْلِ اَصْلًا فَاَصْلًا۔ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ۔ وَالسَّلَام

مکتوب ۱۰ بنام شیخ عبدالاحد پسر خود در اسرارِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ کلام طیّب کہ در مفتح کلام مجید واقع است متضمن چندیں اسرار است، ازاں جملہ تعلیم تسلیک است مر طالبانِ مستعدّ را و تنبیہ است مر عارفین فائزین منتہی را۔ گویا حرفِ با، کہ مشعر بدء سلوک است کہ وجود سالک باشد مُنبی ست ازاں کہ تا سالک بالکلیہ از خود نہ برآید و فانی در متعلق طلب خود نگردد، و ہمچو حرف، کہ فی ذاتہ معنی ندارد و کارش جز اظہار معنی امر دیگر نیست، نشود، و از وجود و توابع آں کہ اَلْعَرْضُ قِیْلَ فِیْہِ وُجُوْدُہٗ فِیْ نَفْسِہٖ وُجُوْدُہٗ فِی الْجَوْھَرِ نہ برآید خود را سالک نساختہ باشد۔ وچوں سالک مظہر اسم است از اسماءِ واجبی جَلَّ سُلْطَانُہٗ ناچار فناء وجودِ ظلّی سالک دراں اسم خواہد بود۔ چوں اسم ولیل بیش نیست

www.maktabah.org

مرتبۂ اسماء خود را وجودے ندارد در جنب آں، مآل کارش مسمیٰ خواہد بود، و معاملۂ سالک کہ باسم شدہ بود اسم را نسبت مسمیٰ پیدا خواہد شد۔ دریں زماں در وسعت جمع الجمع کہ الوہیت عبارت ازاں است مستغرق خواہد شد، و تجلی ذات کہ مصطلح قوم است مشرف خواہد شد، و بموجب مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ در ہر مقامے بوجودے مناسب متحقق و باقی خواہند ساخت۔ و چوں ایں مرتبہ نیز شانے ست جامع از شیونِ الٰہی و تعینے ست اتم مر حضرتِ اطلاق را نصیبش جز نشان نخواہد بود، ہرچند بعنوان ذات تصور کنند و بجہتِ اعتبار تکثر واحدیت در عین حقیقت الحقائق کہ اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ رمزے ست باں صرف اطلاق تصور نماید، ما تاکہ تکرار اسم مبارک اشعار است بدانکہ از دائرۂ اعتبار بیروں نیامدہ، و خصوص در ایراد لفظ رحیم تصریح است باں، چہ اسماء مبارک اولیں شہرت باں یافتہ کہ از اسماء ذات اند۔ نَعَمْ چناں اند نہ مطلق بلکہ نسبت باسماء دیگر قرب خاص بحضرت ذات دارند۔ میتواند کریمۂ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی اشارت بدانکہ عارف ہرچند در وقت حصول بحقیقت ایں اسماء حسنے توہم نماید کہ مطلوب بے پردہ باغوش آید، چناں نیست بلکہ او از دائرۂ اسماء کہ عبارت از ظلالِ حضرتِ ذات است بیروں قدمگاہ ندارد، اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْئًا۔ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّھَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۱۸ ہجدہم۔ بنام خواجہ محمد ہاشم کشمی در آنکہ مطلوب در کمال رفعت است و طالب در غایت پستی۔

بعد حمد و صلوٰۃ و تبلیغ الدعوات بجناب حقائق و معارف دستگاہ اخوی ارشدی میرساند کہ ایں سرگردان کار آوارۂ روزگار از احوال تشتتۂ خود چہ شرح نماید کہ باعث ملال اہل جمعیت گردد۔ مطلب در کمال رفعت و اُبہت و طالب در غایت پستی و دناءت، ہیہات ہیہات۔ تا وجوہ مناسبت درمیان متوجہ و متوجہ الیہ نباشد راہ وصول مسدود است، اِذْ لَا یُدْرَکُ الشَّیْءُ بِمَا یُعَانِدُہٗ وَیُضَادُّہٗ۔ کاش ایں نسبت را ہم قدمگاہے مے بود، زیرا کہ از ذات تقدس و تعالیٰ چنانکہ نسبت مناسبت از ماسوا مسلوب است نسبت مضادت نیز مرفوع است، بلکہ اصول صفات نیز دریں امر مشارک اند اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۔ عالم را کہ ظلِ کمالاتِ الٰہی گفتہ اند

www.maktabah.org

باین معنی ست کہ اسماءِ منعکسہ در مرایاءِ اعدام کہ حقائق عالم است ظلال است مر کمالات مرتبۂ وجوب را، نہ آنکہ عدم ظل حضرتِ وجود است پس آنکہ مقرر است کہ ظل را باصل خود شاہراہ است بمعنی آں است کہ او را باوراء است وغیر را غیر از سوختن وگداختن بنائرۂ حرمان نصیبے نیست، باایں ہمہ درد حرمان والم یاس وہجراں ہموارہ دریوزہ جویاں است کہ بقیۂ عمر ازیں در و راحت دیگر دور جائیگاہ نباشد۔ طلب معارف مجددہ مے نماید، ایں عاصی فرو ماندہ بضلالت و سرگردانی را بایں امر جلیل القدر کدام مناسبت، وچہ یاراءِ آنکہ قلم در آں باب بدست گیرد و حرفے ازاں درمیان آورد، اما چوں شوریدگی در سر جوش میزند تسلیۃً گاہ گاہ سطرے چند مرقوم مے گرددباز نادم وپشیمان مے شود۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۱۹ نوزدہم۔ بنام شیخ محمد خلیل اللہ پسر خود در تاویل کریمۂ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اشارہ بدانکہ سالک در وقت عروج ووصول بمقام خود را بتکلف بمقام فوق نکشد کہ ایں کار بتکلف راست نیاید۔ بدانچہ مشرف شدہ است شاداں باشد وشاکر گردد، وبحقیقتِ مراقبہ کہ انتظارِ صرف است بے تکلف تعمل را در آں مدخلے باشد متحلی شود، شاید عنایت بے غایت بندہ نوازی فرماید وبدرجۂ فوق رساند۔ ونیز زجر است از تعمل وتفکر کردن در حقیقت کنہ ذات کہ موطن علم نیست ومتعلق ہیچ فہم نہ، اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔ والسلام

مکتوب ۲۰ بستم۔ بنام شیخ محمد خلیل اللہ پسر خود در تاویل کریمۂ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ قَالَ اللہُ تَعَالٰی وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ ایں آیۂ کریمہ نزد فقیر از جملہ متشابہات است، مگر حل اغلاق آں و آں نباشد، ہرگاہ رفع تغایر از جملۂ ممتنعات باشد وبقاء فیہ کہ مراد معلوم اللہ از جملۂ واجبات ممکن در غایت ذل وافتقار و واجب تعالٰی در کمال واقتدار، نہ ایں را ازاں تعلی وترقی ونہ آں را تنزل وانحطاط۔ گنجائش ازیں مضیق نہ دریں نشأ ممکن است ونہ دراں مقام متصور۔ مگر لطیفۂ

www.maktabah.org

موہبتے بعد طے مراتب ظلال ورا اتحادے و نسبتے مجہول الکیفیت دریں مکان مشہود میگردد، و بجہت غایتِ دقت در کمال بکشف و ظہور نمے آید و کیفیتش جز مجہول نہ، دراں نزہتگاہ سطوع و وضوح پیدا کنند و آں کیفیتِ مجہولہ معلوم گردد۔ ازیں رہ ہر کس از کمال فراخور خود را استعداد شرفے یابد مستبعد نیست حضرت قطب الاقطاب قُدِّسَ سِرُّہٗ در آخر کار قریب مرضِ موت فرمودند کہ ہر چہ مجہول الکیفیت مے گفتم جملہ معلوم گشت، آں ہمہ از جہت نارسیدن بود بحقیقت۔ ہرگاہ در مرض موت کہ مقدمہ است مر معاملات آخرت را چنیں باشد، در بہشت کہ موطن قرب است امید مزید در مزید است۔ و نیز فرمودند کہ کمالے کہ ممکن است در نوع بشر از ہمہ مشرب بے ارزانی داشتند و از جمیع کمالات و شیون بہرہ ور گردانیدند۔ و چوں بریں معنی اشکال وارد مے شد کہ چوں ہر کس مظہر اسمے ست باید کہ نصیبش ازاں اسم بود از اسماء دیگر بہرہ چگونہ باشد، آں را بدیں وجہ ہویدا مے کردند کہ ہر شئ مثلاً ماہیتے دارد کہ متضمن مابہ الاشتراک است و مابہ الامتیاز، شک نیست کہ شخصے ازاں شئ حظے دارد، وازاں مابہ الامتیاز حظ دارد، وازاں مابہ الاشتراک بقدر مابہ الامتیاز کہ فصل است واز فصول دیگر کہ مقدمات اویند ازاں رو کہ صدق جنس بر فصول مختلفہ صدق عرضی ست و بر ہمہ صادق است، پس ازیں جہت آں شخص نیز از ہمہ بہرہ ور میگردد و از جمیع فصول حظ وافرے یابد فَتَدَبَّرْ فَاِنَّہٗ دَقِیْقٌ وَعَلٰی مَنْ یَسَّرَہٗ حَقِیْقٌ ۔ والسلام

مکتوب ۲۱ بست و یکم۔ بنام شیخ عبد الاحد پسر خود۔ در مراتب یاس و در تفاوت اذواقِ متوسطان و منتہیان۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ یاس از رسیدن بحقیقتِ ذات از دو راہ است یاس است از راہِ عقل و تقلید، چہ عقل بعد از نظر و فکر حاکم است بامتناع یا تعسر بوصول کُنہ ذات۔ اہل ایں یاس ہر چند بحقیقت کار وا رسیدہ اند امّا چوں از محبت بے نصیب اند، بجہت آنکہ محبّت عقل عقیل را در اول کار بس پا انداختہ است و اہل آں محکوم احکام ایں ہرگز نیند، آں جماعت از دولت قرب مہجور و مطرود اند۔ و یاس است کہ بعد قطع منازل ظلال بجاذبۂ محبت و بعد رفع حجب ظلماتی و نورانی قرب بعنایتِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا دست میدہد، ایں اعلیٰ مقاماتِ قرب است۔ و ازیں جاست کہ گفتہ اند کَمَالُ الْمَعْرِفَۃِ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَہْلٌ۔ متوسطان باذواقِ تجلیات متلذذ اند و بگمان

www.maktabah.org

وصول محظوظ، مے گویند

امروز چوں جمالِ تو بے پردہ ظاہرست
در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست

تا حق بدو چشم سر نہ بینم ہر دم
از پاءِ طلب من نہ نشینم ہر دم

عارفاں بدید عجز و قصور معترف و متوسطاں بدید رب غفور مسرور، ایناں بجمار شوق مشکور و آناں بزوایاءِ ہجراں مسرور۔ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ نصیب اینہاست کہ در عین بے مزگی متلذذ اند بلذتے کہ لذاتِ ایناں در جنب آں حکم عدم دارد نسبت بوجود آناں، در کمال نادانی بدانش خود خورسند کہ دانشِ ایناں در برابر آں حکم قطرہ دارد بدریاءِ محیط۔ شوقِ آں در رفع اثنینیت با محبوب است کہ دست بدامن یاس دارد و از سرچشمۂ وصل است، و شوق ایناں در رفع حجب کہ رُو بامُید دارند و مشعر فصل۔ متمناءِ ایناں ہم آغوش معشوق است در ہمہ آں، و آرزوءِ آناں در تنزیہ جنابِ قدس محبُوب از اتصالِ ماکتا ساں۔ ایناں بہ تقلبِ احوالِ خود خورسند و آناں بمقلبِ احوال مانوس، ایناں بنازش قرب مستغنی و شاداں و آناں بلوازم بندگی و عبودیت پرداز اں۔ امّا متوسطاں از راہِ محبت معیتے بذات مقدس دارند کہ فرقۂ اُولیٰ باگاہی شان بحقیقت کار از جملہ بے ہوشانند، کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ نشانِ حالِ ایشاں۔ عجب کاروبار است، چوں کارِ عالم بچوں وابستہ اند و از بیچون دُور، محبتے کہ بچون مناسب است، کہ محبّت اہل ظلال است، آں را ظاہر بنیاں ایں جہاں محبت مے انگارند، و از محبّتِ عارفاں کہ حُبِّ شانِ اند عالم بیچوں است در انکار، ازیں جہت از کمالاتِ مقربان محروم اند و راہِ افادہ از حضرت عَلیہ ایشاں بر آنہاں مسدُود۔ والسّلام

مکتوب ۲۲ بست و دوم۔ بنام مولانا محمد فرخ۔ در تاویل آیۃ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی۔ بخاطر فاتر مے رسد کہ حکم آں دار از احکام ایں نشأ جُد است۔ دریں تماشا گاہ ہیچ ترقی از حضیض مباعدت باوج قرب ممکن نیست تا فنا، بر ہستی سالک وارد نشود و بموت متلبس نگردد، بخلاف آں نزہتگاہ عالیجاہ کہ ہیچ کمالے منافی کمالِ دیگر نیست و مُعِد با مُعَد جمع، موت را دراں دار البقاء چہ گنجائش و فنا را چہ یارا۔ تحقیق آں است کہ چوں دریں موطن ظہور ظلال است معاملاتِ آں را شک نیست کہ ظل را بعد طلوعِ اصل آں کہ ترقی عبارت ازاں

www.maktabah.org

است، جز فناء وانعدام چارہ نیست۔ وچوں آں اصل نسبت بما فوق خود حکم ظل دارد، بعد سطوع اصل آں اصل اول مستور مے شود، وھکذا الی ان یاتیک الیقین۔ وآخرت چوں مقام ظہور حقائق اصل است واصل را باصل دیگر، ہیچ تدافع نیست، فناء کمال اول چہ درکار واضمحلال اول برورود ثانی چہ گنجائش۔ کریمۂ وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ نیز مؤید ایں کار است کہ مشعر لبقاء اول است وکریمہ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا مناسب حال معاملات دنیوی است۔ اما جمعے کہ عنایت الٰہی جل وعلا شامل حال شاں شدہ است و دنیاء آنہا را حکم آخرت ساختہ وبخطاب وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا بنواختہ، امیدوار مخلصی از مضائق تعلقات ایں دار غرور اند وبہ خلعت سعادت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ممتاز۔ حضرت قطب الاولیاء قُدِّسَ سِرُّہٗ در باب دو شخص از اصحاب خود بشارت فرمودند وایں لفظ مذکور ساختند کہ دنیاء شمارا حکم آخرت کردم۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ والسلام

مکتوب ۲۳ بست وسوم۔ بنام شیخ بدیع الدین نبیرہ خود۔ در رفع شبہ بر کلام حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مظہر محبت ومحبوبیت۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

سوال۔ حضرت ایشاں قُدِّسَ سِرُّہٗ در خاتمۂ مکتوبے کہ دربیان سر گرفتاری حضرت یعقوب عَلَیْهِ السَّلَامُ بہ حضرت یوسف عَلَیْهِ السَّلَامُ نوشتہ مرقوم فرمودہ اند کہ ہماں مقدار نسبت محبت کہ حضرت موسےٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ را است بحضرت حق سبحانہٗ ہماں قدر محبت حق سبحانہٗ را است بحضرت پیغمبر ما صلے اللہ علیہ وسلم با آنکہ اول منسوب است بمخلوق وثانی بخالق وفرق قوۃ وضعفا در نظر نمے در اید الخ ایں مقدمہ منافی بداہت عقل است، زیراکہ مخلوق وآنچہ بدو منسوب است بضعف ونقصان منسوب است وآنچہ بہ خالق جل وعلا مضاف است درکمال قوت، حل آں چیست؟

جواب۔ آنکہ حضرت ذات کہ خود را دوست دارد خود محب باشد وخود محبوب، مظہر اول موسیٰ است ومظہر ثانی پیغمبر ما علیہما السلام۔ پس محبت حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ ومحبوبیت

www.maktabah.org

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت محبیت ومحبوبیت است کہ خود بخود است واز جملہ شیون الٰہی جل وعلا کہ تساوی دراں موطن ممنوع نیست بدیہی ست، ہر قدر کہ محبت حضرت موسیٰ علیہ السلام غالب بود ثبوت کمال محبوبیت حضرت حق است کہ عین مطلوب است موسیٰ علیہ السلام درمیان نام عیش نیست ع ایشاں نیند ایں ہمہ الحان زمطرب است۔

واللہ سبحانہ اعلم بحقائق الامور کلہا۔ والسلام

مکتوب ۲۴ بست وچہارم۔ بنام مولانا محمد ہاشم کشمی۔ در قبض۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ حضرت حق سبحانہ در مراتب کمال واکمال ترقیات بے اندازہ فرمودہ بمنتہائے مقاصد رساناد۔ صحیفہ گرامی کہ بمصحوب ملا قاضی مرسول داشتہ بودند رسید، حمداً للہ سبحانہ کہ بعافیت اند وازیادِ دُور افتادہ فارغ نہ۔ از تراکم قبض شکایتے یافتہ بود یا بیان بعض وجوہ وجیہ، یک بیک بوضوح پیوست، الحق بہر کدام فہم راہ میدہد۔ اما چوں اظہار نمودہ بودند کہ ایں فرو ماندہ نیز تاملے دراں باب نماید والتجا بروح مطہر حضرت قطب الاقطاب نماید، ہر چند در خود قابلیت ایں وجہ نداشت اما حسب خواہش آں مشفق در روضۂ منورہ توجہے واقع شد۔ ظاہر شد کہ ایں از قبیل اختبار یعنی آزمائش است بدوستانِ خود۔ اگرچہ بسط وظہورِ اذواق ومواجید از آثار عنایت محبوب حقیقی ست، اما چوں مقارن مراد خواہش ایں شخص است برابریٔ قبض کہ صرف مراد مولاء علی الاطلاق است ومحض بندگی وعبودیت است نمے تواند شد کہ مظان خواہش نفس بغایت دُور است۔ اذواق ومواجید ہر چند بوجہ تنزیہی باشد اما از گرد تشبیہ خالص نیست کہ اوراک ظاہر اگرچہ بلطائف باشد مشعر آں است، بخلاف قبض کہ بے مزگی ومباعدت است ظاہر را از نسبت باطن وبہ تنزیہ اقرب است۔ عزیزے مے فرماید، اِذَا بَکَی الْقَلْبُ مِنَ الْفَقْدِ ضَحِکَ الرُّوْحُ مِنَ الْوُجْدِ۔ حرمان ظاہر نشان حرمان باطن نیست، ہموم نباشند چوں دار دارِ عمل است پہلوان وار صرفِ اوقات در اداء وظائف طاعات نماید کہ دنیا مزرعہ بیش نیست، اگر موضع بقاء بودے تسلیۂ مشتاقاں را بوصول باجل نمے فرمود آنجا کہ گفت مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ۔ بلکہ مقرر است کہ اذواق ایں نشاء منقص درجات آخرت است، ہر چند دریں مقام کمتر بظہور آید بآخرت مفید تر خواہد شد۔ ایں سخن را از حضرت ایشاں شنیدم۔

www.maktabah.org

اما تفصیل دارد کہ گنجائش ایں ورق نیست۔ میر حسین باضطراب وداع طلب کرد بنابراں باختصار اکتفا نمود۔ والسلام

مکتوب ۲۵ بست و پنجم۔ بہ یکے از خلفاء حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در جواب مکتوبات کہ متضمن اذواق و مواجید بود۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ رَفَعَ اللّٰہُ قَدْرَکُمْ وَیَسَّرَ اَمْرَکُمْ۔ صحیفۂ مکرمت بعد دیر و تعطش بسیار ورود یافت، چوں مشعر بر سلامتی آں مکرم بود حصول وجوہ جمعیت و باعث صنوف خوش حالی شد، و مژدۂ حلاوتِ باطنی و طراوتِ نسبت کہ ثمرۂ استقامت محبت است باہل اللہ ذوق بر ذوق افزود۔ اشعارے بدولت ترقی از مضائق مراقبہ بفضاء مشاہدہ و مکاشفہ رفتہ بود، اللہ تعالیٰ روزی گردانیدہ گرفتاریٔ غیب الغیب، کہ دامن غیر آں از آلائش مشاہدۂ ما کوتاہ نظراں متعالی ست، نصیب کناد، و بایقان صرف و ایمان بالغیب کہ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ درشان انبیاء نازل شدہ و یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ رمزے ست بآں، متحلی گرداناد، و عمدۂ اوقات را دریں تکلیف آباد کہ موطن صرف طاعات و اداء وظائف بندگی ست، بجمعیت یاد خویش معمور کناد، اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ و چوں حضرت قطب الاقطاب درباب شما لطف خواص داشتند و شما را محبت درست بآں حضرت پیدا شدہ، بموجب اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امید است کہ از معارفِ خاصۂ آں عالی حضرت شربے بشما عطا فرماید۔ چوں وقت تنگ بود و قاصد مستعجل باجمال اکتفا نمود۔ والسلام

مکتوب ۲۶ بست و ششم۔ بنام سید ابو الخیر شاہ آبادی۔ در حل رباعی شیخ ابو سعید ابو الخیر در قضا و قدر۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ رباعی

زلفش بکشی شب دراز آید ازو	چوں بگذاری چنگل باز آید ازو
دریک گرہ از پیچ و خمش بکشائی	عالم عالم مشک طراز آید ازو

منقول است کہ ایں رباعی در قضا و قدر فرمودہ اند، ہمانا کہ ازیں جہت آثار اغلاق بر صفحۂ آں لائح است آنچہ در خاطر فاتر در حل آں رسیدہ آں است کہ زلف عبارت از روپوش عالم تقیدات است بر وحدت

www.maktabah.org

بہ صرافت اطلاق یعنی چوں پردۂ تعین قیود کہ ناشی از متجلّی شدن ذات برخود و احکام آثار اعیان است بر ظاہر ہستی یکشی و مطلق را مستور سازی ، شب دراز آید از آں چرا کہ بعد روپوش شدن آفتاب احدیت در استار آثار و احدیت از طلوع کواکب اعیان چارہ نباشد۔ و چوں بگذاری و مطلق را مطلق داری و قیود مندمج در صرف اطلاق یابی و ذات حق جلّ و علا کہ جمیل مطلق است متجلی گشت ، چنگل باز آید از وجہت صید قلوب و الہان حضرت محبوب علی الاطلاق ۔ سرّ ایں بیت ؎

ذات برمن زدہ است راہ صفات   داب من نیست جز تجلی ذات

ہویدا گردد ، و رجوع جمیع از نفس و آفاق و اعیان آثار و افعال را بجز ذات احدیت نیابد و بشرب اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ شاداب گردد ، و سر قضا و قدر ہویدا گردد کہ افعال و مباشر آں جز ہستی حضرت متوحد بالوجود نیست ۔ ہماں است کہ حب اطلاق بسیط حقیقی ست و حب تجلی ثانی مقتضا خود بخود روپوش شدہ و خلق را از خود باز داشتہ است ، کدام فاعل و کو فعل و کہ بتقریبت سر اید و بہ سرّ ہویت ترنم نماید ؎

خلقے بدیں طلسم گرفتار آمدہ   اے روئے درکشیدہ بہ بازار آمدہ

و یک گرہ از پیچ و خم ش بکشائی یعنی اگر یک عقد قید کہ بر روئے اطلاق منعقد گشتہ بکشائی ، عالم عالم مشک طراز آید از و یعنی چوں الوان مختلفہ کہ مقتضائے ظہور اعیان است مضمحل گشت مشک طراز کنایہ از سیاہی است کہ عبارت از بیرنگی نور ذات است بمنصۂ ظہور آید ع

بتاریکی دروں آب حیات است

از عطر آں جمال بیک نفسے مشتاقاں محظوظ و مدہوش گشتند ۔ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ ۔ والسلام

مکتوب ۲۷ بست و ہفتم ۔ بنام حضرت خواجہ عبد اللہ معروف بخواجہ خورد ۔

در آنکہ ہرچہ در فہم ما آید ذات کبریاء از آں برتر است ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی ۔ مخلص کمینہ بعرض حضرت مخدومی و مخدوم زادگی مے رساند کہ بورود صحیفۂ مکرمت مشرف گشت و آنچہ بقلم حقائق ترجمان نگارش رفتہ بود بوضوح انجامید ۔ از شرح صدر است و افراط عطش کہ با وجود حصول دقائق کار طلب ہمیشہ دامنگیر است و نگرانی نقد وقت ۔

www.maktabah.org

اللہ تعالیٰ بطفیل آں مکرم، ایں بے حاصل ضائع کردہ عمر را بحقیقت بندگی وافتقار برساند، کہ ناشی ازشناختن کساد خود است وبزرگی مولاء علی الاطلاق ۔ وآنچہ بعنوان مطلوب در پردۂ شہود متجلی گشت و بابے پردہ بوجہ مجہول الکیفیتی تعلق فہم وحضور ناقص ما گشتہ، دامن عزّ وکبریاء محبوب ازاں بزرگ تر است وآں جز منحوت وہم ومجعول خیال نہ، وآنچہ بطریق ظلیت وعکسیت ازاں عالی حضرت منتزع کردہ غیر پندارے نہ ۔ چہ چیز قابل آں باشد کہ خود را ظلیت آں جنابِ قدس وانماید وحکم مرآتیت آں پیدا کند ۔ دریں محنت کدہ جز اداء وظائف عبودیت وبندگی باحرمان وداغ ہجر نصیبے نیست ۔ مانا کہ در عبارت خواجۂ احرار وغیرہ من المشائخ منع از حصولِ احوال واقع شدہ است کہ آں نتائج اعمال است وبآخرت تعلق دارد وغیر عبوبیت را دریں گنجائش نیست، اشارہ باں است ۔ ایں غریقِ گردابِ نفسِ امارہ دریوزہ مے نماید کہ لطفے درباب ایں بیچارہ بکار برند تا موطنِ عنایت صرف الٰہی جَلَّ وَعَلاَ گردد ۔ وبدیہی ست کہ چنانچہ باطن از احاطۂ مطلوب بے نصیب است ظاہر از اداء حق بندگی عاجز، چہ بندگی کہ گرفتار خودی راجع بہ نفس آنہا باشد اَلاَ لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ، و مخلص ازیں گرفتاری دور دور ؎

سیہ روئی ز ممکن در دو عالم　　نہ شد ہر گز جدا واللہ اعلم　والسلام

مکتوب ۲۸ بست وہشتم ۔ بنام شیخ عُبَیْدُ اللہ برادر زادۂ خود ۔ در ذکر بعضے بشارات علیۂ حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ حضرتِ ایشانِ ما رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قطب بودند وہر قطبے را دو امام مے باید ۔ دو شخص در ملازمت حاضر بودند فرمودند کہ شما ہر دو امامید، بیکے فرمودند کہ ایں از روء تواضع بسیار بدیگرے گذاشت وخود صاحب یمین شد ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ ھَدٰنَا اللہُ ۔ والسلام

مکتوب ۲۹ بست ونہم ۔ بنام شیخ حمید بنگالی ۔ در بیان حدیث اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ، وَالْفَقْرُ فَخْرِیْ ووجہ افضلیت بشر بر ملک ۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ صحیفۂ مکرمت کہ مصحوب ماجا مرسل بود مسرور ساخت اَللہُ تعالیٰ آں مکرم را ہموارہ بر مسند ہدایت فیض بخش طلاب دارد ۔ امید کہ ایں مہجور گرفتار را بدعاء توجہ

www.maktabah.org

حادث باشند تا ازیں تعلقات شتے گسستہ بحقیقتِ اطلاق پیوندد، ہر چند ازاں مرتبۂ مقدسہ چیزے بدست نیاید کہ ممکن را با واجب تعالیٰ راہ نیست و محدث را با قدیم وجہ مناسبت مفقود۔ ؎

سیہ روئی ز ممکن در دو عالم جُدا ہر گز نشد وَاللّٰہُ اَعْلَمْ

اما کہ در حدیث نبوی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ، اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ ایمائے ست بایں، پس عدم کہ ذاتیِ ممکن است و حرمان وصف لازم و مہجوری و مطرودی حظ و افرش ہمیشہ بر جاست، پس سیہ رُوئی چساں منفک شود و سُرخ روئی از کجا آید ؎

بآبِ زمزم و کوثر سفید نتواں کرد گلیم بختِ کسے را کہ بافتند سیاہ

اما چوں حُسن و جمال نصیب واجب آمد و نشأ محبوبی کمال غنج و دلال لباسش گردید، ناچار مستوری برتافت مظہری خواست تا خود را جلوہ دہد۔ آئینہ دار جمال جمال نباشد زیرا کہ مرآت شئ مقابل شئ باید کہ وجود را جز عدم نیست و غنی را غیر از فقر نہ۔ افتقار امکان در عرصہ گاہ قبول افتادہ وانکسار پذیرائے درگاہ گشتہ وَھُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ ط وَھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ؎

غلامِ خویشتنم خواند لالہ رخسارے سیاہ روئی من کرد عاقبت کارے

بہ ندائے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ مشرف گشت و بہ سعادت اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ ممتاز گردید، ہر چند کہ ایں افتقار غالب تر معنی مرآتیت کامل تر۔ لہذا البشر از ملک افضل گشت، و سرورِ مملکت سید البشر آمد، و مقام عبدیت سر آمد مقامات گردید و معراج مومن شد۔ حَقَّقَ اللّٰہُ اِیَّانَا وَاِیَّاکُمْ بِحَقِیْقَۃِ الْفَقْرِ، بِحَیْثُ لَا یَبْقٰی مِنَّا عَیْنٌ وَّلَا اَثَرٌ، بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْبَشَرِ، الْمُنَزَّۃِ عَنْ زَیْغِ الْبَصَرِ، عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب حضرت خواجہ عَبْدُ اللّٰہِ المعروف بخواجہ خورد۔ بنام حضرت شیخ محمد سعید قُدِّسَ سِرُّہُ الْحَمِیْد۔ در حل چند مسائلِ دقیقہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ ایں کمترینِ مریداں را آرزوئے صحبتِ آں حضرت پیوستہ در قلب حزیں مے باشد، و میداند کہ علوم حقیقت را در خدمتِ ایشاں، کہ دریں جزو زمان امتیاز تمام از اقران دریں باب دارند،

www.maktabah.org

توان تحقیق نمود۔ ومدار کار جز براں نمے نہد کہ آنچہ بکشف وعیاں بر اصحاب ایں دولت ظاہر گشتہ است حق است۔ طریق تقلید طریقیست کہ سلوک آں جز بعضے را نہ، وآں ہم در بعض امور روانیست۔ وطریق استدلال طریقیست پر اشتباہ، چہ برہان قطعی بہم رسانیدن سخت دشوار است چنانچہ بر متتبع مخفی نیست۔ وچوں بر اقتضاء حکم ازلی رسیدن بسعادت خدمت مشکل مے نمود چندیں امور عاجز مے گشت، صورتے کہ بخاطر مقرر آمد ومتعین نمود، ایں بود کہ بزبان قلم کلمۂ چند بعرض اشرف رساند ومسئلۂ چند در تحریر آرد۔ امیدواری آں کہ از مقام افادہ ومحل افاضہ آنچہ بباطن مبارک مقدس سانحہ شدہ باشد یا از حضرت قبلہ گاہی شنودہ باشند در ہر باب لیکن مستند بودہ بکشف یا بہ برہان اعلام فرمایند وبدیں خاطر قلم جاری گشت وتحریر اسولہ بزبان تازی روشن ترمے نمود۔ اَلْمَسْئَلَةُ الْأُوْلَى الْمُشْتَمِلَةُ عَلٰى مَسَائِلَ كَثِيْرَةٍ مُتَقَارِبَةٍ، مَا ثَبَتَ عِنْدَ أَهْلِ الْكَشْفِ وَالذَّوْقِ فِيْ حَقِيْقَةِ الْجِسْمِ هَلْ هِيَ بَسِيْطَةٌ اَوْ مُرَكَّبَةٌ، وَعَلَى الْأَوَّلِ إِمَّا مِقْدَارٌ جَوْهَرِيٌّ اَوْ اَمْرٌ آخَرُ، وَعَلَى الثَّانِيْ إِمَّا مُرَكَّبَةٌ مِنَ الْجَوَاهِرِ الْمُفْرَدَةِ الَّتِيْ لَا تَنْقَسِمُ اَصْلًا، اَوْ مِنَ الْهَيُوْلٰى وَالصُّوْرَةِ، اَوْ مِنَ الْأَجْسَامِ الصِّغَارِ الَّتِيْ لَا تَنْقَسِمُ فِعْلًا اَوْ مِنْ اُمُوْرٍ اُخَرَ۔ ثُمَّ الْأَجْسَامُ الْفَلَكِيَّةُ عُنْصُرِيَّةٌ اَوْ لَا وَكَذَا الْكُرْسِيُّ وَالْعَرْشُ جِسْمَانِ اَوْ مَعْقُوْلَانِ، وَعَلَى الْأَوَّلِ عُنْصُرِيَّاتٌ اَوْ لَا، وَعَلَى التَّقْدِيْرَيْنِ فَهَلْ يَصِحُّ عَلَيْهِمَا الْخَرْقُ وَالْاِلْتِيَامُ اَوْ لَا، ثُمَّ الْقَوَابِسُ اَرْبَعَةٌ اَوْ ثَلَاثَةٌ، وَالْهَوَاءُ مُنْتَهٍ اِلَى الْفَلَكِ اَوْ لَا، وَالْاَفْلَاكُ كُرِيَّةٌ مُتَحَرِّكَةٌ دَائِمَةٌ اَوْ لَا وَكَذَا الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ، وَمَا حَقِيْقَةُ الْأَجْسَامِ الْمِثَالِيَّةِ هَلْ هِيَ بَسَائِطُ اَوْ مُرَكَّبَاتٌ، وَهَلْ فِي الْعَالَمِ الْمِثَالِيِّ حَيٰوةٌ وَعِلْمٌ وَاِرَادَةٌ وَقُدْرَةٌ وَاَمْثَالُهَا مِنْ صِفَاتِ النُّفُوْسِ اَوْ لَا، وَ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ تَكْلِيْفٌ وَتَعَبٌ وَاِيْمَانٌ وَكُفْرٌ وَاِسْلَامٌ وَطَاعَةٌ وَمَعْصِيَةٌ اَوْ لَا، وَهَلْ فِيْهِ جِهَةٌ وَمَكَانٌ وَزَمَانٌ وَهَلِ الزَّمَانُ مَوْجُوْدٌ اَوْ لَا، وَعَلَى الْأَوَّلِ حَادِثٌ اَوْ قَدِيْمٌ وَعَلَى التَّقْدِيْرَيْنِ مَا حَقِيْقَتُهُ، وَعَلَى الثَّانِيْ كَيْفَ يَصِحُّ التَّرْتِيْبُ، وَمَا الزَّمَانُ الْاِلٰهِيُّ، وَهَلِ الْأَفْلَاكُ تِسْعَةٌ اَوْ زَائِدَةٌ عَلَيْهَا كَمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ، وَهَلِ الصُّوَرُ الْخَيَالِيَّةُ مِنْ عَالَمِ الْمِثَالِ اَمْ لَا وَكَذَا الصُّوَرُ الْحِسِّيَّةُ۔ وَالْمَطْلُوْبُ فِيْ جَمِيْعِ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ مَا حَكَمَ بِهِ الْكَشْفُ وَالشُّهُوْدُ وَالْبُرْهَانُ دُوْنَ غَيْرِهٖ۔

www.maktabah.org

المسئلة الثانية المحتوية ايضا على مسائل كثيرة ايضا متناسبة - هل يثبت
عند الكشف تجرد النفوس الانسانية اولا، وهي قديمة او حادثة او بعضها
قديمة وبعضها حادثة، ومع قطع النظر من القدم والحدوث هل لها وجود
قبل التعلق بالاجساد اولا، او لبعضها وجود ولبعضها لا، وهل ثبت عندهم
وجود النفوس الفلكية والعقول، وهل يمكن ان يكون وراء النفوس والعقول
مجردات اخر غير مدبرة ولا مؤثرة اولا، وهل يثبت الامتياز بين العقول
والنفوس ذاتا وكذا بين النفوس الفلكية والانسانية اولا، وهل يمكن للنفس
الانساني غلبة وقوة على النفوس الفلكية بحيث يدبر بدن الفلك على اي وجه
شاء اولا، وهل ينتهي العقول على تقدير وجودها على عدد معين اولا، وهل
ثبت عندهم ان الوجود زائد على الواجب او عينه، وعلى الاول كيف التخلص
عن البراهين العقلية التي تدل على عينيته ولا يحتاج لكثرة شهرتها الى
ذكرها ههنا وهو قطعية على ما زعم المخالفون - والتعين الوجودي الذي ذهب
اليه شيخنا وامامنا وقبلتنا قدس سره المراد منه اما الوجود العام او الوجود
الخاص او مطلق الوجود، وعلى الاول لابد من ان يكون زائدا فحينئذ لا يتحقق
الخلاف - فان ابن العربي واتباعه ايضا ذهبوا الى ان الصادر الاول هو الوجود العام
بل نسبته العموم والانبساط - وعلى الثاني والثالث لا يحصل التعين الذي
لم يكن في مرتبته السابقة فانه لم يزد على الذات شيء - اما على كون الوجود
مطلق الوجود فظاهر فانه غير متعين، واما على كونه وجودا خاصا فانه وجود
مع النسبة الى الذات المحض - والنسبة الغير الحقيقي او الاعتباري لا يوجب
التعين الزائد، فان كان هذا التعين الوجودي غير زائد على الذات فيكاد ان
يرتفع الخلاف من البين - فمعنى كونه متعينا بالوجود انه من حيث هو وجود،
لكن ينبغي ان يكون الوجود وجودا محضا فان النسبة على انه هو لا يوجب الخصوصية
الا ان يكون المراد بالتعين انه صار وجودا او صار موجودا او الوجود زائد - ولا

www.maktabah.org

يخفى انه يوجب ان يكون الذات من حيث هو غير وجود - فيرد عليه البراهين التي تدل على ان الواجب هو الوجود كان خاصا او عاما، ويرد ان يكون هذا التعين زائدا، وقد سبق ان التعين الوجودي لا يمكن ان يكون زائدا - ثم على تقدير ان يكون زائدا موجود في العلم او في الخارج او معدوم فان نفس الامر لا يخلو عن العلم والخارج، وعلى الاول يلزم ان يكون صفة وليس كذالك فانه يقتضي وجودا اخر، وعلى الثاني يلزم التكثر في مرتبة الوجوب ويمنعه البرهان العقلي - فان المراد بالوجود هو المبدء ولا بد من ان يكون اول الاوائل مبدء والا لم يوجد شيء - فالحكم بان الوجود زائد يستلزم عينيته لانه على تقدير زيادته يكون له مبدء، والا لكان واجبا بالذات وتعدد الواجب بالذات محال - ولو كان المبدء ذاتا مع الوجود لكان المبدء اثنين، وكل اثنين ممكن - وهذا من البراهين القطعية المشهورة التي مع عدم احتياجها الى الذكر قد جرى القلم بذكره - ومما يناسب هذا المقام ان التعين الاول عبارة عن تعين ذاتي لا بد منه لكل موجود في كونه موجودا، فان الشيء ما لم يتعين لم يتميز، ولا اقل من العدم وما لم يتميز لم يوجد ومعنى اللاتعين عدم مزاحمة هذا التعين لتعينات اخر بل عدم انحصاره فيه وعدم تقيده - فالتعين الاول للحقيقة الالهية هو الحقيقة الجامعة لجميع الصفات اجمالا فعلية كانت او انفعالية - وانما قلنا اجمالا لانه عند تفصيل الصفات يحصل التعينات الغير المتناهية - وانما قلنا بالتعميم لان المقيد بالصفات الفعلية رب وهو متميز عن العبد وبالعكس، وحقيقة الواجب بعد التنزل عن تعينه الاول الذاتي تعينت بالربوبية فليست الربوبية تعينه الاول الذاتي، وتعينه الاول الذاتي لا يبعد نسبته بالوجود لكنه غير زائد كما تقرر - وما وقع في بعض عباراتهم ان التعين الاول هو التعين العلمي الاجمالي لا يخالف ما ذكرنا، لانه ليس المراد به ان حقيقة الواجب هي العلم فقط، ثم تنزل وصار صفات اخر، فانه في تلك المرتبة

www.maktabah.org

كما هو عين العلم كذالك هو عين القدرة والارادة وغيرهما، اوانه في نفسه وراء حقيقة العلم ثم تنزل وصار حقيقة العلم، بل انهم عبروا عن تلك الحقيقة الجامعة اجمالا لجميع الصفات بحقيقة العلم، لان الصفات لما كانت في تلك المرتبة ثبوتا وان كان اندراجيا واندماجيا وثبوت التعدد ليس الا في العلم، والعلم ايضا عين العالم وعين المعلوم على وجه الاحاطة، فان حقيقة العلم من حيث هي عين كل معلوم جاز التعبير عنها بحقيقة العلم. واما الصفات الاخر فان القدرة مثلا من حيث هي ليس عين القدرة ولا عين المقدور، فالعلم الذي هو التعين الاول غير العلم الذي وقع التنزل به ثانيا في مرتبة التفصيل- وفي هذه المرتبة تعينات كثيرة منها التعين العلمي من حيث يتميز من التعين الارادي وغيرها- فالمقصود من هذا التطويل ان تمنوا على احقر المريدين بالتنبيه على الصواب والخطأ في هذه المسائل- المسئلة الثالثة المتضمنة ايضا لمسائل كثيرة متعانقة- ما معنى اللطائف السبعة وهل التغاير بينها حقيقي او اعتباري وهل لكل منها ذكر على حدة اولا- والتفصيل في هذا المقام يرجى من عنايتكم- وهل يعرض على الكل الفناء والبقاء اولا، وما حقيقة فناء كل منها وهل الفناء والبقاء يوجب اتصاف السالك بالصفات الوجوبية اولا، وهل الوصول الى حقيقة التوحيد الذاتي التي هي معرفة ان الحقيقة الواحدة تمثلت وظهرت بكل معنى وصورة علما وعينا على حسب اختلاف الشيون والاعتبارات المستكنة فيها يوجب قوة التمثل بكل صورة بل الظهور بكل معنى، فظن احقر المريدين انه يوجب، فان السالك اذا وصل الى هيولى الكل واصل الجميع صار هيولى واصلا لجميع الكائنات لا بمعنى انه كان عبدا فصار ربا بل هو عبد الان كما كان لكنه تخلص عن سجن الوهم الباطل الحاكم بان العبد والرب حقيقتان مختلفتان وليس هنا الا حقيقة واحدة هي رب باعتبار الصفات الفعلية وعبد باعتبار الصفات الانفعالية بل بمعنى امر لا يخفى على ملازميكم، فلا بد من ان يظهر بصفاته الاصلية لا سيما

www.maktabah.org

صِفَةِ الْخَلْقِ وَالتَّمَثُّلِ۔ وَلَمَّا كَانَ حَقِيقَةُ الْخَلْقِ هِيَ التَّمَثُّلَ فَإِذَا وَصَلَ أَعْرَفُ الْعَارِفِ إِلٰى حَقِيقَةِ الْفَنَاءِ وَانْكَشَفَ عَلَيْهِ سِرُّ الْوَحْدَةِ حَصَلَ لَهٗ قُوَّةُ الْخَلْقِ فَيَخْلُقُ مَا يَشَاءُ، وَلَيْسَ هٰذَا الْخَلْقُ إِلَّا بِأَنَّهٗ يَظْهَرُ بِأَيِّ صُورَةٍ شَآءَ۔ فَمِنْ أَمَارَاتِ الْوَاصِلِ إِلٰى حَقِيقَةِ التَّوْحِيدِ الذَّاتِيِّ التَّمَثُّلُ وَالظُّهُورُ بِأَيِّ صُورَةٍ وَمَعْنًى شَآءَ۔ فَالْعَارِفُ بِحَقِيقَةِ الْأَمْرِ وَجَدَ أَنَّا أَنَّهٗ يُمْكِنُ لَهٗ أَنْ يَّصِيرَ أَرْضًا أَوْ مَآءً أَوْ هَوَآءً أَوْ نَارًا وَّيَصِيرُ عَلٰى صُورَةِ إِنْسَانٍ اٰخَرَ أَوْ حَيَوَانًا مِّنَ الْحَيَوَانَاتِ الْعُجْمِ أَوْ نَبَاتًا مِّنَ النَّبَاتَاتِ أَوْ جَمَادًا مِّنَ الْجَمَادَاتِ وَيُمْكِنُ لَهٗ أَنْ يَّتَصَوَّرَ فِيْ اٰنٍ وَّاحِدٍ بِصُوَرٍ كَثِيرَةٍ، بَلْ يُمْكِنُ لَهٗ أَنْ يَّصِيرَ مَلَكًا أَوْ فَلَكًا أَوْ كَوْكَبًا أَوْ مَعْنًى مِّنَ الْمَعَانِي الْقَآئِمَةِ بِالْغَيْرِ۔ وَهٰذَا الْمَقَامُ بِكَمَالِهٖ مَخْصُوصٌ بِالْقُطْبِ الْمُحَمَّدِيِّ الَّذِيْ تَحَقَّقَ بِقُطْبِيَّةِ مَقَامِ التَّوْحِيدِ الْأَعْلٰى۔ وَلَمَّا كَانَ لِقُوَّةِ التَّمَثُّلِ اخْتِصَاصٌ بِمَقَامِ التَّوْحِيدِ ذَكَرَهٗ أَحْقَرُ الْمُرِيدِينَ عَلٰى ضَرْبٍ مِّنَ التَّفْصِيلِ۔ وَإِلَّا فَالْعَارِفُ مُتَّصِفٌ بِجَمِيعِ الصِّفَاتِ الْوُجُوبِيَّةِ سِوَى الْوُجُوبِ وَالْقِدَمِ۔ وَالْغَرَضُ مِنْ هٰذَا الْبَيَانِ اسْتِكْشَافُ حَقِيقَةِ الْأَمْرِ وَاسْتِعْلَامُ أَنَّ هٰذَا الظَّنَّ يُطَابِقُ حَقِيقَةَ الْأَمْرِ أَوْ لَا، وَهَلْ مَّنْ وَّصَلَ إِلٰى مَقَامِ قُطْبِيَّةِ الْإِرْشَادِ يَلْزَمُ صُحْبَةُ رِجَالِ الْغَيْبِ بِأَصْنَافِهِمْ وَصُحْبَةُ قُطْبِهِمُ الْمَعْرُوفِ بِالْمَدَارِ وَالْخَضِرِ الْمُمِدِّ لَهٗ وَالْوُقُوفُ عَلٰى أَحْوَالِهِمْ تَفْصِيلًا أَوْ لَا، وَهَلْ يَلْزَمُهُ الدُّخُولُ فِيْ طَبَقَاتِ الْأَفْلَاكِ انْقِيَادًا أَوْ لَا، وَهَلْ يَلْزَمُهُ الْإِطِّلَاعُ عَلَى الرُّوحَانِيَّاتِ السِّفْلِيَّةِ وَالْعُلْوِيَّةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْمَلَكِ وَتَسْخِيرِهِمْ أَوْ لَا۔ خَاتِمَةٌ۔ گستاخی بسیار نمود و تصدیع از حد گذرانید لیکن از غایت شوق باین کلمات قلم در پیوست، تا صورتِ امکان داشته باشند این محروم را بجواب ہر مسئلہ مشرف سازند۔ درین فصول پیوسته نگران مے باشد اگر چیزے بشنود که مستند بکشف بود یا برہان داشته باشد که دیگر گنجائش سخن نماند، بخصوص که از حضرت قبله گاہی مسموع باشد چنانچه در اوّل عریضه نیز بعرض اقدس رسانده۔ و آنچه درباب تعین وجودی نوشته شده است آں را اصلاحے فرمایند و تفصیل و تحقیق آں پردازند، بلکه اگر وقت مساعدت نماید در عینیت و زیادتی صفات وجوبیه نیز آنچه بمقتضاء وقت دست دہد مرقوم سازند، بلکه در مسئلهٔ وحدت وجود که بغایت دقیق است نیز

www.maktabah.org

ہر چہ از نفی و اثبات یا توقف بر حسبِ وقت بخاطرِ شریف برسد تحریر نمایند۔ و اعلام نمایند کہ در صدور کثرت از وحدت دیگر طریق چیست۔ در ازل الآزال کہ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ ازاں خبر میدہد از عالم نام و نشانے نہ بود و صورِ علمیۂ عالم بود بلا ریب آں صُوَر از کجا آمدہ بود، و مبدءِ صُوَر چیست و محلِ انتزاع او کدام، علم بمجہول مطلق کہ بہیچ وجہ او را ثبوت نبود، نہ اصلی نہ اندراجی چوں تعلق گیرد۔ اہلِ حکمتِ رسمیہ گویند کہ اجسام را ہیولیٰ باید کہ حامل امکان بود در مجردات چوں احتیاج بہ ہیولیٰ نبود ذوقِ سلیم و اشراقِ باطن حاکم است، بلکہ ہر ممکن را ہیولیٰ باید کہ حاملِ امکانِ او بود و آں ہیولیٰ حقیقت احدیتِ امکانیہ است کہ قوسے ست از دائرۂ وحدت، و ایں قوس ہماں دائرہ است کہ از اں مرتبہ بایں مرتبہ رسیدہ است و وے نیز من حیث الذات دائرہ است پس ثابت شد کہ یک حقیقت است کہ از جہتِ واجب است و از جہتِ دیگر حاملِ امکان است و ظہور آں حقیقت ازیں جہت موجب تعدد وہمی ست و صورت دیگر از برائے ظہور کثرت متعقل نمی شود۔ و حکماء گفتہ اند کہ معدوم موجود نشود و موجود معدوم نگردد و دریں دو مقدمہ دعواءِ بداہت کنند والحق کہ ایں دو مقدمہ بے ہیچ التباس و اشتباہے روشن میگردد۔

فصل آنچہ در بالا نوشتہ کہ در جوابِ مسائل آنچہ بکشف و برہان ثابت شود بنویسند براں تقدیر است کہ اخبار صحیحہ دراں ثابت نہ باشد، و اگر بخبرے صحیح کہ اعتماد را ی شاں باشد چیزے ثابت شود آں را تحریر نمایند کہ آں نیز حکم برہان دارد۔ و لیکن چوں میدانست کہ در اکثرے از مسائلِ سابقہ چیزے یافتہ نمے شود از اخبار و نصوص کہ قاطع باشد قلم براں وجہ جاری گشت۔ ہنوز مسائل بسیار است کہ تحقیق آنہا مرہون بالتفات اصحاب علم و معرفت است بوقت دیگر بعرض مے رساند۔ بالفعل بریں قدر اختصار نمود کہ با وجود آنکہ از آنچہ باید رسید و استکشاف نمودہ اند کے برمنصۂ ظہور آمدہ بر تطویل انجامیدہ است و باعثِ ملال گشتہ، ازیں بدعاءِ خیر اختتام مے نماید۔ حق سُبْحَانَہٗ بکمال عنایتے کہ بر بندگانِ خود دارد ظلالِ عالیہ حضراتِ صاحبزادگان بر مفارقِ مخلصان و مریداں ممدود دارد بحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَادِ۔ والسلام

مکتوب سیم۔ بنام حضرت خواجہ عبدُ اللّٰہ معروف بخواجہ خورد۔ در جواب اسولۂ کہ خواجۂ خورد حل آں خواستہ بود۔

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین بلوامع المشاهدات وزین صدورهم بلوائح المکاشفات، ثم عرج بهم مدارج قربه فخص من شاء بصرف الایقان، واجتبی اخلص عباده بکرامة یؤمنون بالغیب بالعنایة والاحسان، فخلصوا عن مضائق القیود ما هجر الی حضرة الاطلاق، ومروا کراما عما یخیل الیهم فی مرایا الانفس والآفاق، قائلین انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لاشریک له وبذلک امرت وانا من المسلمین - والصلوة والسلام علی من ارسله رحمة للعلمین شفیعا للمذنبین المرات الاتم الذی ظهر فیها الذات بجمیع الشیون و الصفات مجمعا للحقائق الکونیة والالهیة، وعلی آله وصحبه الذین هم خلص عباد اللہ وخصص اولیائه وسادة خلقه وزبدة اصفیائه - اما بعد ذرۂ خاکسار بے اعتبار محمد سعید بصد عجز وانکسار معروض صاحبزادہ برجادہ ادام اللہ سبحانہ برکاته علی رؤس الطالبین والمریدین، مے گرداند مدتے ست کہ عنایت نامۂ نامی ازاں حضرت باین احقر رسیدہ بود، چوں مشتمل بر اسولۂ غامضہ ودقائق معضلہ بود ازمطالعۂ آں خطہا فرامیگرفت ہر چند مے خواست کہ باندازۂ فہم قاصر خود در جواب سطرے چند تحریر نماید، اما چوں نظر بر قلت بضاعت وبے مناسبتی باں مطالب علیا میکرد دست ارادہ ازاں تمنا کوتاہ مے ساخت - و چوں بے حاصلان عمر ضائع کردہ را بہ از شیون حرمان وماتم ہجران خود داشتن چیزے نیست ہموارہ وقت را بگریۂ جانکاہ ایں شیون مصروف میداشت وخوش نمے آمد کہ یک لحظہ ازیں الم فارغ باشد وازیں حزن غافل - کناس خسیس را کہ بخبث ذاتی ودناءت جبلی متسم است وفقر ونیستی وروسیاہی دائمی باکمال عجز ونامرادی لازمۂ وقت او، درحضرت جلال غنی علی الاطلاق کہ بکمال تقدس واقتدار موصوف است جز آنکہ خود را پروانہ وار در حریم محترم کبریائی او بسوزد وخاکستر خود را بباد دہد ونام و نشان کہ جز ننگ وعار نیست بگذارد دیگر چہ کار کند کہ نام معرفت دراں حضرت معلی جز لاف و حرف وصل ازاں سلطان اعلی جز گزاف نیست، اما چوں مکرر مبالغہ ازاں عالیحضرت رفت وایں مسکین آوارہ را از خاک مذلت برداشتہ قابل ایں جرءت ساخت، ناچار اطاعة للہ ورسوله

www.maktabah.org

وَاُولِی الْاَمْرِ فقرۂ چند نامربوط در حیز تحریر آوردہ متاعِ کاسدِ خود را در بازارِ صرافانِ دقائق بیں عرض کرد تا بر عیوبِ مکنونہ اطلاع یابد۔ اکثر اسولہ کہ در ضمنِ مسئلۂ اوّل مندرج است از مسائل علم طبعی ست کہ اختلافِ متکلمین و حکماء دراں معروف است و ادلۂ جانبین مشہور و اکثر معلول و ناتمام کہ تفصیلِ آں جز تطویل نیست۔ چوں اغراض شرعیہ بہ تنقیح آں مربوط نیست اکثر عرفاء و علماء صرف ہمت را در تہذیب آں جز اشتغال بمالایعنی نہ شمردہ اند بلکہ فقہاء کبار مبالغہ در منع آں فرمودہ اند کما لا یخفٰی عَلَی الْمُتَتَبِّعِ۔ بدیہی ست کہ شرفِ علم بشرافتِ معلوم است و شرافتِ معلوم بحسب ذات است یا باندازۂ کمالاتے کہ منتسب بذات است۔ شک نیست کہ ممکن ازیں ہر دو خالی ست زیراکہ ذات او عدم است منشاءِ ہر نقص و شرارت و کمالاتے کہ بداں انتساب دارد جز مستفاد و مستعار نہ فقرِ دائمی نصیب وقت اوست و فاقۂ ابدی نقد حالش۔ ازیں بیش نیست برائے تفکر در کمالاتِ واجبی و جز ایں مر صفاتِ الٰہی را نہ۔ بآلات واماندن و وسائط در آویختن از انصاف دور است، حکیم علی الاطلاق فرمودہ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ و نفرمود یَتَفَکَّرُوْنَ فِی السَّمٰوٰتِ، زیراکہ در ممکن دو وجہ است

۱۔ وجہ ذاتی او کہ فقر و نیستی لازمۂ اوست و توجہ بآں احکام و آثار موہومۂ آں توجہ بہ لاشئے محض است و عدم صرف۔ خداوندِ بصیرتِ صادقہ ہرگز بمتخیلات کہ بازیچۂ اطفال است گول نخواہد شد و گوشۂ چشم را بعاریت بداں نخواہد داد۔

۲۔ وجہے ست کہ بواجب دارد و انتسابے ست بحضرت وجود کہ لاشئے محض است و عدم صرف، بآں وجہ برپاست و بداں انتساب شئے ست، تفکر در احکامِ آں وجہ نمودن و تعمق در دقائق آں کردن کارِ راسخاں است۔ ہر چند در عرصۂ وجود و نمود جز حضرت موجود و شیون منزہۂ او نیست و متعلق ہر علم و مشارِ ہمہ اشارت و متعقل در ہر لباس و کیفیت جز کمالاتِ حقیقیہ و شیوناتِ ذاتیہ نیست ہر کہ بہر وجہ از وجہ در آویزد و بہر وجہ رو آرد با و تعالیٰ رو آوردہ است، زیراکہ آنچہ عدمِ محض و لاشئے صرف است شایانِ ہیچ کدام ازاں نیست، امّا تفاوت اقدامِ خیال را جائیگاہ ہست و مراتب ہمم را درجات مختلف، اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ۔

تنبیہ۔ آنچہ مکشوف اہلِ ذوق است آں است کہ وجود وَمَا یَتْبَعُہٗ مِنَ الْخَوَاصِّ خاصۂ

www.maktabah.org

حضرت واجب است ممکن را موجود گفتن جز بر سبیل تشبیه و تنظیر نیست، بکمال اقتداری در علی الاطلاق است کہ نیست را ہست کردہ است و لاشیٔ را محکوم احکام صادقہ ساختہ۔ پس در نظر دور بیناں عالم فی ذاتہٖ جز عدم صرف نخواہد بود و ایں کارخانۂ ابدی بیش نہ۔ پس جوہریت و عرضیت و ترکیب و بساطت و غیرہا من الاحکام را حقیقۃً چہ گنجائے کہ وجود متاتل را خواہاں است و امثال تعبیر است در تقریر، عالم جز وجود ظلی نیست کہ ہیچ عاقل را دراں ازیں شقوق محتمل نیست و بر سبیل تنزل و عرضیت آں قائل شدن اولیٰ ست کہ عکوس اسماء الٰہیہ را کہ در مرایاء عدم منعکس است بہ ازاں عبارتے نیست۔ تمام عالم را کہ تصفح نمودہ مے آید بوئے از جوہریت و قیام بذاتہٖ در آں نمے ماند و بہرہ از ذات نہ۔ از کجا دانش بود کہ فی ذاتہٖ لاشیٔ است، و آنچہ نمودے دراں یافتہ عکوس اسماء الٰہی است، فَاَیْنَ التَّرْکِیْبُ وَالْبِسَاطَۃُ وَاَیْنَ الْھَیُوْلٰی وَالصُّوْرَۃُ وَاَیْنَ الْمِقْدَارُ الْجَوْھَرِیُّ وَالْعَرَضِیُّ۔ دیگر چوں مدار ادیان حقہ بر خرق والتیام سمٰوات است چہ احتیاج کہ ایں حقیر دراں باب قلم کشاید۔ و آنکہ تشکیک فلاسفہ در استحالۂ آں نمودہ اند بر تقدیر جریان آں در غیر محدد بغایت معلول و ناتمام است کہ مدار آں بر امتناع حرکت مستقیمہ است در محدد کہ غیر مسلّم است و دلیل آں بس فاسد۔ بایں چنیں مخیلات باطلہ ابطال طور نبوت کہ مرکز دائرۂ حق الیقین است نمے تواں کرد، اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ خُرَافَاتِ الْفَلَاسِفَۃِ خَذَلَھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ۔ و آنچہ استفسار رفتہ در عالم مثال از قسم حیات و سائر صفات نفسانیہ ہست یا نہ و تکلیف و لوازم آں کائن است آنچہ از حضرت قطب الاقطاب قَدَّسَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِسِرِّہٖ استفادہ یافتہ آن است کہ ہمہ آنہا ثابت است۔ و در اوائل شمۂ از عالم مثال بایں احقر نمودہ بودند و از مرآتیت آں ہویدا کردہ، عالمے ست باآنچناں وسعت کہ ایں عالم پیش او ہیچ نیست، و در خلقت اجناس مختلفہ مناسب ایں عالم شہرہاء طویل و عریض و منبسط بنظر می در آمدند و مساکن مثل آں و تقلب سکان و تعیش مشابہ ایں جہاں۔ دیگر آنچہ از ظواہر نصوص مستفاد است جسمیت عرش و کرسی ست، بے معارض صحیح عدول ازاں معنی ندارد خاصۃً کہ موافق کشف اہل معرفت باشد لیکن در تفرقہ میان عرش و کرسی و اتحاد ہر دو اختلاف معروف است و ظاہر التغایر است وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ۔ و آنچہ مقرر اہل سنت است شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَھُمْ آن است کہ لَایَجْرِیْ عَلَیْہِ تَعَالٰی زَمَانٌ، وَھُوَ الْمُؤَیَّدُ بِالْکَشْفِ

www.maktabah.org

الصریح واللہ لایلی الحقۃ۔ وآنچہ بعض از صوفیہ زمان لطیف اثبات دراں حضرت نمودہ اند وتشبث ببعض شواہد کردہ در رسالہ زمانیہ ومکانیہ بنظر شریف درآمدہ باشد۔ وچوں باجماع اہل ملت حدوث عالم ثابت شدہ وھوالحق الثابت الذی لایحوم حولہ شبھۃ تردید در حدوث وقدم زمان معنی ندارد وسخن مخالفان دین لعنھم اللہ سبحانہ شبہہ آور ودریں قسم مطالب حقہ نے شود۔ و صور جسمانی وجسمی ہمہ در عالم شہادت موجود است، شہادتے کہ تقرر آں نسبت بہ تقرر ایں عالم اقوی است۔ دریں باب شبیہ نمودن از قوانین شریعت غراء دور است۔ وآنچہ در باب تجرد نفوس استفسار رفتہ است چوں بہ یقین چیزے نہ پیوستہ جرءت نمیتواں کرد، ومتبادر از عبارات حضرت قطب الاقطاب قدس سرہٗ ہمیں تجرد است۔ وفقیر دریں باب از عالی حضرت استفسار نمودہ بود لہٖ تجرد اشعار فرمودند وگفتند نہ بطریقے کہ حکما بیان نمودہ اند، باز گنجائش تفصیل نہ شد، وچوں بر مخیل خود اعتماد ندارد بناءبراں اختصار بر ہمیں قدر افتاد۔ ونیز استفسار نمودہ بودند ھل ھی قدیمۃ اوحادثۃ، قلت حادثۃ بحدوث یسبقھا عدم بلاشبھۃ ولا مریۃ، وانکارہ کاد ان یکون کفرا، اعاذنا اللہ سبحانہ عن الشک فی اولیات الدین ومعارضۃ الوھم بصرف الیقین۔ ظاہر است کہ استفسار آں حضرت برائے دفع شبہۂ مخالفان خواہد بود، والا مقتبسان انوار ہدایت شما بمراحل ازیں ظلمات دور اند ودر حفظ عنایت محفوظ ومسرور۔ وچوں مؤثر حقیقی بجز ذات احد جل سلطانہ نیست وعقول ونفوس با مدبرات خود جز محکوم ومجبور نہ، وتلبس آنہا با بدان از اجرام جز بحکم الٰہی جل شانہ نہ، وجری عادت بے تعلل بغرض وغایت وبے قضیۂ ایجاب نیست، امکان دارد کہ مجردات علی تقدیر ثبوتہا ورائے عقول ونفوس دیگر ہم باشند ومدبر بدن انسان مدبر جرم فلک شوند، علی تقدیر شرف کون اجرام الفلکیۃ ذوات عقول و نفوس علی ما زعمت الفلاسفۃ مع بیان تمام دلائلھا وعلی تقدیر ثبوتہ ایضا، اذ الصانع تعالی قادر علی اعطاء الحیات للجمادات کطور موسی علیہ السلام، اگرچہ در نظر اولی الابصار ہیچ ذرہ از ذرات کائنات از ظلال کمالات خالی نیست وبمقتضاء الکل فی الکل ہمہ متضمن حیات وما یبقیھا است، والتفاوت فیھا من حیث التفاوت فی الظھور من حیث اختلاف احکام المرات، بقدر آئینہ حسن تو می نماید رو، واطلاق

www.maktabah.org

اسمِ الجمادِ باعتبارِ الظاهرِ وقلّةِ ظهورِ اٰثارِ الحیوةِ فیهِ کما نطقت بذالك
نصوصُ الکتابِ المجیدِ وظواهرُ الاخبارِ الصحیحةِ۔ قولہ سلّمہ اللّٰہ وھل
ثبت انّ عندھم الوجود زائدٌ علی الواجبِ تعالیٰ او عینُه وعلی الاوّلِ فکیف
التخلّص عن البراهینِ القطعیّةِ الّتی تدلّ علی عینیّتهٖ الخ۔ قلتُ وباللّٰهِ العصمةُ
والتوفیقُ، انّ التحقیقَ الّذی علیه اِمامُنا وقبلتُنا انّ ذاتَ الواجبِ یتفرّع علیهِ
مایتفرّعُ علی صفةِ الوجودِ، فهو موجودٌ بذاتهٖ لا بوجودٍ زائدًا کان او عینًا فلا
مجالَ لصفةِ الوجودِ فی تلك الحضرةِ المقدّسةِ المعرّاةِ عن جمیعِ النسبِ والاعتباراتِ
المطلقةِ عن قیدِ التعریةِ والاطلاقاتِ ولا معنی للتردیدِ فکیف یکون حقیقته
المتعالیة الوجود وهی مجهولةٌ فظاهرٌ علی ما تقرّر عندهم وهذا یقتضی العلمَ
بکنههٖ۔ لانّا نقول الوجود امّا کنهُ حقیقتهٖ تعالیٰ او لا، فان کان الاوّل فهو
المدّعی۔ وان کان الثانی فصدقُ الوجودِ امّا صدقٌ ذاتیٌّ او عرضیٌّ، وعلی الاوّلِ
امّا ان یکون جزئیّ حقیقتهٖ ولا سبیلَ الی الاوّلِ لاستحالةِ الترکیبِ فی ذاتِ البسیطِ
ولا الی الثانی لما انّه عینُ مدّعی الخصمِ، فتعیّن انّه صدقٌ عرضیٌّ کالضاحكِ
علی الانسانِ وهو ایضًا باطلٌ لما انّه یستلزمُ کونَ حقیقتهٖ غیرَ الوجودِ اذ هو یقتضی
تصوّرَ الماهیّةِ خالیةً عن الوجودِ وهو خلافُ مقرّرهم۔ وایضًا یحتاجُ فی العروضِ
الی العلّةِ وهی امّا الذاتُ او غیرُها۔ فثبت انّ حقیقةَ الواجبِ تعالیٰ وراءَ الوجودِ
کما انّ حقیقةَ الواجبِ وراءَ الحیوةِ والعلمِ، فکما انّ اتّصافهٗ تعالیٰ انّما یعتبرُ فی
مراتبِ التنزّلاتِ کذلك الوجودُ انّما یعتبرُ الاتّصافُ بهٖ فی مرتبةِ التعیّنِ، وهو من
حیثُ هو معرّی عن جمیعِ الاعتباراتِ الّتی من جملتها صفةُ الوجودِ ومن حیثُ
اطلاقهٖ لیس بموجودٍ ولا لا موجودٍ لا بمعنی انّه مسلوبٌ عن الوجودِ والعدمِ حتّی
یلزمَ ارتفاعُ النقیضینِ فانّ السلبَ ایضًا من الاعتباراتِ۔ یعین علی ذلك ما ذکر
بعضُ الافاضلِ فی شرحِ المواقفِ بعدَ ما حقّق مرامهٗ وتعقّلَ ما ذکرهٗ متنیرُ المن
تعقّلَ الماهیّةِ معرّاةً عن الوجودِ والعدمِ، ای لا یلاحظهما معًا الّا علی وجهِ العینیّةِ

www.maktabah.org

ولا علی وجہ الجزئیۃ والعروض - ثم قال واعلم ان الجواب المذکور یختص بالممکنات
ولا یقال فی الواجب ان ماھیتہ من حیث ھی ھی لا موجودۃ ولا معدومۃ - کذا نقل
عن بعض الافاضل وضعفہ لا یخفی علی المتأمل - انتھی - واما افادۃ بعض المحققین
فی حواشی التجرید حیث قال ان قلت الجسم فی الخارج ابیض فکیف یکون فی
الخارج لا ابیض ولا لا ابیض - قلت ھو فی الخارج ابیض بعد تحقق البیاض فیہ
ولکنہ فی مرتبۃ وجودہ السابق علی البیاض لا ابیض ولا لا ابیض، ولیس ذالک
ارتفاع النقیضین المستحیل لان المستحیل ارتفاعھما بحسب نفس الامر مطلقا
لا بحسب مرتبۃ من المراتب فان الامور التی لیس بینھا علاقۃ التقدم والتاخر
والمعیۃ لیس لبعضھا فی مرتبۃ الاخری وجود ولا عدم - وفقہ المقام ان حقیقۃ
الاطلاق عن العارض انما یثبت فی مرتبۃ سابقۃ علی مرتبۃ اتصافھا بالاوصاف
الخارجیۃ - فعند کمل اھل الذوق کما ان مرتبۃ ذات الواجب تعالی سابقۃ
علی مرتبۃ اتصافھا بالعوارض الخارجیۃ کذلک سابقۃ علی مرتبۃ اتصافھا
بالوجود - والیہ اشار الشیخ المحقق علاء الدولۃ السمنانی حیث قال فوق عالم
الوجود عالم الملک الودود - فالواجب تعالی علی ھذا بذاتہ مستغن عن صفۃ
الوجود ولا یحتاج الی الاتصاف بھا، بل کل ما یتفرع علی تلک الصفۃ فھو
متفرع علی ذاتہ وکذا کل ما یتفرع علی سائر الصفات فذاتہ کافیۃ فیہ
فھو مبدء للموجود وما یتبعہ وانما صار جمیلا وکذا سائر الصفات لانتسابھا الی
حضرتہ المقدسۃ، وھو الجمیل بذاتہ وما سواہ انما حسن بہ - ثم ان اول
حکم انتزع واول تعین اعتبر ھو الوجود لکونہ اصلا للصفات لولاہ لما یعقل
شیئ ثم الحیوۃ ثم العلم - فالواجب مع غناءہ واستکمالہ بذاتہ فی المراتب
المتنزلۃ متصف بتلک الصفات وھی زائدۃ علیہ ولا یلزم استکمالہ بالغیر
ولا احتیاجہ الیہ لما تقدم من کمالہ بذاتہ - وصورۃ الاحتیاج فی عارض
محمول الی ما ھو صفۃ لہ محتاجۃ الیہ لا یقدح فی کمالہ - قال بعض المحققین

www.maktabah.org

فِی حَوَاشِیْ شَرْحِ التَّجْرِیْدِ لَایَسْتَلْزِمُ اسْتِغْنَاءَهَا فِی کَوْنِهَا وُجُوْدَ اسْتِغْنَاءِهَا عَنْ اَمْرٍ یَعْرِضُهَا - فَاِنْ قُلْتَ مَا قَرَّرْتَ فِیْ بَیَانِ مَذْهَبِ شَیْخِنَا وَاِمَامِنَا هُوَ بِعَیْنِهٖ تَحْقِیْقُ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ الْحُکَمَاءُ، فَاِنَّ مُرَادَهُمْ لَیْسَ اَنَّ الْوُجُوْدَ شَیْءٌ هُوَ مَبْدَءٌ لِلْاٰثَارِ الْخَارِجِیَّةِ وَهُوَ اتَّحَدَ مَعَ ذَالِكَ بِالْبَارِیْ تَعَالٰی وَاخْتَلَفَ مَعَ مَاهِیَّاتِ الْمُمْکِنَاتِ، فَاِنَّهٗ سَفْسَطَةٌ لِاَنَّ الْمُغَایِرَیْنِ لَایَتَّحِدَانِ - یَظْهَرُ ذَالِكَ بِمَا قَالُوْا فِیْ تَحْقِیْقِ اَنَّ تَعَرُّضَ الْحَرَارَةِ قَائِمٌ بِذَاتِهَا فَیَظْهَرُ عَنْهَا الْاٰثَارُ الْمَطْلُوْبَةُ مِنْهَا فَیَکُوْنُ حَرَارَةً وَحَارًّا، اِذْ لَایُعْنٰی بِالْحَرَارَةِ اِلَّا الذَّاتَ الَّتِیْ تَصْدُرُ عَنْهَا تِلْكَ الْاٰثَارُ، بِخِلَافِ الْحَرَارَةِ الْقَائِمَةِ بِغَیْرِهَا فَاِنَّ وُجُوْدَهَا اِنَّمَا هُوَ لِغَیْرِهَا فَیَکُوْنُ نَاعِتًا لَهٗ فَیَصِیْرُ الْغَیْرُ حَارًّا - وَکَذَا لَوْ فَرَضْنَا الضَّوْءَ قَائِمًا بِذَاتِهٖ کَانَ الضَّوْئِیَّةُ لِنَفْسِهٖ لَا لِغَیْرِهٖ فَیَکُوْنُ ضَوْءً وَمُضِیْئًا لِاَلضَّوْءٍ یَعْرِضُهٗ، بِخِلَافِ الضَّوْءِ الْقَائِمِ لِغَیْرِهٖ فَاِنَّهٗ مَوْجُوْدٌ لِغَیْرِهٖ وَیَکُوْنُ الْغَیْرُ مُضِیْئًا بِهٖ - قُلْتُ لَامُنَاقَشَةَ لَنَا مَعَهُمْ فِیْ اَنَّ الْمُمْکِنَاتِ کَوْنُهَا فِی الْاَعْیَانِ وَتَرَتُّبُ الْاٰثَارِ الْخَارِجِیَّةِ عَلَیْهَا اِنَّمَا هُوَ بِجِهَةِ اتِّصَافِهَا بِالْوُجُوْدِ بِخِلَافِ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰی فَاِنَّ ذَالِكَ لِذَاتِهٖ لَا لِاَجْلِ الْاِتِّصَافِ الْمَذْکُوْرِ لِاسْتِلْزَامِهِ الْمُحَالَ - فَلَیْکُنْ تَنَازُعُهُمْ فِیْ اَنَّ مَبْدَئِیَّةَ اٰثَارِ الْخَارِجِیَّةِ مُنْحَصِرَةٌ فِی الْوُجُوْدِ، فَفِی الْوَاجِبِ مِنْ حَیْثُ کَوْنِهٖ عَیْنَ ذَاتِهٖ وَفِی الْمُمْکِنِ مِنْ حَیْثُ الْعُرُوْضِ فَالْاِتِّصَافُ فَذَاتُ الْوَاجِبِ عِنْدَهُمْ وُجُوْدٌ بَحْتٌ، وَاَنَّ لِلْمُطْلَقِ اَفْرَادًا مُخْتَلِفَةً مِنْهَا ذَاتُ الْبَارِیْ تَعَالٰی وَذَالِكَ الْفَرْدُ مَوْجُوْدٌ قَائِمٌ بِذَاتِهٖ مَعْرُوْضٌ لَاعَارِضٌ وَسَائِرُ اَفْرَادِهٖ عَوَارِضُ لِمَاهِیَّاتِ الْمُمْکِنَاتِ - وَالدَّلَائِلُ عَلٰی ذٰلِكَ مَا قَالَهُ ابْنُ سِیْنَا فِی الشِّفَاءِ کُلُّ مَالَهٗ مَاهِیَّةٌ اِنِّیَّةٌ فَهُوَ مَعْلُوْلٌ وَسَائِرُ الْاَشْیَاءِ غَیْرُ الْوَاجِبِ فَلَهَا مَاهِیَّاتٌ تِلْكَ هِیَ الَّتِیْ بِاَنْفُسِهَا مُمْکِنُ الْوُجُوْدِ وَاِنَّمَا یَعْرِضُ لَهَا وُجُوْدٌ مِنْ خَارِجٍ - فَالْاَوَّلُ مَاهِیَّةٌ لَهٗ غَیْرُ الْاِنِّیَّةِ وَذَوَاتُ الْمَاهِیَّاتِ یُفِیْضُ مِنْهُ عَلَیْهَا الْوُجُوْدُ، فَهُوَ مُجَرَّدُ الْوُجُوْدِ بِشَرْطِ سَلْبِ الْعَدَمِ وَسَائِرِ الْاَوْصَافِ مِنْهُ، ثُمَّ سَائِرُ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ لَهَا مَاهِیَّاتٌ فَاِنَّهَا مُمْکِنَةٌ تُوْجَدُ بِهٖ - وَلَیْسَ مَعْنٰی قَوْلِیْ اَنَّهٗ مُجَرَّدُ الْوُجُوْدِ بِشَرْطِ سَلْبِ سَائِرِ الزَّوَائِدِ عَنْهُ اَنَّهُ الْوُجُوْدُ الْمُطْلَقُ الْمُشْتَرَكُ فِیْهِ،

www.maktabah.org

إن كان وجوداً هذه صفته فإن ذلك ليس الوجود بشرط السلب بل الوجود لا
بشرط الإيجاب، أعني في الأول أنه الوجود مع شرط لا زيادة وهذا هو الوجود
لا بشرط الزيادة - وقال الطوسي في شرح الإشارات كل ما لا مدخل للوجود في
مفهوم ذاته بأن يكون جزء ماهية أو تمام ماهية فالوجود غير مقوم له
بل هو عارض له، ولا يجوز أن يكون معلولاً لذاته على ما بان في قولنا الوجود لا
يكون بسلب الماهية فإذن وجوده من غيره - والمقصد أن الوجود الذي هو
داخل في مفهوم ذات واجب الوجود تعالى ليس الوجود المشترك الذي لا
يوجد إلا في العقل بل الوجود الخاص الذي هو مبدء لجميع الموجودات إذ
ليس له جزء فهو نفس ذاته وهو المراد من قولهم هي إنية - قال المحقق الدواني
يلوح من تصريحاتهم وتلويحاتهم أن حقيقة الواجب عندهم هو الوجود البحت
القائم بذاته المعرى في ذاته عن جميع الشيون والاعتبارات الغريبة وهو إذا
موجود بذاته فتشخص بذاته، أعني بذلك مصداق الحمل في جميع صفاته
هويته البسيط - إنتهى - وبهذا يظهر ضعف ما ذكر بعض الأفاضل في حواشي
شرح المواقف من أن مراد الفلاسفة بالعينية هو المترتب على ذاته المقدسة
ما يترتب على الوجود لا كونه فرداً من مطلق الوجود، فإن ذلك على سبيل التشبيه
ليس بمرضي فإنه صلح لا عن تراضي الخصمين - ولا يخفى على ذي نكتة أن الواجب
تعالى كما هو موجود بذاته كذلك هو عالم بذاته حي بذاته قادر مريد بذاته -
فليس القول بكونه فرداً خاصاً من مطلق الوجود مع استتباعه المفاسد على ما سيجيء
إن شاء الله تعالى أولى من كونه فرداً خاصاً من مطلق الحيوة والقدرة والارادة -
فكما يقال إنه وجود بحت تعالى يقال إنه حيوة بحت إرادة بحت - وليس كذلك
عندهم لما عرفت من تحقيق مذهبهم أنه وجود مع سلب سائر الصفات عنه
فالفرق بين الوجود وسائر الصفات مع كون مصداق الحمل في جميعها هوية
البسيط تحكم - ألا ترى أن العلم الحضوري عين العالم ولم يقل أحد أن حقيقة

www.maktabah.org

زیدٍ علمٌ حضوریٌ وانّ العلمَ مقولٌ بالتشکیکِ فردٌ منہ زیدٌ مثلاً قائمٌ بذاتِہٖ معروضٌ لا عارضٌ، وفردٌ منہ عارضٌ وھو الحصولیُّ القائمُ بہٖ۔ ولا یلزمُ من الاتحادِ بینَ الشیئینِ ان یکونَ حقیقتہ ھو۔ وکم من فرقٍ بینَ الاتحاداتِ۔ فاتحادُ الشیٔ بالذاتِ واتحادٌ بینَ بالعرضیِ الذی ھو لازمٌ بیّنٌ وعرضیٌ ھو لازمٌ غیرُ بیّنٍ۔ فاتحادُ الانسانِ بالحیوانِ الناطقِ الذی بہٖ ھو ھو واتحادُ الضاحکِ بالقوّۃِ ثمّ بالضاحکِ بالفعلِ۔ وغایۃُ ما یفیدُ استدلالکم انّ الوجودَ الذی بہٖ یوجدُ الواجبُ لا یمکنُ ان یکونَ زائداً علیہِ ولا یلزمُ فیہِ ان یکونَ حقیقۃُ الواجبِ الوجودُ البحتُ۔ قالَ بعضُ الفضلاءِ فی حواشی المواقفِ حکایۃً عن بعضِ المحققینَ انّ مطلقَ الوجودِ بدیھیُّ التصوّرِ کما اعترفوا بہٖ واوردوا للتوجیہِ وجوھاً فلا یخفٰی مفھومہ علی عاقلٍ۔ و کلّ من یلاحظ ھذا المفھومَ یعلمُ بداھۃً انّہ لا یصدقُ علی شیٔ قائمٍ بنفسہٖ بان یحملَ علیہِ مواطاۃً اذ ھو التحقّقُ والکونُ۔ وھذا یقتضی ان یکونَ قائماً بشیٔ ولا یعقلُ قیامہ بنفسہٖ، فکیفَ یقالُ انّ ذاتَ الصانعِ فردٌ من ھذا المفھومِ۔ وامّا ادّعاءُ کونِ الادلّۃِ عینیّۃَ الوجودِ بالمعنی الذی تقدّمَ ذکرہ قطعیّۃً فمحلُّ نظرٍ، لانّ عدمَ احتیاجِ ذاتِ الواجبِ تعالٰی الی امرٍ زائدٍ لا یقتضی عینیّتَہ ولا کونَہ فرداً لامرٍ مطلقٍ لما مرّ۔ مع انّھا غیرُ قائمۃٍ فی نفسِھا، اذ العمدۃُ فیہِ انّہ لو قامَ لاحتیاجٍ فکانَ ممکناً معلولاً لا لواجبٍ فیتقدّمُ علی الوجودِ بالوجودِ فیلزمُ الاتصافُ بہٖ قبلَہ والموجودیّۃُ مرادٌ امّا بالدّورِ او بالتسلسلِ وغیرِ ذالکَ۔ قلنا بعدَ تسلیمِ الاستلزامِ الزیادۃُ قائمۃٌ اذ یجوزُ ان یکونَ معنی الوجودِ ما لہ نسبۃٌ الی الوجودِ کالحدّادِ علی ما قالَ اھلُ حکمۃِ الاشراقِ، فمنعُ الکبرٰی اذ علّۃُ الاحتیاجِ الحدوثُ کما قالوا ودفعُ بالحوالۃِ الی البداھۃِ وقالوا المخصوصُ بصفاتِ الواجبِ تعالٰی علی ما حقّقَ لا یقالُ کیفَ یجوزُ التخصیصُ بالعقلیّاتِ لما تبیّنَ من انّ نقیضَ المتساویینِ متساویانِ الّا فی الصّورِ الشاملۃِ وکلِّ جسمٍ متمکّنٍ الّا المحیطِ وھو اکثرُ من ان یحصٰی علی ما قُرّرَ۔ وامّا قولُہ فکانَ ممکناً، قلنا ان ارادَ امکانَ المجھولِ کالوجودِ ھھنا فلا نسلّمُ لتصریحِھم

www.maktabah.org

بِاسْتِحَالَةِ الْاِعْتِبَارِيَّاتِ وَإِنْ أُرِيدَ إِمْكَانُ ثُبُوتِهِ لِلْمَوْصُوفِ، مَعْنَاهُ لِمَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُوْنَ الْوُجُوْدُ الْمُحْتَاجُ فِي نَفْسِهِ إِلَى الْوَاجِبِ الثُّبُوْتِ لَهُ - وَلِذَا لَمْ يَحْتَجِ الْوَاجِبُ فِي الْوُجُوْدِ وَمَا يَتْبَعُهُ إِلَى عِلَّةٍ - كَذَا أَفَادَهُ بَعْضُ الْأَفَاضِلِ - وَتَلْخِيصُهُ أَنْ يَجُوْزَ أَنْ يَّكُوْنَ شَيْءٌ وَاجِبًا لِذَاتِهِ وَيَكُوْنُ وَاجِبَ الثُّبُوْتِ لِغَيْرِهِ فَلَا يَحْتَاجُ إِلَى عِلَّةٍ مُرَجِّحَةٍ لِأَحَدِ الْجَانِبَيْنِ الْمُتَسَاوِيَيْنِ، فَعَلَيْكُمْ إِقَامَةُ الْبُرْهَانِ عَلَى اسْتِحَالَتِهِ حَتّٰى نَشْتَغِلَ بِجَوَابِهِ - كَيْفَ وَوُجُوْدُ الْأَيْنِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ فِي ذَاتِهِ وَثُبُوْتُ التَّأَثُّرِ لَهُ يَحْتَاجُ إِلَى مُؤَثِّرٍ، وَجَمِيْعُ مُقْتَضِيَاتِ الذَّاتِ كَذٰلِكَ كَالزَّوْجِيَّةِ لِلْأَرْبَعَةِ - وَإِنْ سَلَّمْنَاهُ فَلَا نُسَلِّمُ تَقَدُّمَ الْعِلَّةِ بِالْوُجُوْدِ عَلَى الْمَعْلُوْلِ مُسْنَدًا بِالْعِلَّةِ الْغَائِيَّةِ وَأَجْزَاءِ الْمَاهِيَّةِ - وَدَعْوَى الْبَدَاهَةِ فِي مَحَلِّ النِّزَاعِ غَيْرُ مَسْمُوْعٍ وَإِنْ سُلِّمَ ذٰلِكَ فِي الْمُقَيَّدِ لِوُجُوْدِ ذَاتِهِ وَإِنَّمَا ذٰلِكَ إِذَا أَفَادَ غَيْرَهُ وَهُوَ بَيِّنٌ بَلْ لَا يَطْلُبُ ذٰلِكَ وُجُوْدَهُ فِي نَفْسِهِ فَضْلًا عَنِ التَّقَدُّمِ - وَكُلُّ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْإِفَادَةِ عَلَى الْغَيْرِ فَلَا يَبْطُلُ الْاِسْتِدْلَالُ عَنِ الْأَثَرِ عَلَى مُؤَثِّرٍ، وَنَقُوْلُ بِطَرِيْقِ النَّقْضِ لَوْ صَحَّ دَلِيْلُكُمْ لَزِمَ وُجُوْدُ الْوُجُوْدِ وَهُوَ مُحَالٌ، وَمَا يَسْتَلْزِمُ الْمُحَالَ كَانَ مُحَالًا - أَمَّا الْكُبْرٰى فَظَاهِرٌ وَأَمَّا الصُّغْرٰى فَلِمَا تَقَرَّرَ مِنْ كَوْنِهِ مِنَ الْمَعْقُوْلَاتِ الثَّانِيَةِ - وَنَدْفَعُ بِأَنَّهُ فِي مُطْلَقِ الْوُجُوْدِ لَا بِالْوُجُوْدِ الْخَاصِّ - وَاعْتُرِضَ عَلَيْهِ بِأَنَّهُ إِذَا كَانَ فَرْدٌ خَاصٌّ مِنْهُ مَوْجُوْدٌ الصِّدْقُ أَنْ يُّقَالَ يُحَاذِيْهِ أَمْرٌ فِي الْخَارِجِ وَالشَّرْطُ الْمَذْكُوْرُ غَيْرُ مُسَلَّمٍ، عَلٰى أَنَّهُ لَا مَعْنٰى لِكَوْنِ الْمُطْلَقِ مَعْقُوْلًا ثَانِيًا إِذِ الْكُلِّيُّ الطَّبْعِيُّ الْمَنْطِقِيُّ لَا وُجُوْدَ لَهُ فَلَا وَجْهَ لِتَخْصِيْصِ الْوُجُوْدِ فَلْيُتَأَمَّلْ - وَأَيْضًا نَقُوْلُ بِطَرِيْقِ النَّقْضِ لَوْ كَانَ صَحَّ لَكَانَ الْوَاجِبُ وُجُوْدًا لَا مَوْجُوْدًا، إِذْ مِنَ الْبَيِّنِ اسْتِحَالَةُ اتِّصَافِ الشَّيْءِ بِنَفْسِهِ حَقِيْقَةً لِمَا فِيْهِ مِنْ تَحْصِيْلِ الْحَاصِلِ - وَيُمْكِنُ دَفْعُهُ بِأَنَّ مَعْنَى الْوُجُوْدِ لِمَوْجُوْدٍ مَا يُقَالُ بِالْفَارِسِيَّةِ هست أَعَمُّ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ الْوُجُوْدُ عَيْنَهُ أَوْ زَائِدًا عَلَيْهِ وَلَيْسَ مَعْنَى الْوُجُوْدِ مَا اتَّصَفَ بِهِ، وَهٰذَا الْإِطْلَاقُ إِمَّا حَقِيْقَةٌ أَوْ مَجَازٌ مُسْتَعْمَلٌ - وَحَقَّقَ أَبُوْ نَصْرٍ وَأَبُوْ عَلِيٍّ بِأَنَّهُ بِطَرِيْقِ الْمَجَازِ - وَلَا يُفْرَدُ بِطَرِيْقِ الْمُعَارَضَةِ مَا أَوْرَدَهُ الْمُتَكَلِّمُوْنَ فِي زِيَادَةِ الْوُجُوْدِ فَلْيُتَذَكَّرْ مَعَ مَا أُوْرِدَ عَلَيْهِ يُكْتَفٰى بِهِ عَنْهُ - وَسَيَأْتِيْ مَا يَتَعَلَّقُ بِهٰذَا

www.maktabah.org

البحث إن شاء الله تعالى - قوله والتعين الوجودي الذي ذهب شيخنا وإمامنا قدس سره المراد منه إما الوجود العام أو الوجود الخاص أو مطلق الوجود، وعن الأول لا بد من أن يكون زائدا، فحينئذ لا يتحقق الخلاف فإن ابن العربي وأتباعه أيضا ذهبوا إلى أن الصادر الأول هو الوجود العام، بل نسبة العموم والانبساط - قلت لا يلزم من قولهم إن الصادر الأول هو الوجود العام، كون التعين الأول أيضا كذلك عندهم مع اتفاقهم على عدم زيادة التعين الأول وتقدم فرض زيادة هذا - وأيضا يجوز أن يكون مرجع الخلاف إلى نفي التعين الذي ادعاه أصحاب ابن العربي، فإن الذات المتعالية منزهة عن التعين والتنزل بالمعنى الذي ادعوه، بل غاية الأمر وجود هذا اللفظ بطريق التشبيه والتنظير على الصادر الأول، وإن كان التحقيق أن ذلك غير هذا الوجود العام الذي ذهبوا إليه لا كونه صادرا أول - يظهر ذلك بالتعمق في كلام شيخي وإمامي رحمه الله - على أن نسبة العموم من الاعتبارات المستحيل وجودها عند أهل العقل فلا سبيل إلا إلى الحوالة على الذوق، فما معنى الخوض في العقليات الصرفة إلى هذه الدرجة - وأيضا الوجود من المعقولات الثانية فكيف يصح صدوره بطوره بطريق العقل - وأيضا الوجود العام إما وجود لا بشرط شيء فذلك مطلوب فكيف يقابله، وأيضا هو عين ذات واجب الوجود على مذهب الصوفية فكيف يكون صادرا أول - أو بشرط لا شيء وهو مبدأ أعلى طريق الحكماء الغاية عندهم بالبراهين القطعية فلا معنى لكونه صادرا أو بشرط شيء، ومن البين أنه الفائض على ماهيات الممكنات بخصوصياتها فما معنى كونه صادرا أول، فلا مخلص عن ذلك إلا بالحوالة على كشف أهل المعرفة، إنهم يجدون معنى صادر أول يسمى بالوجود العام فلا بد من مشاركته طور العقل العقيل - وتسليم أذواقهم وتفويض أمرهم إلى الله سبحانه - قوله أما على كون الوجود مطلقا فظاهر فإنه غير متعين - قلت إن عدم تعينه إنما هو بالنسبة الحقيقية وأما بالنسبة إلى ذات البحت فالوجود المطلق تعين من تعيناته - ألا ترى أن الوحدة

www.maktabah.org

يقال له الوجود المطلق عند الصوفية قدس اسرارهم لاطلاقه في ذاته لعدم التعينات
في تلك المرتبة مع انه تعين من الوجود البحت والذات الصرف على ما حقق في
موضعه - وكلام شيخي وامامي قدس سره في التحقيق ان ذلك التعين هو الذي يدعيه
بعض الصوفية انه عين الذات مشعر بان المراد من هذا الوجود هو المطلق فيحصل
الخلاف بين الفريقين ان الصوفية قائلون بان حقيقة الله تعالى وجود بحت وهو
مرتبة اللاتعين ثم المراتب تعيناته - وشيخنا قال فاما ما نشاهده بذوقنا ونجده
بوجداننا ان الواجب تعالى موجود بذاته ولا مجال للوجود في تلك الحضرة العليا
لا من حيث كونه عينا ولا من جهة كونه زائدا - ثم الوجود الذي يدعونه
عين الواجب تعين من تعيناته واعتبار من شيونه واعتباراته - وكل ذلك
مفوض الى الذوق والفيض الالهي الوارد على كل احد بقدر سابقة عنايته -
ولكن ما قال شيخنا اسلم واقرب الى المعقول، اذ القول بوجود المطلق الذي لم يتعين
بعيد خارج عن قوانين المعقول جدا - بخلاف القول بما ذهب اليه شيخي بان ذاته
هويته البسيطة يترتب عليها ما يترتب على الوجود غير محتاجة الى انضمامها ولا
الى جعلها عينا، كما يقول الحكماء في سائر الصفات الكاملة - لكن في الاضافة و
الوجود الذاتيين لا بد من امر يكون واسطة في ظهور الآثار على الماهيات الكونية
من حضرة العناية، واللائق ان يكون هو الوجود لانه اول منتزع من تلك الحضرة
المطلقة العام فيضه، لكن بواسطة الحب على ما يشعر به الذوق السليم و
الحديث النبوي، فمرة عبر عن ذلك بالوجود ومرة بالحب على ما لا يخفى على المتفحص
في كلام ابي وامامي - هذا - ولكن تسميته بالتعين والتنزل انما هي مشاكلة اذ
نحن لسنا بقائلين بعينية حقيقة الحقائق الاعيان كما قالوا - واما قوله سلمه
الله واما على كونه وجودا خاصا فانه وجود مع النسبة الى الذات المحض والنسبة
التي لا يستلزم الغير الحقيقي او الاعتباري لا يوجب التعين الزائد - قلنا فما قولكم
في اول تعين عند الصوفية فانه غير زائد على الذات مع انه تعين، ولذا سماه جمع

مرتبۃ الذات۔ علی ان عدم استلزام الغیر الاعتباری قسم والتعین لا یستلزم الغیریۃ مطلقا عند اھل المعقول ایضا۔ فظھر مما ذکر فی تحقق مرتبۃ ذات الشیٔ ثم اعتبارہ بالعوارض المحمولۃ، وقد مر منہ شیٔ ۔ الاتری ان الماھیۃ لابشرط شیٔ مطلقۃ وقد تعین بشرط شیٔ مع انہ لم یزد شیٔ الا فی الاعتبار والا فھما متحدان ذاتا و وجودا۔ قولہ الا ان یکون المراد بالتعین انہ صار وجودا وموجودا والوجود زائد ولایخفی انہ یوجب ان یکون الذات غیر وجود، فیرد علیہ البراھین الدالۃ علی عینیۃ الوجود خاصا کان او عاما۔ ولایخفی ان ھذا الشق من الترديد بین البطلان، تعالی اللہ ان یتغیر فی ذاتہ وفی صفاتہ فلا حاجۃ الی ایراد البراھین القطعیۃ علی مازعم الفلاسفۃ خذلھم اللہ۔ وایضا قد سبق فی تحقیق مذھبھم ان الوجود الخاص عین الواجب العام حتی قال ابن سینا وغیرہ انہ بشرط لاشیٔ۔ قولہ ویرد ان یکون ھذا التعین زائدا وقد سبق انہ لایمکن ان یکون زائدا۔ قلنا الکلام فی الوجود الخاص ولم یثبت منہ شیٔ۔ وماسبق فھو مع کونہ غیر تام فیما کان عاما او مطلقا۔ قولہ ثم علی تقدیر زیادتہ موجود فی العلم او فی الخارج او معدوم۔ فان نفس الامر لایخلو عن العلم والخارج۔ قلنا یجوز ان یکون لتقرر عام من الوجود الخارجی علی ماذھب الیہ المعتزلۃ۔ وماذکر من الادلۃ فی الرد علیھم لم یستقم شیٔ منھا علی مالایخفی۔ وقد صرح المحقق الدوانی فی اعیان الممکنات بمثلہ واستشھد بقول المعتزلۃ۔ الاتری انھم صرحوا بان الامور الخارجیۃ ان کان ظرفا لوجودھا فھی من الموجودات الخارجیۃ، وان کان ظرفا لنفسھا، فھی امور خارجیۃ۔ وقال فی مطالع خصوص الکلم اعلم ان الوجود من حیث ھو غیر الوجود الذھنی والخارجی اذ کل منھما نوع من انواعہ، فھو من حیث ھو ھو ای لابشرط شیٔ لاکلی ولاجزئی ولاعام ولاخاص ولیس بجوھر اذ ھو موجود فی الخارج لافی موضوع۔ قولہ وعلی الاول یلزم ان یکون صفۃ ولیس کذالک فانہ یقتضی وجودا اخر۔ قلنا ممنوع، فان ذالک فیما سوی الوجود علی ما

www.maktabah.org

حققوا والا لم يوجد ممكن اصلاً لتسلسل الوجودات - قوله على الثاني يلزم
التكثر في مرتبة الوجود ويمنعه البرهان العقلي - قلنا انما يثبت ذلك
لو قلنا بقيامه بذاته بقدمه - قوله فان المراد بالوجود هو المبدء - قلنا
المبدء ذات الواجب تعالى فقط والوجود انما هو اعتبار من اعتبارات في حضرته
فكيف يكون مبدءً على طريقتنا - قوله ولو كان المبدء ذاتاً مع الوجود لكان
المبدء اثنين، وكل اثنين ممكن وهذا من البراهين القطعية - قلنا ان كان
المراد من المبدء العلة الفاعلية فلا نسلم ان الوجود على تقدير زيادته يكون
جزءً من الفاعل، وان كان العلة التامة فلا نسلم استحالة امكانها من حيث
تضمنها اموراً ممكنة - وانما المحال العقلي كون الصانع تعالى ممكناً - الا ترى ان
امكان المقدور شرط في تأثير القدرة التامة فيكون جزءً من العلة التامة وكذا
سائر الشروط ولا يلزم منه محال - وقد قال الحكماء في اثبات الامكان الاستعدادي
للحادث ان العلة التامة للحادث لا يجوز ان يكون ذاتاً قديماً وحده بل لا بد من
شرط وهو يتوقف على شرط اخر يمتنع توقف الحادث على امور غير متناهية
بعلته، فلا بد من التعاقب فيكون كل سابق معدًّا للاحق من غير اجتماع الى
اخره - على ان الحكماء هم القائلون بان المبدء هو الوجود بشرط التجرد
فيلزمهم هذا المحذور فما هو مخلصهم فمخلصنا - قوله سلمه ربه، ومما يناسب
هذا المقام ان التعين الاول عبارة عن تعين ذاتي لا بد منه لكل موجود في كونه
موجوداً - فالشيء ما لم يتعين لم يتميز ولا اقل من العدم، وما لم يتميز لم يوجد -
ومعنى اللاتعين عدم مزاحمة هذا التعين لتعينات اخرى بل عدم انحصاره
فيه وعدم تقييده - فالتعين الاول للحقيقة الالهية هو الحقيقة الجامعة
لجميع الصفات اجمالاً فعلية كانت او انفعالية - الى قوله وتعينه الاول الذاتي
لا يبعد تسميته بالوجود لكنه غير زائد - اقول وبالله العصمة والتوفيق وبيده
ازمة التحقيق ان محصول ما ذكرتم اتحاد مرتبة اللاتعين وهو الذات البحت مع

www.maktabah.org

مَرْتَبَةِ التَّعَيُّنِ الْاُوْلٰى وَالْحَقِيْقَةِ الْجَامِعَةِ - فَلَمَّا كَانَ حَقِيْقَةُ الْوَاجِبِ وُجُوْدًا فَلَا يَبْعُدُ بِاَنْ يُّعَبَّرَ التَّعَيُّنُ الْاَوَّلُ بِالْوُجُوْدِ - وَلَا يَخْفٰى اَنَّهٗ مُخَالِفٌ لِلْحَقِّ الصَّرِيْحِ مِنْ تَغَايُرِ مَرْتَبَتَيِ الْاِطْلَاقِ الصِّرْفِ الْمُعَرّٰى عَنْ قَيْدِ الْاِطْلَاقِ وَبَيْنَ الْمَرْتَبَةِ الْقَابِلِيَّةِ الْاُوْلٰى الْمُرَاعٰى فِيْهَا قَيْدُ الْاِطْلَاقِ عَنْ تَفْصِيْلِ الْكَمَالَاتِ وَبِاعْتِبَارِ الشُّيُوْنِ فِيْهَا عَلٰى سَبِيْلِ الْاِجْمَالِ - اَلَا تَرٰى اَنَّ ذَاتَ زَيْدٍ مَثَلًا مُتَّصِفٌ بِصِفَاتٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَغَيْرِهَا وَمِنَ الْبَيِّنِ اَنَّ مَرْتَبَةَ ذَاتِهٖ مُطْلَقَةٌ عَنْ اِعْتِبَارِهَا اِجْمَالًا وَّتَفْصِيْلًا فَهِيَ مِنْ حَيْثُ هِيَ لَيْسَتْ بِقَابِلَةٍ وَّلَا لَاقَابِلَةٍ - ثُمَّ اِذَا اعْتُبِرَ فِيْهَا اَنَّهَا ذَاتُ صِفَاتٍ وَّكَمَالَاتٍ مُّجْمَلًا تَمَيَّزَتْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةُ الْاِجْمَالِيَّةُ الْمُرَاعٰى فِيْهَا الْاِجْمَالُ بِلَا مَرْتَبَةٍ عَنْ مَّرْتَبَتِهِ السَّابِقَةِ - وَاِنَّهَا دُوْنَ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ الْمَوْجُوْدَةِ فِي الْخَارِجِ الْمُتَعَيِّنَةِ فِيْ نَفْسِهَا - ثُمَّ اِذَا اعْتُبِرَ فِيْهَا صِفَاتُهَا مُفَصَّلَةً حَدَثَتْ مَرْتَبَتُهُ الْاُخْرٰى لَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذٰلِكَ ضَرُوْرَةً - فَلَمَّا كَانَ هٰذَا شَانَ الْمُمْكِنِ الْمُحْتَاجِ فِيْ وُجُوْدِهٖ اِلٰى مَاهِيَّةٍ وَّهُوِيَّةٍ فَمَا بَالُ الْمُطْلَقِ الْحَقِيْقِيِّ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى - وَيُوْضِحُ هٰذَا التَّاْوِيْلَ فِيْ لَفْظِ التَّعَيُّنِ فَكَيْفَ الْمُخَلِّصُ فِي التَّنَزُّلِ الْمُقْتَضِيْ اِخْتِلَافَ الْمَرَاتِبِ وَكَيْفَ يَصِحُّ تَسْمِيَتُهَا بِالتَّعَيُّنِ الْعِلْمِيِّ - وَمَا ذُكِرَ فِيْ تَوْجِيْهِهٖ لَا يَخْفٰى بُعْدُهٗ مَعَ اَنْ يُّمْنَعَ الصِّفَاتُ فِيْ تِلْكَ الْحَضْرَةِ مُتَّحِدَةً كَالْعِلْمِ، وَخُصُوْصُ اٰثَارِهٖ اِنَّمَا يَظْهَرُ فِيْ مَرْتَبَةٍ الْاُخْرٰى - وَكَيْفَ يَصِحُّ تَسْمِيَتُهٗ بِالْبَرْزَخِيَّةِ الْكُبْرٰى ضَرُوْرَةَ اقْتِضَاءِ الْبَرْزَخِ الطَّرَفَيْنِ بِالْاِطْلَاقِ وَالتَّقْيِيْدِ وَكَيْفَ يُقَالُ اِنَّهُ الْحَقِيْقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ وَكَيْفَ النِّسْبَةُ الْعِلْمِيَّةُ مَرْتَبَةُ اللَّاتَعَيُّنِ وَهِيَ شَانٌ مِّنَ الشُّيُوْنِ الْاِلٰهِيَّةِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ عَقْلًا وَّصَادِرًا اَوَّلُ مَعَ اَنَّهٗ مَصْدَرٌ بَلْ وَرَآءَ نِسْبَةِ الْمَصْدَرِيَّةِ عَلٰى مَا لَا يَخْفٰى مَعَ اَنَّهٗ مُخَالِفٌ لِّتَصْرِيْحَاتِ الْقَوْمِ وَتَلْوِيْحَاتِهِمْ فِيْ بَيَانِ الْمَرَاتِبِ - قَالَ الشَّيْخُ صَدْرُ الدِّيْنِ الْقُوْنَوِيُّ فِي النُّصُوْصِ اِعْلَمْ اَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ اِطْلَاقِهٖ وَاِحَاطَتِهٖ لَا يُسَمّٰى بِاسْمٍ وَّلَا رَسْمٍ وَلَا يُضَافُ اِلَيْهِ حُكْمٌ وَّلَا يَتَعَيَّنُ بِوَصْفٍ وَّلَا رَسْمٍ لَيْسَ نِسْبَةُ الْاِقْتِضَاءِ اِلَيْهِ اَوْلٰى مِنْ نِسْبَةِ الْاِقْتِضَاءِ فَاِنَّ الْاِقْتِضَآءَ الْمُتَعَقَّلَ اِذْ ذَاكَ اَوِ الْمَنْفِيُّ حُكْمٌ

www.maktabah.org

تعين أو صفة مقيدة - ثم ليعلم أن الاقتضاء إن كان ذاتيا فله ثلث مراتب -
حكم من حيث المرتبة الأولى هو أنه لا يتوقف على شرط ولا موجب يكون
سببا لنفسه - وحكم من حيث المرتبة الثانية هو أنه يتوقف تعينه على شرط
واحد - وحكم من حيث المرتبة الثالثة هو أن ظهور أحكامه يتوقف على
شروط وأسباب ووسائط - وقال قدس سره في نص آخر اعلم أن الحق من حيث
إطلاقه الذاتي لا يصلح أن يحكم عليه بحكم وأنه لا يعرف بوصف أو يضاف
إليه إضافة من وحدة أو وجوب أو مبدئية أو اقتضاء إيجاد أو تعلق علم منه بنفسه
أو غيره، لأن كل ذلك يقتضي التعين والتقييد ولا ريب أن في تعقل كل تعين
يقتضي سبق اللاتعين عليه وكل ما ذكرناه في الإطلاق - بل تصور إطلاق الحق يشترط
فيه أن يتعقل بمعنى أنه وصف سلبي لا بمعنى أنه إطلاق ضده التقييد بل هو
إطلاق عن الوحدة والكثرة المعلومتين - إذا وضح هذا فاعلم أن نسبة الوحدة
إلى الحق والمبدئية والتأثير والفعل ونحو ذلك إنما يصح ويضاف إلى الحق باعتبار
التعين - وأولى التعينات النسبة العلمية الذاتية ويتعقل وحدة الحق من حيث
أن علمه بنفسه في نفسه الخ - وقال قدس سره في نص آخر اعلم أن الحق لما
لم يمكن أن ينسب إليه من حيث إطلاقه صفة ولا اسم ولا أن يحكم عليه
بحكم علم أن الصفات والأسماء والأحكام لا يطلق عليه ولا ينسب إليه إلا من
حيث التعينات - ولما استبان كل كثرة وجودية أو متعلقة يجب أن يكون
مسبوقة بوحدة ولزم أن يكون التعينات التي من جهتها تضاف الأسماء و
الصفات والأحكام إلى الحق مسبوقة بتعين هو مبدء جميع التعينات ومحدها،
بمعنى أنه ليس وراءها إلا الإطلاق الصرف وأنه أمر سلبي مستلزم سلب الأوصاف
والتعينات والاعتبارات عن كنه ذاته سبحانه - قال المحقق الدواني وجود مطلق
را مراتب اثبات مے کنند - مرتبۂ اُولی غیب ہویت کہ دراں مرتبہ بہ ہیچ وجہ مشار الیہ نگردد و
بہ ہیچ وصف موصوف نہ ، بلکہ احکام تنزلات اوست من حيث الإطلاق والتأثير والفعل

وَالْوَحْدَةِ۔ ومرتبۂ ثانیہ مرتبۂ الوہیت است، وَهِيَ حَقِيْقَةُ اسْمِ اللهِ سُبْحَانَهٗ وَلَهٗ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ الْوُجُوْبُ الذَّاتِيُّ۔ قَالَ الْعَارِفُ الْجَامِيُّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهٗ اول کہ بنور حکم ظہور وبطون وواحدیت در احدیت مندرج بود وہر دو در سطوتِ وحدت مندمج، نام عینیت وغیریت وظہور وبطون ووحدت وکثرت منتفی، شاہد خلوتخانۂ غیب خواست کہ خود را بر خود جلوہ دہد۔ اول جلوہ کہ کرد بصفت وحدت بود، پس تعین اول کہ از غیب ہویت ظاہر شد وحدت بود کہ اصل قابلیات است، واو ر ا ظہور وبطون مساوی بودند باعتبار آنکہ قابل ظہور وبطون بود واحدیت وواحدیت از وے منتشی شدند۔ وَالتَّعَيُّنُ الثَّانِيْ لِغَيْبِ الْهُوِيَّةِ وَاللَّاتَعَيُّنِ هِيَ هٰذِهِ الْوَحْدَةُ الَّتِيْ اِنْتَشَأَتْ مِنْهَا الْوَاحِدِيَّةُ وَالْاَحَدِيَّةُ فَطَلَبَ بَرْزَخًا جَامِعًا بَيْنَهُمَا وَهِيَ عَيْنُ قَابِلِيَّةِ الذَّاتِ لِبُطُوْنِهَا وَظُهُوْرِهَا اِجْمَالًا ثُمَّ تَفْصِيْلًا۔ پس تعین اول عبارت از تعین ذات بود باعتبار قابلیت مذکورہ واین تعین را مَرْتَبَةُ الْجَمْعِ نامند وَالْوُجُوْدُ الخ۔ وَهٰذِهِ الْمُقَدَّمَةُ وَاِنْ كَانَتْ مِمَّا حَرَّرَهَا اَصْحَابُ هٰذَا الْفَنِّ لٰكِنْ ذَكَرْنَا نُبْذَةً مِّنْهُ اِحْتِيَاطًا۔ وَمَعَ قَطْعِ النَّظَرِ عَنْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ فَالْكَشْفُ الصَّحِيْحُ حَاكِيًا عَنْ ذٰلِكَ مُنَادٍ عَلٰى حَقِيْقَةِ مَا ذَكَرْنَا۔ وَشَيْخُنَا وَاِمَامُنَا قَدْ حَقَّقَ ذٰلِكَ فِيْ مَوَاضِعَ مِنْ رَسَائِلِهٖ بِمَا لَا مَزِيْدَ عَلَيْهِ۔ قَوْلُهٗ سَلَّمَهٗ رَبُّهٗ مَا مَعْنَى اللَّطَائِفِ السَّبْعِ الخ۔ قُلْنَا كُلُّ ذٰلِكَ جَوَاهِرُ لَطِيْفَةٌ مُّتَعَلِّقَةٌ بِالْبَدَنِ الْاِنْسَانِيِّ بَعْضُهَا تَعَلُّقُ بِالتَّدْبِيْرِ وَالْاُخْرٰى لَيْسَتْ كَذٰلِكَ، وَفِي الْكُلِّ اَسْرَارٌ مُّوْدَعَةٌ وَدَقَائِقُ غَامِضَةٌ وَّسَيْرٌ وَّسُلُوْكٌ يَّخْتَصُّ بِكُلٍّ مِّنْ ذٰلِكَ، وَكَذَا الْفَنَاءُ وَالْبَقَاءُ وَالتَّجَلِّي الْخَاصُّ مُتَعَلِّقٌ بِكُلٍّ وَاحِدٍ۔ وَمَكَاتِيْبُ اِمَامِيْ وَشَيْخِيْ قُدِّسَ سِرُّهٗ مَشْحُوْنَةٌ بِذٰلِكَ وَلَا حَاجَةَ اِلَى التَّكْرَارِ وَاَمَّا حَقِيْقَةُ التَّوْحِيْدِ عَلَى الْوَجْهِ الْمَذْكُوْرِ فَاِنَّمَا يَكُوْنُ لِلْعَارِفِ شُهُوْدًا لَّا وُجُوْدًا وَلٰكِنْ بِمُوْجَبِ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ يُعَامِلُ مُعَامَلَاتٍ تُنَاسِبُ شُهُوْدَهٗ، وَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَرَّرْتُمْ۔ وَفِيْ لُزُوْمِ هٰذِهِ الْحَالَةِ لِصَاحِبِ هٰذَا التَّوْحِيْدِ خَدْشَةٌ، بَلِ الْحَقُّ لُزُوْمُ كَمَا يُفْصِحُ بِهٖ عِبَارَةُ السَّلَفِ، وَاِلَيْهِ يُشِيْرُ كَلَامُ شَيْخِ شُيُوْخِ الْعَالَمِ فِي الْعَوَارِفِ وَهُوَ الْمَرْمُوْزُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ قَوْلِهٖ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ

www.maktabah.org

مشکور مؤکدٌ کما تری۔ وَالْعَلَامَةُ عَلٰی صِحَّةِ التَّوْحِیْدِ الْحَقِیْقِیِّ هُوَ حُصُوْلُ حَقِیْقَةِ اتِّبَاعِ حَبِیْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَحُصُوْلُ الْمَرَاتِبِ السَّبْعِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ۔ وَعُنْوَانُ جَمِیْعِ ذٰلِكَ هُوَ التَّحَلِّیْ بِالسُّنَنِ النَّبَوِیَّةِ وَالْاَعْمَالِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ عَلٰی مَصْدَرِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِیَّةُ وَبِاَدَاءِ وَظَائِفِ الْعُبُوْدِیَّةِ وَالْاِحْتِرَازِ عَمَّا یُخَالِفُ الشَّرِیْعَةَ الْحَقَّةَ عَمَلًا وَاعْتِقَادًا وَلَوْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ، وَذٰلِكَ مِمَّا عُلِمَ بِالنَّصِّ۔ وَلِذَا بَالَغَ مَشَائِخُنَا النَّقْشَبَنْدِیَّةُ قُدِّسَ اَسْرَارُهُمْ فِیْ تَحْصِیْلِ هٰذَا الْاَمْرِ الْجَلِیْلِ وَاهْتَمُّوْا بِهٖ، وَلَمْ یَعْتَبِرُوْا بِمَا یَحْصُلُ مِنْ لَطَائِفِ الْاَحْوَالِ بِفُتُوْرِ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ، وَاعْتَنَمُوْا بِالتَّحَلِّیْ بِحُلِیِّ الشَّرَائِعِ مِنْ فُقْدَانِ التَّوْحِیْدِ عَلٰی مَا حُکِیَ مِنْ اِمَامِنَا عُبَیْدِ اللهِ الْمَعْرُوْفِ بِخَوَاجَهِ اَحْرَارِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ۔ وَاللهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

دیگر فرموده اند در مسئلۂ وحدتِ وجود چیزے بنویس که بغایت دقیق است۔ مکرّمِ من! چه ایں مقدمه ذوقی ست کشفِ حقیقتِ آں به تحریر و تقریر راست نیاید خاصةً که بیک طریق معلوم ایشاں شده باشد، و ذوق آں مکرم گشته و بوجوه دلائل عقلی و نقلی متیقن ایشاں شده که مقام خواجه حضرت خاتمیّت عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِیَّةُ همیں وحدت وجود است بر وجهے که شیخ ابن العربی و اتباعِ ایشاں رَحِمَهُمُ اللهُ مقرر ساخته اند۔ و نیز مقرر ایشاں گشته که هیچ مقامے معرفتے بیروں ازاں نیست، و طریقۂ حضرتِ صدیق اکبر و علی مرتضے رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا جمیع حضرات خواجگاں همیں است، و آنکه جوگیه و براهمۂ هند و فلاسفۂ یونان که بطالتِ شاں بدیهی ست دراں شرکت دارند و به دقائق آں بزعم خود رسیده۔ ظاهر نمے شود که وجهِ استفسار چیست، و ایں چنیں مقدمات گمانیه و ظنیه شنیدن چه لطافت دارد، كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ۔ و آنچه استفسار رفته بود که اهلِ حکمتِ رسمیه گویند که اجسام را هیولیٰ باید که حاملِ امکانِ او بود در مجردات چوں احتیاج به هیولیٰ نبود، معلوم شریف بوده باشد که حکماء گفته اند لَا بُدَّ لِكُلِّ حَادِثٍ مِنْ مُدَّةٍ وَمَادَّةٍ۔ و ماده عام تر است از هیولیٰ پس مادۂ اعراض موضوع است و مادۂ نفس بدن مادۂ صورت هیولیٰ و بر تقدیر که مراد از ماده هیولیٰ

www.maktuban.org

باشد محذور لازم نیاید زیرا کہ موضوع بدن بے ہیولی صورت نہ بندد۔ مکرم من! چوں مدارِ فلاسفہ بر انکار طور نبوت است واعتماد بر مقدماتے کہ از نسج عنکبوت اہون است بایں چنیں ادلہ قناعت کردہ اند و بقدم عالم رفتہ واز خداء تعالیٰ روسیاہ شدہ۔ ہیچ طفلے شرائع صحیحۂ قطعیہ را بریں دلائل فاسدہ کاسدہ کہ دارند از دست ندہد۔ دریں مسئلہ متمسک ایشاں آن است کہ امکان صفتِ ثبوتی است ومحل خود را خواہاں است وآں محل باید کہ مادۂ معانی مذکورہ باشد، وایں بوجوہ مردود است۔ اول لَانُسَلِّمُ کہ ممکن درحال عدم موصوف بامکان باشد وانقلابے کہ ازاں گریختہ اند بر تقدیر ثبوت ممکن است فِیْ حَالِ عَدَمِہٖ، وبر تقدیر تسلیم مراد از صفت ثبوتی چیست۔ اگر آن است کہ عدم داخلِ مفہومِ او نیست یعنی عدم مطلق یا مضاف نباشد مسلّم است لیکن ملازمت ممنوع۔ واگر بایں معنی ست کہ موجود است پس ثبوتی بودن ممنوع است، بلکہ صاحب تجرید وغیرہ بر عدم ثبوتیت او اقامتِ برہان نمودہ۔ بر تقدیر تسلیم لَانُسَلِّمُ کہ متعلق محل ومعانی مذکور باشد۔ واگر از امکان امکانِ استعدادی مراد داشتہ باشند کہ صفت ثبوت است، پس محقق است کہ حادث فِیْ حَالِ عَدَمِہٖ بایں موصوف نیست، وَاِلَّا یَلْزَمُ وُجُوْدُ صِفَۃٍ بِلَا مَوْصُوْفٍ لِاَنَّ الْمَحَلَّ لَیْسَ بِمَوْجُوْدٍ۔ و مدار امکان استعدادی بر نفی قادر مختار است وَھُوَ ضَلَالٌ۔ وآنچہ آں حضرت مرقوم فرمودہ کہ ذوقِ سلیم حاکم است بآنکہ ہر ممکن را ہیولیٰ باید، تعین کہ از ظاہر مصروف است کہ اثبات ہیولیٰ ثبوت بقدم عالم میکند کہ کفر است، بلکہ مراد آں حضرت امرے خواہد بود کہ محل ایں صفت اعتباریہ باشد، وَلَوْکَانَ ذٰلِكَ الْاَمْرُ اَمْرًا عَدَمِیًّا چنانکہ از تحقیق ایشاں لائح است۔ زیرا کہ صورِ علمیہ مندرج در دائرۂ وحدت کہ باعتبار مثال دائرہ است والا نقطہ بیش نیست، بوئے از وجود خارجی ندارد۔ و موافق تحقیق آں مخدوم بعض اکابر نیز تجویز کردہ اند کہ حاصلِ امکانِ حادث صورِ علمیّہ است کہ فی نفس الامر گونہ تقررے دارد مناسبِ آں تقررے کہ معتزلہ معدومات را اثبات نمودہ اند و دریں باب تفصیلِ سخن نمودہ۔

تنبیہ۔ از تحقیق سابق لائح گشت کہ ہیچ حادث راپیش از حدوث مادہ موجودہ قبل وجود درکار نیست کہ حامل امکان باشد کہ باوجود عدم ثبوت دلائل او بقدم عالم مے کشد کہ کفر است۔ وبر تقدیر اقتضاءِ امکان مادہ را وجودیًا او عَدَمیًا ممکن است کہ صورِ علمیہ باشد کَمَا قَالَ کَثِیْرٌ

www.maktabah.org

من الصوفیۃ، او حقائق معدومۃ علی ما یستفاد من عبارۃ المتکلمین، او اعدامًا۔ محل ہمہ نزدیک است کہ محل موجود را شرط نکردہ اند علی ما حققہ المحقق الدوانی بما لا مزید علیہ۔ لا یقال حقائق المعدومۃ او الاعدام مجہولۃ مطلقۃ فکیف یتعلق بہ العلم الالٰہی ثم التخلیق، لانا نقول ذالک ممنوع۔ الا تری انا نحکم علی عدم العلم بانہ جہل ولا بد من تعلق العلم والتمیز فی الجملۃ۔ ولا یلزم قلب الحقیقۃ لان المراد المعدوم فی الخارج لا مطلقًا، والعدم ما صار وجودا حتی یلزم القلب المذکور۔ دیگر امید است کہ آں صاحبزادہ بر جادہ رعایت حقوق شریعت غراء بظاہر و باطن فرمایند و از اطلاق ایں قسم سخناں کہ ریک حقیقت است کہ از جہتے واجب است و از جہت دیگر محل امکان تحاشی نمایند۔ قال بعض المحققین من الصوفیۃ، اعلم ان اصطلاحات الصوفیۃ غیر اصطلاح الحکماء، اذ اصطلاحہم خلاف الدین لانہم ینکرون العبودیۃ ویدعون الالوہیۃ ویقولون الحق مادۃ والخلق صورتہ وکل انسان قدیم بالنظر الی المادۃ وبالنظر الی الصورۃ حادث، فالحادث والقدیم شئ واحد والخلق والعین متحد فاین العبودیۃ واین الالوہیۃ الخ۔ وقال فی موضع اٰخر جمیع الصوفیۃ علی انہ تعالٰی قدیم خالق کل شئ لا یجوز اتصالہ بشئ وانفصالہ عن شئ وحلولہ فی شئ وصفاتہ کذاتہ لا ہو ولا غیرہ، الانسان مخلوق وروحہ کجسدہ وہو فاعل مختار۔ ومن اعتقد غیر ہذا فہو زندیق بالاجماع۔ کذا ذکرہ کلابادی۔ واما کلمات بعض الصوفیۃ فی الغلبات کما قال بعضہم ما رأیت شیئا الا ورأیت اللہ فیہ وما فی الوجود الا اللہ، فظاہرہ وان کان کفرا فلہا تاویل، وہو ان الغیب المشاہد عن الخلق لا یبقی فی بصیرتہ للخلق وجود وشہود، فیکون ہذا القول معفوا عنہ عند الغلبۃ۔ واما من اعتقد بظاہر ہذہ الکلمات مع وجود الصحو فہو کافر۔ وآنچہ از حکما نقل فرمودہ اند و گفتہ اند بے اشتباہ روشن مے گردد کہ معدوم موجود نشود و موجود معدوم نہ، نیز مخالف عقیدۂ اہل حق است شکر اللہ سعیہم مگر بدیہۃ وہم آنہا خواہد بود۔ کسے کہ ایمان بقدرت کاملۂ

www.maktabah.org

حضرت قادرِ متعال داشتہ باشد ہرگز شک نیارد در آنکہ او تعالیٰ قادر است کہ بے مادہ ایجاد کند، و تا دیدہ بحقیقتِ شریعتِ مصطفویہ عَلٰی مَصْدَرِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ مکتحل نشود ہرگز بتحقیق ایں مسائل نرسد۔ حکما چوں اعتماد بر عقلِ خود داشتہ اند از حُسنِ اتباعِ انبیاء محروم ماندہ اند، و خدا را آنچناں عاجز تصور نمودہ اند کہ بے شق مادہ خلق نتواند کرد۔ چوں قدماء ایشاں دہریہ اند متاخراں ہرچند تلبیس کردہ اند و باثباتِ صانع رفتہ لیکن در اکثر تصریحات و تلویحاتِ آنہا انکارِ صانع ہویدا مے گردد۔ و اثبات قوۂ مؤثرہ و متاثرۂ آنہا و اجماع شاں بر قدم عالم و قول بایجاب صانع و نفی اختیار وَاِنَّ الْوَاحِدَ لَا يَصْدُرُ عَنْهُ اِلَّا الْوَاحِدُ ہمہ رموز اند بایں معنی کَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُتَتَبِّعِ فِيْ كَلَامِهِمْ۔ ہرچند جمعے تاویلات کردہ اند اما اکثر موافق مقرراتِ آنہا نیست وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ہویداست کہ ایں سخن ایشاں بے تاویل نیست والا انکار حوادث کونیہ کہ بے شک محدثات اند و از کتمِ عدم برآمدہ اند مثل حرکات متعاقبۂ فلکیہ و اجزاء زمان و غیرہا کہ وجود شاں از عدم و عدمِ شاں بعدِ وجود از اجلاء بدیہیات است، لازم مے آید، مگر بر قضیۂ تشکیک کہ فردِ اعلاء وجود مراد داشتہ اند کہ ذات واجبی باشد جَلَّ وَعَلَا۔ آرے بر اصول صوفیہ و اہل حکمت کہ بوحدتِ وجود قائل اند محقق است و بتوجیہ وجیہ۔ قولِ صوفیۂ کرام عائد بر قولِ علماء عظام است کَمَا حَقَّقَهُ شَيْخِيْ وَاِمَامِيْ قُدْوَةُ الْمُحَقِّقِيْنَ قُدِّسَ سِرُّهٗ بِمَا لَا مَزِيْدَ عَلَيْهِ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ ایں ہمہ جرأت و بے ادبی و درازنفسی حسب الامر عالی بود، و الا ایں احقر را چہ یارا کہ در خدمتِ علیہ ایں ہمہ گستاخی نماید۔ وَالسَّلَام

مکتوب حضرت خواجہ عَبْدُ اللّٰه معروف بخواجہ خورد ابن حضرت خواجہ مُحَمَّد بَاقِی بِاللّٰه قُدِّسَ سِرُّهُمَا۔ در استفسارِ علومِ غریبہ و معارفِ دقیقہ بخدمتِ حضرتِ ایشاں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ بعد از عرض نیازمندی و شکستگی و بیدلی معروض رائے اشرف اجلی مے گرداند کہ بایں ہمہ خرابی و پستی کہ نصیب حال و ہمتِ ایں گرفتار شدہ است، امیدواری را از دست نمے دہد و بزرگانِ ایں طریقۂ علیہ را وسیلہ ساختہ پیوستہ از خداوند میخواہد کہ بعنایتِ خاص خود گرفتار را از گرفتاری ہرچہ مسمّٰی بما سواست بروجہ کلی خلاصی بخشیدہ گرفتار محبت خود گرداند تا در غلبات

www.maktabah.org

نسبتِ شریفہ استغراقِ تمام در بحرِ وحدت و انقطاعِ حقیقی از کثرت موہوم میسر گردد، اَشْتَهِيْ عَدَمًا وُجُوْدُ بَعْدَهٗ - بعد ازاں اگر خواہد از مقامِ معرفت کہ مقصودِ آفرینش است بہرہ مند گرداند، بحضور ذاتی کہ حق سُبْحَانَهٗ را با خود در جمیع مراتب حاصل است مطلع مے سازد، بآنکہ بیقین و وجدان می یابد کہ ایں حضور و شہود صفتِ اوست تَعَالٰی - ایں جا از سالک نام و نشانے نیست و دراں مقام است اتصاف باوصافِ الٰہی و تخلق باخلاق وجوبی، و ہم دریں مقام است ارشاد و تکمیل تام - و ایں مقام ذکر مسمے ست بفناءِ حقیقی و بَقَا بِاللّٰہِ و سَیْر فِي اللّٰہِ و وجود را بعد از فناء نہایتے نیست چہ در مراتب وصول وجوہ محبوبِ حقیقی واقع شدہ است و وجوہ محبوب را غایت نمے باشد و مشہودات بے وجہ از وجوہ مستحیل است و ہم دریں مقام است شہود احدیت در کثرت کہ بعضے کُمّل را کہ وَرَثۂ محمدیہ اند بعد از رُجُوع میسر است - اصحابِ رُجُوع دو قسم اند بعض اہل ایں شہود اند و بعض نہ، چُنانچہ شیخ محمد لاہجی در شرحِ گلشن راز بآں تصریح کردہ است - قسمِ اوّل را اکمل میگویند - و بالجملہ اینجا عروجے ست و رجوعے، در طریق عروج بعض را ایں مشرب پیش آید و بعض را نہ - و احوط آں است کہ بایں راہ نبرند، چہ مے تواند کہ بعض در مراتبِ ظلال مقید شود - اما چوں بایں راہ رفتہ باشد و بمددِ صحبتِ مرشد و صفاءِ استعداد او بکمال تربیت برسد و بہ مطلق حقیقی فانی گردد، بعد از رجوع شاید استعداد مساعد یافتہ بوراثتِ تامہ کہ شہود آں گشت و آں را کوثر نامیدہ اند مشرف گردد، بلکہ غالب ہمیں معنی ست مقصود از ہمہ گستاخی غیر ایں نیست کہ اگر بخاطر برسد اعانت ایں طریقۂ شریفہ، در حقِ ایں گرفتار بلکہ در حقِ جمیع دیگر کہ در ایشاں استعدادِ ایں معنے یافتہ شود، نمایند - اگرچہ توجہ بطریق دیگر باشد ازیں طریق نیز خالی نگذارند معلوم شریف آں حضرت است کہ ایں جا دو جہت است، یکے دوام آگاہی بذات کہ آں را یاد داشت گویند و آں را حضراتِ خواجگاں بہ تربیت و پرورش آں سعی دارند و مے فرمایند - و ایں طریقِ اجمال است - دیگر شہود خاص کہ در مجموع مے باشد بصفت یگانگی، و یکے بصفت ہمگی، و ایں طریقِ معرفتِ تفصیلی ست بعض از کُمّل افرادِ اَوْلِیَآءِ اللّٰہ باشند کہ در ہر شئے دریابندہ وصفِ خاص گردند و در خود براں یابندہ اسمے از اسماءِ ذاتیہ کہ در خارج مظاہر نمے باشد ذاتیات را از یک دیگر متمیز مے سازند - و ایں درجہ از درجاتِ بَقَاءِ بِاللّٰہ بغایت نادر است ایں معنی را در کلامِ حضرت سلطانِ مملکتِ تحقیق خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّهٗ یافتہ شدہ است اما ہنوز بفہم نرسیدہ است، لطف فرمودہ اگر گنجائشِ

www.maktabah.org

وقت باشد در رشحات ملاحظہ نمایند و بشرحِ آں ممنون سازند۔ چنانچہ بعض دیگر مظہر اسماءِ فعلیہ مے شوند، ہم در مقامِ باﷲ راباایں دو وجہ تفسیر فرمودہ اند۔ در شرح معنیٔ اول توجہے فرمایند۔ و ایں فقیر پیش ازیں در عریضہ مشتمل بر مسائل نوشتہ بود کہ در لطائف سبعہ ہر چہ تواں نوشت بنویسند۔

اول در تحقیق آں لطائف کلمۂ چند بنویسند، یعنی لطیفۂ عالی چہ چیز است و لطیفۂ نفسی کدام است و ہم چنیں لطیفۂ قلبی و روحی و سرّ و خفی و اخفیٰ۔

ثانیاً در مغایرت و عدم آں بایک دیگر لفظے چند کہ ذاتی بود مقصود تحریر فرمایند۔ در مکتوبات و رسائل حضرت قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّہٗ دریں باب چیزے یافتہ نشد۔ آرے ذکر لطائف ہست، اما اینکہ ہر لطیفہ حقیقتِ او چیست و مغایرت بایک دیگر چگونہ است اعتباری یا حقیقی یافتہ نشدہ، از بیان لطائفِ حقائق مغایرت و عدم آں نیز معلوم مے شود۔ آرے در بعض رسائل بعض مشائخ کبرویہ مثل شیخ زین الدین خوافی وغیرہ چیزے یافتہ میشود، اما بتفصیل نیست، و وافی و کافی نیست و بعضے خوب بفہم ہم نمے رسد و بالفعل ہم آں مقام حاضر نیست تا نوشتہ شود۔ والسلام

حضرت خواجہ باقی باﷲ قدس سرہٗ

مکتوب ۳۱ سی ویکم۔ بنام حضرت خواجہ عبدُ اللہ معروف بخواجۂ خورد ابن حضرت خواجہ محمد باقی باﷲ قُدِّسَ سِرُّہُمَا۔ در فنا و بقا و حضور و شہود و در رؤیت۔

الحمد ﷲ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ عرض نیاز ایں شکستہ آوارہ بصد عجز و انکسار بحضرتِ علیہ مقبول باد۔ عنایت نامہ عشرت و مسرّت افزاء دُور افتادہ ہا گردید۔ الطاف و اشفاق کہ در ضمن آں اندراج یافتہ است سببِ امیدواریہاءِ ایں ناقابل مقصر گشت۔ اﷲ تعالیٰ آں صاحبزادۂ مکرم را ہمیشہ بر مخلصان و محبان خود مشفق و مہربان دارد۔ از اذواق و مواجید ایں طائفۂ علیہ مشروح ساختہ اند و بہ نکات لطیفہ و لطائفِ شریفہ مشحون گردانیدہ بمطالعۂ آں حظہا فرا گرفت، ہر چند ایں گرفتارِ نفس امارہ را بوجہٍ من الوجوہ لیاقتِ استماع ایں غوامض دقیقہ و اسرارِ غریبہ نیست چہ جاۓ آنکہ دست تحقیق بدامانِ آں کشاید۔ ہیہات۔ در رشحات مذکور ست از شیخ ابو سعید قُدِّسَ سِرُّہٗ پرسیدند کہ سخن در طریقت گفتن کرا شاید، فرمود کسے را کہ اگر ظاہر

www.maktabah.org

اگر بر ہمہ اہلِ زمین عرضہ کنند بر ظاہرِ او ہیچ عیب شرعی نباشد، و اگر باطنِ او را بر ہمہ اہلِ آسمان عرضہ
کنند در باطنِ او ہیچ نقصانے نباشد۔ اما چوں عنایتِ عزیزاں کہ دریچہ لطفِ الٰہی ست جَلَّ
وعلا ایں مسکین مطرودے را از حضیضِ مذلت باوجِ رفعتِ قبول بر داشتہ است، توجہ ایشاں اعُروۂ
وثقٰے ہمت ساختہ بدو کلمہ نامربوط پرداخت۔ امیدوار عفو است۔ مخدوما! اطلاق نام و نشان
سالک دو احتمال دارد نام و نشان کونی و امکانی و زوالِ آں در سطواتِ انوارِ قدم ظاہر و لامع است،
تا کہ مراد قطب المحققین خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ از نفی ذات و صفاتِ سالک دریں مقام بایں
معنی بود۔ احتمال دیگر عینِ ثابتۂ او کہ سالک مظہر اوست و زوال آں دریں مقام لازم نیست،
وحصول ترقی از عین ثابتہ کہ مبدءِ تعین او باشد ممکن است بل واقع، چنانکہ در کلامِ حضرت
حجۃ العارفین حضرتِ ایشاں قُدِّسَ سِرُّہٗ مبسوط است و در رشحات در میان فرق میان
ملک و انسان نیز مذکور است۔ و متبادر چناں است کہ نام عبارت از ذاتِ عارف است
انتفاءِ آں بداں معنیٰ ست کہ عارف را ذات نیست و اِنَّ الْعَالَمَ اَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ فِیْ
عَیْنٍ وَّاحِدٍ عَلٰی مَا تَقَرَّرَ عِنْدَهُمْ۔ اما نفی نشان کنایہ از آثار است و آں آثارِ حضرتِ وجود
است عِنْدَهُمْ، عینیت جز بطریقِ تجوز و نفی انتساب محل گنجائش ندارد کہ انقلابِ علمِ واجبی جَلَّ
شَانُهٗ مستحیل است۔ دیگر اتحادِ مقام بقاء و فناء خلاف مقرر است و موہم آنکہ حصول فناء بر
انکشاف و حضورِ مذکور موقوف است، بلکہ فناء ہماں استغراق است در شہودِ ذاتِ حق سُبْحٰنَهٗ
بے آنکہ او را وقوفے بود بشہودِ او جَلَّ ذِکْرُهٗ، بل شہودے کہ وصفِ شاہدی و مشہودی در دیدۂ
دل نیاید و ہمگی در بحرِ ہستی گم گردد۔ و نفی نام و نشان کہ مرقوم فرمودہ اند ہم دریں مقام راست
آید کہ عبارت از فناء ست۔ و نیز از حصول مقام بقاء مجرد تعین باآنکہ ایں حضور و شہود نیز صفت
اوست کفایت نیست تا بوجودِ موہوبِ حقانی مشرف نشود از بقاء شربے ارزانی نیست۔
ہر چند ایں تعین ثمرۂ آں وجود موہوب است اما عمدہ را رعایت کردن لازم است۔ دریں وقت
صاحب ایں حضور و شہود جز او سُبْحَانَهٗ نخواہد بود و فانی آوارہ از خلوت خانۂ عدم بخلوت گاہ وجود
رخت نخواہد کشید تا حقیقتِ اَشْتَهِیْ عَدَمًا لَا وُجُوْدَ بَعْدَهٗ صورت پذیرد۔ بداں است
اشارۂ حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّهٗ آنجا کہ فرمودہ اند اگر حق سُبْحَانَهٗ او را ازیں مقام ترقی

www.maktabah.org

بخشد و ببقاء رساند، و او را از نزد خود نورے بخشد کہ باں نور تواند دید کہ مشاہدۂ او جَلَّ ذِکْرُہٗ جز او نیست۔ و سَیر مقام تکمیل معبّر بسیر عَنِ اللهِ بِاللهِ است سیر فِي الله را بآں متحد ساختن، ہر چند از کلام بعض مشائخ متوہم است، مخالفِ مقرر است۔ و آنچہ حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ کہ سیر عَنِ اللهِ بِاللهِ برائے تکمیل ناقصان ایں جا صورت بندد منافی آں نیست، بلکہ مؤیّد آن است چُنانچہ سیاق دلالت دارد۔ ہویداست کہ فرق میانِ اولیاء و مستہلکین و غیر ایشاں باعتبار ہمیں سیر است، و اِلّا ہر فناء را بقاء لازم است و تحقق ولایت را ایں دو جناح درکار۔ و نیز استہلاک را بسیر اوّل خصوصیتے نیست بلکہ در سیر ثانی باعتبار تفصیل شیون از توارد بقاء و فناء چارہ نبود، چُنانچہ حضرت خواجہ قُدِّسَ سِرُّہٗ بآں ایماء کردہ آنجا کہ فرمودہ اگر بحیاتِ ابدی در انقطاع اصل از تعلقاتِ صوریہ کوشی بنہایتِ ایں طریق نتوانی رسید، چہ ہر نفی را اثبات لازم است و ہر اثبات را نفی الخ۔ آنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ وجوہ محبوب را غایت نمے باشد و شہود ذات بے وجہے از وجوہ مستحیل، ما نا کہ عبارت جمعے از عرفاء موہم ایں معنی شدہ باشد۔ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ۔

تو و طوبےٰ و ما و قامتِ یار ۔۔۔ فکرِ ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست

ظاہر است کہ کلام مشائخ بیشتر موافق استعدادِ مستمعان است و مطابق حالِ طلاب۔ سالکے کہ سیر او بتفصیلِ شیون افتادہ باشد، و استعدادِ او بہ قاب قوسین مناسب، در حق او انحصار سیرِ ثانی، اِذْ فِي الْاِتِّصَافِ بِالْاَوْصَافِ الْاِلٰهِيَّةِ التَّخَلُّقُ بِاَخْلَاقٍ غَيْرِ الْمُتَنَاهِيَةِ مَعَ عَدَمِ اِنْقِطَاعِهٖ مُسَلَّمٌ۔ و ایں حال محبّین غیر محمّدیین راست، بخلاف محمدی المشرب کہ معاملۂ او بہ اَوْ اَدْنٰی قرار یافتہ باشد۔ بعد از سیر صفات و شیون و قطع آں بطریق اجمال از راہِ محبوبی منجذب اصل الاصول، و از عین الاعیان کہ مرکز طبعی اوست بر آمدہ محفوف سُرادقاتِ ذات شدہ باشد، اگر از ذاتِ صرف حظّے فرا گیرد و سیرش بیرون از وجوہ اعتبارات واقع شود چہ مستحیل۔ و اگر شہود تجلی را دراں حضرتِ علیا بار نبود انحصار سیر در شیون و اعتبارات لازم نیاید، بلکہ حظّے ست مجہول الکیفیت کہ محاط عبارات و مشمول اشارات نشود کہ تنگنائے عبارت جز وجوہ را نتواں اداء کرد، اَلْمَجَازُ قَنْطَرَةُ الْحَقِيْقَةِ۔ در عالم مجاز آنچہ از شاہد در حیطۂ شہود آید و محاط نظر گردد معبّر الفاظ شود و غالب جز عوارض

www.maktabah.org

مکشفۂ محبوب نخواہد بود، والّا ذاتِ معشوق ازاں یک سُو ست، کہ گرفتار ذات است و مُعرض از عوارض وصفات۔ وچوں ذوات را باہم نسبتے ست بیروں از ادراک ازاں رُو از ذوات نصیبے دارد، ودریں حال اگر عمرِ نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ یابد ازاں حظ وافر وازاں نسیم متواتر لعوارض نخواہد خرامید واز قبلۂ توجہ احدیت لسبیل واحدیت نخواہد پیوست، مگر در وقت رُجوع کہ عبُورے دریں گلشن نماید واز گلہائے ایں موطن حظے گیرد۔ اما چوں عروج موافق نزول است ومقابل نقطۂ علیا نقطۂ سفلے است ناچار باسفل تنزلات محقق خواہد شد ودر مقامِ تسلیم بمرادِ محبوب قیام نمودہ بمہاجرت قرار خواہد داد، حدیث کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَآئِمَ الْحُزْنِ گویا رمزے ست باں۔ باز بشوقِ رفیقِ اعلیٰ عازم دیارِ محبوب شدہ رجعت قہقری باصل خواہد کرد تا وصول مدت موت دریں معاملہ خواہد گذرانید۔ چوں بنداءِ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مستعد گردد از کشاکشِ ہجراں خلاصی یابد۔ ہر چند دامن کبریائے محبوب علی الاطلاق ازاں بلند تر است کہ کوتاہ دستے باں حضرت علیا تواند آویخت وبہم آغوشیِ آں منزہ تواند رفت، اما اگر بے چارہ مشتاق گردِ حریمِ محترمِ او نگردد کجا رود وبچہ رُو آورد ؎

ذاتِ من نیست جُز محبتِ ذات ذات برمن زدہ است راہِ صفات

عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ۔ وبذوق در مے یابد کہ ہر چہ مشہود ومنظور گردیدہ، وآنچہ متعلق علم وفہم گشتہ ویا بوجہے مجہول الکیفیتے ازاں حضرتِ علیا فراگرفتہ، وہر چہ متعلق طلب ومحبت شدہ وآنچہ اتحاد پیدا کردہ ونسبتے بہم رساندہ، دامن عزِ حضرتِ کبیر ازاں متعالی ست، وآں جُز متخیل ومنحوت ونہ وشایانِ نفی واعراض، بحقیقتِ کلمۂ لا نفی آں واجب است، لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ گویاں تبری ازاں لازم، کہ محدث را با قدیم راہے نیست، او تَعَالٰی وَرَآءَ الْوَرَآءِ ثُمَّ وَرَآءُ الْوَرَآءِ ست

اے شدہ ام در جوالِ خویشتن مے پرستی ہم خیالِ خویشتن

ہمچنیں صفاتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا وشیونِ ذاتیۂ تَعَالٰی کہ بقِدم موصوف اند وہمچو موصوف خود ببقاءِ ذاتی متصف۔ محدث بے چارہ را رہ باں نیست وسیر او را باں تماشا گاہ گذر نہ، باوجود آنکہ اگر جویاں است او را جویاں است واگر پویاں است ببارگاہِ او پویاں، واگر معنی دارد ہم باو دارد واگر وصل دارد باو، از صفات جُز ذات نخواہد واز تعینات جُز حضرتِ اطلاق نہ، در نزہت گاہ غیب ہویت ہمدوش

www.maktabah.org

تنزیہ صرف است و درخلوت خانۂ احدیت ہم آغوش مطلق محض ۔ وآنکہ جمع اضداد گفتم صواب است زیراکہ
محدث باآثار خود رخت بملک عدم کشیدہ است بوجہے کہ اورا بازگشتے نیست ، ہرچہ ہست خود بخود
ہست خود طالب وخود مطلوب خود شاہد و مشہود خود محبّ وخود محبوب است ، ہم اورا واجد است
وہم موجود وہم ناظر است وہم منظور ، وایں آوارہ ترجمانے بیش نیست چوں الفاظ بر رُوۓ معانی وچوں
کالبد بر اشباح ۔ ونیز کارخانۂ عارف بشہود وابستہ است و درمیان شہودات و وجدانیات مدافع نیست
بموجب اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ باو مناسب یافت احکام ومعاملات است ۔ گفتہ نشود کہ
چوں معاملہ بذاتِ بحت وغیب ہویّتِ پیوست ترقی راچہ معنی بود وتفاوتِ اقدامِ اَہْلُ اللہ
راچہ گنجائش ۔ زیراکہ وسعت کہ در مقام تفصیل صفات است ظلے ست ازاں وسعتے کہ دراں ساحت گاہ
مقدس است ورشحہ الیست ازاں بحر محیط فَہُوَ الْبَسِیْطُ الْوَاسِعُ ، اگرچہ عقلِ عقیل در ادراکِ آں
وسعتِ بیچونی عاجز باشد واز تصور آں ترساں ۔ آنجا دیدۂ دیگر در کار است کہ عقل دریں موطن معطّل
خردرگل است ، ولہٰذا رؤیتِ بصری بذاتِ اقدس متعلق خواہد شد باوجود آنکہ ہرکدام را باندازۂ قرب
خصوصیتے جدا خواہد بود وترقی علیحدہ ۔ وحمل ایں رؤیت بر رؤیت تمثلے از تمثلاتِ ذات نہ رؤیتِ
عین ذاتِ اوست تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ ، وموجبِ نفی خصوصیتِ رؤیت است بدارِ ثواب وخروج
از قوانین شریعتِ غرّاء واعتزال است از مذہب اہلِ حق شَکَرَ اللہُ سَعْیَہُمْ ۔ وہرگاہ رؤیتِ
بصری ممکن باشد ، مشاہدۂ بصیرتی چرا مستحیل بود وطلّاب چرا مایوس باشند ، ہرچند سواءِ شہود مراتب
باشند کہ شیفتۂ مشتاق والہ آں بود وجز تمنا ازاں بدستش نیاید ۔ وآنچہ بعض محققین بر استحالۂ تعلقِ علم بذاتِ
واجبی استدلال اقامہ کردہ اند کہ علم موجبِ احاطہ است بر تقدیر تمام دلالت بر نفی حصولی دارد نہ حضوری
حضرت قطب العرفاء در فقرات فرمودہ اند چوں دل از مزاحمت تصرف غیر حق سُبْحَانَہٗ آزاد
شدہ ، الوہیت دیگرے از پیش بصیرت او برخاست ، دریں مقام بشہودِ تجلیاتِ صفاتِ حق
سُبْحَانَہٗ از شہود اوصاف خود وغیر خود نجات یافتہ از تجلّیِ ذات درپسِ پردۂ تجلیاتِ صفاتی
بہرہ مند شود ، وَمِزَاجُہٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِہَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۔ تواند کہ اشارہ بایں
معنی باشد وحقیقتِ احسان میسّر شود ، چنانکہ لفظ کَانَ اشارہ باں میکند ۔ عبور ازیں مقام
ہیچ کس را مسلم نیست بے اتباعِ کمال مرحضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ عَلَیْہِ مِنَ الصَّلٰوۃِ

www.maktabah.org

فَضَلِھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَتَمُّھَا در مقاماتِ فنا و نیستی چنانکہ نیل مقاماتِ پیشیں میسر نیست بے متابعتِ او صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ چہ متابعتِ ہر مقام بحسب آں مقام است کسے بمتابعتِ آں عالی مقام میسر شود کمتر از کمتر است لیکن کسے را بمحض عنایت شاید کہ آسان گردانند۔ رسیدن باں دولت کہ لشہود و انکشافِ ذات از تفاصیل اسماء و صفات زائل شدہ غیر ذات مشہود او نباشد بسیار متعذر است مگر کسے کہ از ذات و صفاتِ خود نیست شدہ باشد و بخلعتِ خاص کہ تعبیر ازاں بوجود موہوب حقانی کردہ اند مشرف شدہ باشد اِنْتَھٰی کَلَامُہٗ قُدِّسَ سِرُّہٗ۔ و در رشحات آوردہ فرمودند کہ معنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پیش بعضے کہ اَللہ اسم ذات است مِنْ حَیْثُ ھُوَ آں تواند کہ نیست اِلٰہ کہ عبارت از مرتبۂ الوہیت یعنی ذات مع الصفات اِلَّا اللہُ یعنی ذات بحت معرّٰی عن الکل ایں معنی را در خود روانمے باید داشت، زیرا کہ در زمان خلوت دل از اغیار شہود صرف بجز ذاتِ مقدس ہیچ نیست۔ و ایں نسبت مبتدیاں خواجہ عبدالخالق را قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ میسر است۔ فَھِمَ مَنْ فَھِمَ۔ ع

بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

درہمیں معنی مے فرمودند کہ مبتدیاں طریقۂ خواجہ بہاؤالدین را قُدِّسَ سِرُّہٗ چاشنی از غیب ہویت حاصل است انتہی۔ مقرر است کہ غیب ہویت عبارت از مرتبۂ لاتعین است بلکہ شہود برزخیت کبرای ثانئ آں است۔ چنانچہ صرائح و لوائح اکابر براں ناطق است۔ مقصود ازیں ہمہ گستاخی و اطالتِ کلام انکشافِ حقیقتِ حال است، تا برجودت و کساد مخزون فہم قاصر خود اطلاع یابد، والا

من ہماں احمدِ پارینہ کہ ہستم ہستم بل ہیچم وکم ز ہیچ ہم بسیارے

مکرمِ من! محقق است کہ تجلی ذات نصیبِ آں سرور است عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ، و شک نیست کہ آں بیروں از دائرۂ تفصیل اسماء و صفات است و خارج از حیطۂ وجوہ و اعتبارات۔ و کمل تابعان او را عَلَیْہِ السَّلَامُ در مقامات او عَلَیْہِ السَّلَامُ حظے ست تا حقیقت وراثت راست آید، و بشارت اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بحصول پیوندد۔ و ایں معرفت من حیث الکشف والعیان والاثبات والبیان محل ریب نمے نماید۔ و اگر در عبارت عزیزے خلاف آں ظاہر شود، حمل بر استعداد مستمعان باید نمود، یا تفاوتِ اقدامِ اَھْلُ اللہِ

www.maktabah.org

باختلافِ ازمنہ واوقات۔ حضرت شیخ ابن العربی قُدِّسَ سِرُّہٗ باصحابِ خودمے فرمودندکہ ہرچہ بیاریدتازہ بیاریدنہ قدیمہ۔ درابتداء وتوسط ونہایت عَلٰی تَفَاوُتِ دَرَجَاتِہِمْ، احوال مختلفہ است ومواجید متلونہ، مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ، بلکہ بعد حصولِ اقصےٰ درجاتِ کمال۔ چوں ایں دار دارِ تقلب است واحکامِ شریعت ہمیشہ دامنگیر است وحرمان ویاس از دولتِ حصول بمطلب نقد حالش، اگر در وقتِ نزول وتلبس آں احکام، کہ اَلنِّھَایَۃُ ھِیَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ اشارہ بداں است، از یاس خبر دہد واز داغ حرماں بنالد وحصول سعادت وصول محال گوید دلیل بر امتناع آں نمے شود، قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ الخ۔ فرمودہ اند ہم دریں مقام شہود احدیت در کثرت کہ بعض از کمل را کہ ورثۂ محمدیہ اند بعد از رجوع میسر است نہ مکرما! ایں از حکم الٰہی ست کہ اولیاء خود را، کہ باطن ہاء ایشاں بحقیقتِ تنزیہ گرفتار است وتمام وکمال بامحبوبِ خدا در بارگاہِ انس مخصوص است از برائے افادۂ طلاب وافاضۂ انوار ہدایت برخلاف باز گشتے بر ازیں خلوت گاہ مید ہند وبُوئے از مطلوب در ریاحین ایں تماشا گاہ بمشام جان شاں مے رسانند تا وجوہ مناسبت بہم آید، کہ فتحِ ابوابِ فیض بے آں متصور نیست چنانچہ در حدیث حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلَاثٌ رمزے ست بداں، نہ آنکہ مطلق را محبوس قید سازند ومقید گردانند وآفتاب را در طشتِ آب بینند۔ جمعے کہ باستیلاء قہرمان مطلوب بحقیقتِ فناء رسیدہ بتشریفِ مَازَاغَ الْبَصَرُ مکرم شدہ باشند از آفاتِ تقییدات محفوظ اند واز اغلالِ علائق آزاد۔ وایں شہودِ وحدت در پردۂ کثرت ایشاں را مانع شہود صفتِ اطلاق نباشد، چرا کہ حقیقتِ گرفتاری آنہا ہماں است، و ایں برائے رعایت حکمتے ست واظہار جزئیت رحمتے۔ پس ازیں تحقیق لائح شد کہ شہودِ احدیت در کثرت متمم کمالِ ایں جماعتِ علیا نباشد وموجبِ فضل ذاتیہ نہ، بلکہ فی الحقیقت ایں شہود حجابے است بر بدرِ کمالِ ایشاں وکلفے ست بر چہرۂ جمالِ ایشاں۔ واز انبیاء مرسل عَلَیْہِمُ الصَّلَوٰتُ وَالتَّحِیَّاتُ اَتَمُّھَا وَاَکْمَلُھَا وصحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان از کمل ورثہ از اہلِ عرفان بر ازیں ترانہ ترنم نہ نمودہ اند ومحبوس حضیض ایں تنگنا نگشتہ۔ وایں جماعت اصحابِ ذوق ووجدان را کہ در غلبات سکر وحال محکوم ایں تجلی شدہ اند ومغلوب ایں شہود گشتہ فضل بریں فرقۂ کبریٰ نبود ومرتبۂ کبریٰ در قربِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا نباشد۔ آنچہ در حصولِ فناء مشروط است آں است کہ ایں

www.maktabah.org

کثرت مانع حضور وحدت نباشد و مزاحم شهود احدیت نگردد، وظاهر است که دریں فرقه اتم است وآنچه مرقوم فرموده اند که شیخ محمد لاهجی قسم اول را اکمل مے گوید، مکرما! كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ جائے که سخن در انبیاء و کمل ورثه باشد بکلام ہر کس استشهاد نتواں آورد۔ ونیز مرقوم فرموده اند بالجمله اینجا عروجے است و رجوعے دراں عروج، بعضے را ازیں مشرب پیش مے آید وبعض رانه، واحوط آں است که بایں راه نبرند چه مے تواند که بعضے از مراتب ظلال متقید شود۔ مخدوما! ایں مشرب که شهودِ احدیت در کثرت باشد حصولِ آں اصحابِ عروج راکه در صدد قطع منازلِ امکانیه اند وبسیر الی الله مشغول، محال است چراکه طلوعِ آفتابِ احدیت را اضمحلالِ ظلماتِ امکانیه لازم است وحصولِ فناء درکار، که صاحبِ عروج ازاں بے نصیب است وآنچه دارد صورت ایں مشرب است حقیقتِ آں مشهودِ او کثرت است بکمالِ وحدت بخلاف فانی که مشهودِ او جز وحدت نیست و کثرت جز وهم وخیال نه، شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا، اگر الحاق صورت بمعنی نموده اند خداوند عروج را صاحب ایں مشرب نامند پس آنچه در فہم قاصر در آمده واز طریق تسلیک اکابر اطلاع یافته، اولویت حصول آں است دراوانِ سلوک که بمعاونتِ آں در مفاوزِ غیب الغیب عبور نماید، ولذا آں را فتح الباب مے نامند۔ بدیہی ست که ایں محبوس اغلال مباعدت را اقتباسِ انوارِ فیوض حضرتِ مقدس ومنزه بے توسط مبارق ظلال در کمالِ عُسر است، ورعایت وجوهِ مناسب مقتضاءِ حکمت است که ایں تدبیر مقتضی آں است لیکن بتوجه پیر مقتدے از تقید بمراتب ظلال محفوظ خواهد بود۔ آرے در نسبت سابقاں که انبیاءِ کرام باشند عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وکمل وَرَثَۂ ایشاں در طریق ارشاد رعایت وجوهِ مناسبت درکار نیست، که بقلاب اصطفاء ومحبوبی وانجذاب اجتباء ومرادی از اوّلِ کار قبلۂ توجهِ ایشاں حُبِّ غیب هویت نیامده است وبه زیغ البصر گرفتار نشده اند واز شاهراهِ تنزیهِ مطلق بکوچهاءِ تشبیه نیفتاده اند، بخلاف نسبت لاحقاں که غالباً از اصطفاء یکسو مانده بطریق امانت پیوسته اند واز محبوبی بمحبّی قناعت نموده۔

مرقوم فرموده اند که بعد از رجوع اگر استعداد مساعد افتد بوراثت تامه که شهود اکمل است وآں را کوثر نامیده اند مشرف گردد بلکه غالباً همیں است۔ امیدگاها! چوں حقیقتِ توحید که عبارت از إِفْرَادُ الْحُدُوْثِ عَنِ الْقِدَمِ است میسّر شد وکمالے که وصول بحضرتِ احد است بحصول

www.maktabah.org

پوست، تشبیہ چرا گراید و از قبلۂ طلب کہ ذات منزہ است بظلال کونیہ چوں آید۔ چگونہ ازاں وراثت تامہ و شہود اکمل باشد و از شہودِ احدیت بے مزاحمت کثرت شہود وحدت در کثرت چساں اتم بود، بآنکہ استغناء ذاتی واحد علی الاطلاق بزرگتر ازاں است کہ در ہیچ آئینہ او را گنجائشے بود، و مورد خطاب اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ھُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ۔ چوں گردد۔

سوال - از تقریر تو لائح گشت کہ بعض کُمّل را بجہت ابقاء مناسبت بایں عالم شہود دست مے دہد۔ و آں منافیٔ کمال ایشاں نیست و الحال چنیں مے نماید۔

جواب - در صورتے ست کہ باطنِ عارف تنزیہ صرف و واحد مطلق باشد بحسب ظاہر گونہ تعلق بایں کثرتگاہ داشتہ باشد و حظے از مشاہدہ در جلوۂ آں تماشا گاہ گیرد، نہ آنکہ وقتِ رجوع معاملۂ او ہمیں رجوع وحدت در کثرت بود و ہماں را وراثتِ تامہ شہود اکمل داند چنانکہ عبارت عالیہ مشعر برآں است۔ شَتَّانَ مَا بَیْنَھُمَا پس ازیں تحقیق لائح شد کہ مقصود فریقین یعنی جمعے کہ بشہود واحدیت بے مزاحمت کثرت مستعد شدہ اند و جماعۂ کہ بشہودِ وحدت در کثرت آرام یافتہ، حضرت احد حقیقی ست جَلَّ وَعَلَا کہ بکمال تقدس و اطلاق موصوف است، لیکن فرقۂ اولے را کثرت از نظر ساقط شدہ و مضمحل و ہلاک گشتہ مشہود و منظور و مطلوب و محبوب جز ذاتِ صحیت نیست، و فرقۂ ثانیہ را مطلوب و مشہود جز آنحضرت فرد حقیقی نیست۔ و ایں کثرت موہومہ تعینے ست از تعیّناتِ او و تقیدے ست از تقیدات او، در پردۂ آں نیز منظور جز آں بسیط حقیقی نیست در ملحوظ نظر غیر مطلق رانہ۔ اما چوں در مرایاء کونیہ و مجالی امکانیہ جلوہ گر گشتہ است و از صرافت بیرنگی برنگ آمدہ عنانِ توجہ باطن اذکیاء و نظر بصیرت اصفیاء ازاں تافتہ گرفتار برنگ آمدہ و لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ گویاں و ذرہ وار پویاں باقی احد گردیدہ است یقین کہ طریقۂ فرقۂ اولی احکم و اوثق است و شایان کبریائی حضرتِ اعلیٰ، و از ادعاء عینیت باشیاء خسیسہ، کہ در کمالِ اشکال است و غایتِ استحالہ، و عذر خواہ آں جز عفوِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا و استیلاء سکر و غلبۂ حال نیست، مبرا است۔ و لہٰذا شاہراہِ انبیاء عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَالتَّحِیَّاتُ و کُمّل ورثۂ ایشاں ناموافق آں افتادہ، مکشوف اعظم اولیاء و ائمۂ ہدیٰ جز آں نیامدہ۔ حضرت غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہٗ و شیخ شیوخ کلابادی قُدِّسَ سِرُّہٗ باوجود کثرتِ توالیف

www.maktabah.org

حقائق رمزے باں ماجرا نفرمودہ اند بلکہ موافق جمہور رفتہ۔ وحضرات خواجگان بزرگوار قُدِّسَ اَسْرَارُہُمْ کہ برگزیدگان حق تعالیٰ بودہ اند وطریقہ پسندیدۂ ایشاں افضلِ طرق است، صرفِ ہمّت جُز تحقیق توحید شہودی وتحصیل یادداشت واستہلاک در لجۂ غیب ہویّت درضمنِ اصلاحِ ظاہر بسنت وعمل بعزیمت مرضیّہ وتجلّیِ باطن بعقیدۂ حقّہ اہل سنت وجماعت شَکَرَ اللہُ سَعْیَہُمْ نفرمودہ اند، ومہمِ اعظم غیر آں را نہ پنداشتہ وشہودِ مذکور را ہم در وجہِ کمال یا اِکمال نہ انگاشتہ، گرچہ در عباراتِ بعض متأخرانِ ایشاں ایمائے باں رفتہ باشد۔ کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی النَّاظِرِ فِیْ کَلَامِہِمُ الْمُتَّفِقِ فِیْ مَرَامِہِمْ۔ صاحب رشحات از حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ نقل کردہ کہ قول بہ عینیت در کمال شناعت است واگر مقصودِ آفرینش ہمیں شہودے بود، یعنی عینیت اشیاء حق تعالیٰ را، ایں بزرگاں کہ در وضع احسن طرق وتسلیک وارشاد اہتمام مرعی داشتہ اند چرا خلق اللہ را بر مقصودِ آفرینش دلالت نمی کردند، ومجتہدانِ کرام، کہ آراستہ بحق بودہ اند وبیشک فرقۂ ناجیہ اند، چوں از دراثتِ اتم ومقصودِ آفرینش غافل مے رفتند، وبر تقدیر آگاہی ازاں باوجود اہمّ در ابلاغ غیر اہم چوں مے کوشیدند۔ باینکہ گویم کہ ایں سرِّ توحید است، وحضرت خواجۂ بزرگ فرمودہ کہ راہ بسرِّ توحید آسان است اما بسرِّ معرفت مشکل۔ ویا آنکہ ایں در مراتب شہود است ویافت غیر شہود است کَمَا تَقَرَّرَ۔ چرا یافت مقصودِ آفرینش نباشد کہ در عالم مجاز مشاہدۂ محبوب در یچۂ وصالِ اوست، وائے اگر اکتفاء بمشاہدۂ شود وازگوش باآغوشش نیاید۔ ؎

رسید آوازۂ ماگوش در گوش　　　زبختِ بد نیامد دوش بر دوش

دیگرے گوید ؎

بخدمتِ پیشِ اویم ایستادہ　　　ولے بے خدمتی را داد دادہ

ولذا محققاں از شہود ومشاہدہ تحاشی نمودہ اند وعنانِ ہمت را بما وراء آں تافتہ۔ عجب تر آنکہ آنحضرت نوشتہ کہ حضرات خواجگان تربیت نسبت یادداشت کہ طریق اجمال است می نمایند وطریقِ تفصیل کہ مقصودِ آفرینش است شہود خاص است در مجموع بصفت یکے۔ مخدوما! ازاں ملاذ ترویج ایں نسبتِ علیّہ کہ اشرفِ نسبت است مامول است واحتراز از آنچہ موہم بہ توہینِ

آں باشد، ہرگاہ ایشاں چنیں گویند از بیگانگاں چساں گلہ نماید و بچہ حجّت پیش آید۔ بازبایں احقر امر مے فرمایند کہ در تربیّتِ طلاب ایں طریقہ را نیز مرعی مے نمودہ باشند، ہرگاہ بزرگانِ ما کہ ایں گداءِ کمترین ریزہ چینِ خوانِ انعامِ ایشاں است رعایتِ امرے نفرمودہ باشند ایں قلیل البضاعۃ را چہ تصرف و اختیار مخالفت است، باآنکہ بوجوہ معقول و مکشوف خلاف آں شدہ باشد و بذوق و وجدان طورِ دیگر دریافتہ۔ مَعَ ذٰلِكَ ہر کرا از طلاب موافقتِ استعداد است و ایں وارد برو طلوع مے فرماید، بُشْرٰی لَكَ گویاں تقویت آں مے نماید کہ از احوال جلیۂ ایں طریق است و مبشّر فتح باب، و چوں از مقاصد اصلیہ نیست برراہِ ترقی ازاں دلالت مے نماید۔ و آنچہ از رشحات نقل فرمودہ کہ عارف در ہر آن یابندۂ اسمے باشد از اسماءِ ذاتیہ کہ آں را در خارج مظاہر نمے باشد الخ، و شرح آں را استدعاء نمودہ۔ مکرما! ہرگاہ باطنِ عارف مُجلّاءِ اسماءِ ذاتیہ شود چہ استحالت است، و ایں معاملات ذوقی و وجدانی ست نہ بیانی، پس اشکال ساقط است۔ و آنچہ اولیاء بنفی آں قائل شدہ اند و عقل بامتناعِ آں حاکم است انقلابِ حقائق است و تبدل امکان است بوجوب بحسب واقع نہ باعتبار شہود۔ فَاِنَّهٗ لَا يَبْعُدُ فِيْ سَطْوَاتِ ظُهُوْرِ الْاَسْمَآءِ الذَّاتِيَّةِ عَلٰى بَاطِنِ الْعَارِفِ وَفَنَآئِهٖ فِيْهَا وَالْبَقَآءِ بِهَا اَنْ يَّتَخَيَّلَ التَّحَقُّقَ بِهَا وَظُهُوْرَ اٰثَارِهَا فِيْهِ ذَوْقًا وَّوِجْدَانًا لَا عِلْمًا وَّاَدَبًا۔ وَهُوَ فِيْ غَلَبَةِ الْحَالِ وَقُوَّةِ اسْتِيْلَآءِ اَنْوَارِ الْجَلَالِ وَاضْمِحْلَالِ الْاٰثَارِ الْاِمْكَانِيَّةِ فِيْ تَلَأْلُئِ الْاَشِعَّاتِ الْوُجُوْبِيَّةِ مَعْذُوْرٌ بِشَرْطِ اَنْ تُدْرِكَهُ الْعِنَايَةُ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى وَظَآئِفِ الْعُبُوْدِيَّةِ بِاَصْنَافِ الْعِبَادَةِ وَالتَّحَلِّيْ بِالْاِسْتِقَامَةِ عَلٰى مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ عِلْمًا وَّاعْتِقَادًا۔ وَبِدُوْنِهٖ خَرْطُ الْقَتَادِ۔ وَهُوَ الْمَحَكُّ الْاَسْنٰى وَالْمِعْيَارُ الْاَوْفٰى فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ الْبَدِيْعَةِ وَالْمَقَامَاتِ الرَّفِيْعَةِ وَهُوَ الْفَارِقُ بَيْنَ الْكَرَامَةِ وَالْاِسْتِدْرَاجِ۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِحُرْمَتِهٖ مِنْ ذَوْقِ هٰذِهِ السَّعَادَةِ الْقُصْوٰى وَالْعِنَايَةِ الْعُلْيَا۔ دیگر درباب بیانِ رُوح لطائف انسانی طلب تحقیق و مزید تفصیل فرمودہ اند، امیدگاہا! کریمہ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ الخ مشعر آن است کہ کشفِ عنان بیان دریں امور محمود است، و لذا علماءِ راسخین و عرفاءِ محققین جز باجمال سخن نہ گفتہ اند و

www.maktabah.org

گرد کشفِ ایں دقیقہ نگشتہ اند، احقر قلیل البضاعۃ راچہ یارائے آں - اگر رسائل حضرت قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّہٗ را بتفصیل مطالعہ فرمایند، اجمالے کہ حکمِ تفصیل دارد بدست آید و اکثر عقدہائے اغلاق منحل گردد - سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ -

فصل بالخیر - آنحضرت در اکثر مکاتیب برمز و اشارہ بل بصریح و کنایہ ایں احقر را و سائر دوستاں را دلالت بمشرب وحدت وجود بمعنی عینیتِ اشیاء مر حق را سُبْحَانَہٗ مے فرمایند و باہتمام بلیغ کمال را منحصر دراں میدارند، و جمعے را کہ بایں مذاق ندارند با وجود مشرب وحدت وجود بمنقصت منسوب مے سازند، وجہِ آں ظاہر نمے شود - و لائح است کہ ایں مقدمات ذوقی ست و حالی نہ جدلی و قالی - اگر حق سُبْحَانَہٗ آں کرم را بحقیقتِ آں حال رسانیدہ است و باستیلائے آں مغلوب ساختہ، چوں وجدانِ یکے بر دیگرے حجت نیست مقتضائے حُسنِ ارشاد کہ ناشی از کمال رحم و وداد است تصرف است در باطن ہائے مستمنداں تا بحقیقتِ آں راہ یابند و از مذاق آں باخبر باشند، قیل و قال جز جدال ثمرہ ندارد، باحتمال آنکہ مخاطباں نیز دریں باب ذوقے داشتہ باشند و از حال بہرہ - مقدمات منقولہ و معقولہ چنداں فائدہ ندارد، و تصحیح مراتب و استدلال بر قوانین جدال در غایتِ صعوبت - با آنکہ عمدہ دریں باب حضرتِ وجود است وَمَا یَتْبَعُہٗ در حضرت حق سُبْحَانَہٗ، و ایں کثرت منبسطہ جز در مرتبۂ اراءت نیست وکَسَرَابٍ بِقِیْعَۃٍ یَحْسَبُہُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ست، در خارج مطلق ذات مقدسہ حضرت واجب الوجود و صفاتِ حقیقیۂ او - اما چوں مرتبۂ اراءت کہ بعلم خداوندی وابستہ است و بقدرتِ کاملہ برپا از زوال محفوظ است و مناطِ احکام شدہ - و ایں تقرر مصادم تقرر واجبی نمے شود و موجب تحدید او نہ، لِاَنَّ الْمُخَیَّلَ لَا یُصَادِمُ الْمَوْجُوْدَ وَالْمَوْھُوْمَ لَا یُحَدِّدُ الْمُحَقَّقَ - فَلَمَّا انْحَصَرَ الْوُجُوْدُ وَمَا یَتْبَعُہٗ فِی الْوَاجِبِ تَعَالٰی وَالْعَدَمُ فِیْمَا سِوَاہُ، ظَھَرَ کَمَالُ کِبْرِیَآئِہٖ تَعَالٰی وَعَظْمَتُہٗ وَحَقِیْقَۃُ کَمَالِ قَھْرِہٖ وَوَحْدَتِہٖ - وَحِیْنَئِذٍ لَاحَ سِرُّ وَحْدَۃِ الْوُجُوْدِ وَکُنْہُ اِفْرَادِ الْقِدَمِ عَنِ الْحُدُوْثِ، وَمَا قَالَہُ الْاَکَابِرُ فِیْ بَیَانِہٖ یَعْنِیْ نَفْیَ الْحُدُوْثِ وَاِقَامَۃَ الْقِدَمِ، وَحِیْنَئِذٍ اِمْتَازَ الْعُبُوْدِیَّۃُ عَنِ الرُّبُوْبِیَّۃِ وَالْحَقُّ عَنِ الْخَلْقِ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ - ایں طریقہ پسندیدہ نصیب ایں فقراء شدہ، ما بہ الاختلاف جز قول بعینیت نماند کہ موجب اتحادِ اجسامِ کثیفہ است با حق سُبْحَانَہٗ

www.maktabah.org

وعینیت آنکه در غایتِ رکاکت است چنانچه حضرت قطب العرفاء خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ بآں تصریح فرموده اند کما فی الرشحات - وکلام حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی وحضرت شیخ روزبہان بقلی وَغَیْرُهُمَا تنبیہ برآں است واضح ایں قول مستلزم اعتزال است از مذہب اہل سنت وجماعت درباب صفاتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا وقول ایشاں بزیادتی برذات مقدسہ، باآنکه صاحب تعرف در عقیدۂ مقررۂ صوفیۂ علیّہ گفتہ لَاھُوَ وَلَاغَیْرُہٗ موافقِ علماء - وآنچه دربیانِ آں بعضے گفتہ اند لَاھُوَ مِنْ حَیْثُ التَّعَقُّلِ وَلَاغَیْرُہٗ مِنْ حَیْثُ الْوُجُوْدِ مردود است، که در صفات محمول صادق است نه فقط کَمَا صَرَّحُوْا - تَیَمُّنًا بِذِکْرِہٖ ختم رسالت بمکتوب حضرت قطب المحققین خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ که بمولانا قاضی محمد مرقوم فرموده نمایم، واز حضرت حق مسئلت کنم که عمل بموجب آں ایں مسکین وسائر دوستاں را میسّر کند - مکتوب ایں است حقیقتِ عبادت عبارت از خضوع وخشوع وشکستگی ونیاز است که شہود عظمتِ حق سُبْحَانَہٗ بردل ظاہر شود ایں چنیں سعادت موقوف بر محبت است، وظہورِ محبّت موقوف بر متابعتِ سرورِ اولین وآخرین است عَلَیْهِ مِنَ الصَّلَوٰاتِ اَتَمُّهَا وَالتَّحِیَّاتِ اَکْمَلُهَا، ومتابعت موقوف بردانستنِ طریقِ متابعت است پس بضرورت ملازمتِ علماء که وارثانِ علومِ دینی اند برائے ایں غرض شریف باید کرد، واز ملازمتِ علماء که علم را وسیلۂ معاش دنیوی وسببِ حصولِ جاه گردانیده دُور باید بود - واز صحبت درویشاں که سماع ورقص کنند وہرچه یابند بے تحاشی گیرند وخورند پرہیز باید کرد - واز شنیدن توحید ومعارفے که بسببِ نقصانِ عقیدۂ مذہب اہل سنت وجماعت شود دُور باید بود - تحصیل برائے ظہورِ معارفِ حقیقت که بازبستہ است بمتابعتِ محمّد رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ باید کرد - وَالسَّلَامُ

مکتوب ۳۲ سی ودوم بنام مولانا محمد ہاشم کشمی درحقیقتِ فقر ورفع تناقض احادیث فقر -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی - صحیفۂ مکرمت بہجت افزاء دُورافتاده ہا گردید - مدت ہا مدید برآمده که از خدمتِ علیّہ چیزے نرسیده است، ہمواره نگرانی دامنگیر است - مکتوب شریف چوں متضمن بعض اسولہ بود، ہرچند محافظت کرد که دروقتِ نوشتنِ جواب منظورِ نظر باشد تا باندازۂ آں چیزے نویسد، دراں وقت یافتہ نشد - آنچه مجمل یادمانده برآں ابتداءِ سخن کرد - ظاہراً پرسیده اند فقرے

کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ نشان ازان است کدام است وَاَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ عبارت از کدام فقر۔ مکرّما! آنچہ معقولِ ایں احقر است آں است کہ فقر در حدیثیں متحد است، چہ سَوَادُ الْوَجْہِ کنایہ از عدم ذاتی اوست کہ انفکاک او از ممکن از جملہ محالات است، چہ قلبِ حقائق از ممتنعات است وذل وافتقار وعجز وانکسار از آثار آں عدم است، وفاقۂ ابدی واحتیاج سرمدی از خصائص آں، وکریمۂ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ الْاٰیَۃ ونص اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ وآیۂ کُلُّ شَیْئٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ شواہدِ مبیّنۂ آں۔ ہویدا است کہ در عرصہ گاہِ ہستی ونیستی جز وجود وعدم چیز دیگر نیست۔ چوں وجود نصیب واجب شد لاجرم عدم حظ ممکن گشت وحقائق ممکنات جز عدمات نیامدہ وجود وتوابع آں مخصوص بواجب تعالیٰ گردید۔ وچوں وجود را حُسن لازم آمد وحُسن استتار را برنتافت ناچار مظہر خواست تا خود را جلوہ دہد، آئینہ در کار شد مقابلِ شئ، اِذْ بِضِدِّھَا تَتَبَیَّنُ الْاَشْیَاءُ۔ مقابلِ وجود جز عدم نیست، افتقارِ ممکن باعثِ افتخارِ او گردید وفقر او موجبِ غناءِ او شد، ورُو سیاہیش سببِ سُرخروئیش گشت۔

غلام خویشتنم خواند لالہ رُخسارے   سیاہ رُوئی من کرد عاقبت کارے

ہر چند عدم ممکن تمام تر ظہور آثار وجود در وے کمال تر۔ پس تنزیہ وجود از آثارِ تقییدات کہ بے مزجِ عدم صورت نہ پذیرد در اثبات غنائش واجب آمد وتفردِ عدم از لوازم وجود در تحقیق فناءِ او لازم شد۔ تا عدم بحقیقتِ اطلاقِ خود نرسد مظہر حقیقت وجود مطلق نگردد۔ ازیں تحقیق کنہِ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ لِسَانُہٗ ہویدا گردید، چہ عارف دریں وقت از حضرتِ وجود وحقیقتِ عدمیۂ خود کلّ اللّسان است، زیرا کہ حکم در مرتبۂ تقیید است کہ از امتزاج وجود وعدم پیدا شدہ، چرا کہ وجود مطلق تا بحضیض تنزل نیاید محاط تعبیر نشود وتنزل بے تقیید صورت نہ پذیرد وتقیید بے مزج عدم ممکن نبود۔ ہمچنیں عدم مطلق تا متلبس بوجود نگردد محکوم نشود، لِاَنَّ الْوُجُوْدَ لَازِمٌ لِلْمَحْکُوْمِ عَلَیْہِ وَلَوْ مِنْ وَّجْہٍ پس محقق شد کہ مرتبۂ حکم وتعبیر ہم در جانبِ وجود وہم در جانب عدم منافی مرتبۂ اطلاق آن است۔ فَکَمَا اَنَّ الْوُجُوْدَ الْمُطْلَقَ مِنْ حَیْثُ ھُوَ لَا یُعَبَّرُ بِعِبَارَۃٍ وَّلَا یُشَارُ بِاِشَارَۃٍ وَّلَا یَتَعَلَّقُ بِہٖ عِلْمٌ وَّلَا یَصِلُ اِلَیْہِ وَھْمٌ، کَذٰلِکَ حَالُ الْعَارِفِ الْفَانِیْ بِالْفَنَآءِ الْمُطْلَقِ الْوَاصِلِ اِلَی الْعَدَمِ الْمُطْلَقِ مِنْ حَیْثُ ھُوَ کَذٰلِکَ خَارِجٌ عَنْ حِیْطَۃِ التَّعْبِیْرِ۔ فَلْیُتَاَمَّلْ فَاِنَّ

www.maktabah.org

هٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ مِنْ نَفَائِسِ الْمَعَارِفِ۔ واز تحقیق سابق معنے إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ بظہور پیوست، یعنی چوں فقر کہ عبارت از حقیقتِ عدمیۂ اوست تمام شود ولائح گردد کہ کمالاتِ وجودیہ جز مستعار نیست و امانت باہلِ آں سپارد، بعد ازاں جز عدم مقید نماند، و تقید عدم چوں در مرتبۂ اعتبار است آں را نیز از دیدۂ بصیرتش برداشتہ باطلاق عدم پیوندد، و در سالک از وجود و عدم اثرے نماند و فناءِ مطلق رو دہد۔ دریں وقت عارف مظہرِ ذات با جمیع کمالات خواہد بود، لِأَنَّ الْأُلُوْهِيَّةَ عِبَارَةٌ عَنْ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ مَعَ جَمِيْعِ الْكَمَالَاتِ۔ وآنچہ از استفاضہ از فقر استفسار رفتہ، معلوم شریف بودہ باشد عدم کہ حقیقت ممکن است مبدءِ شر و نقصان است۔ وچوں بر عارف حقیقتِ کسادِ ذاتیِ او ہویدا گردد دناءت و خساست جبلّی بر منصۂ ظہور آید و کمال حضرتِ واجبی جَلَّ سُلْطَانُهٗ متجلی شود، ناچار از خود بسوءِ او تعالی گریزاں شدہ آغاز از عدمِ طبیعی و فقرِ ذاتیِ خویش خواہد نمود۔ وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهٖ ذَنْبٌ گفتہ عدمِ خود را کہ معبّر بفقر است عدیلِ کفر داشتہ و پناہ بحضرتِ وجود بردہ بنداءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ خواہد پرداخت۔ وانخلاع از آثارِ فقریہ ولوازمِ عدمیہ مسئلت خواہد نمود وَاَغْنِنَا بِغِنَاءِكَ وِردِ جانش خواہد گردید۔ وآنچہ استفسار فرمودہ کہ مسئلت و تمناءِ دین در حدیثِ مصطفوی عَلٰى مَصْدَرِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ بچہ معنی بود، پوشیدہ نماند کہ اقوالِ پیغمبر عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ جوامع الکلم است محمل آں در مقامِ شریعت بر اداءِ وظائفِ عبودیت و در طریقت نفیِ محبت موہوم و در حقیقت بر تبختر در بارگاہِ حضرتِ حقیقتِ الحقائق بموہبت و فضل ممکن است۔

در اثناءِ تحریر رقیمہ طاہر صحیفۂ گرامی رسانید بمطالعۂ آں حظ ہا فرا گرفت، خصوص از شرح آں غفلت کہ موطنِ اخص الخواص است و طائفان کعبۂ اصل الاصول و مستعدانِ دولتِ ایمان بغیب و مناط سعادتِ ارشاد و اکمال و مفتح بابِ وراثت

هَنِيْئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهُمْ　　وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِيْنِ مَا يَتَجَرَّعُ

وایں شعر کہ در ضمنِ آں فرمودند بغایت دلپذیر افتاد

ما نغنودیم لیکن چشمِ پنداری غنود　　ننگِ غفلت بود بیداری بخواب انداختیم

دیگر خاطر از جانب اخوی اعزّی خواجہ محمد فاروق نگران است کہ بر مہم صعب تعین نمودہ اند۔

www.maktabah.org

مجملاً توجہے بحالِ برادر رفت، بحمدِ اللہِ سُبحانَہٗ بالیدہ و سربلند بنظر در آمد۔ ہر چند رفعتِ رفعت آخری ست، امّا حضرت کریم قادر است کہ جمع سازد و مسکین را از خاکِ مذلت برداشتہ بدرجات کونین رساند۔ والسّلام

مکتوب ۳۳ سی و سوم۔ بنام شیخ محمّد عُبیدُ اللہ ابن عُروۃ الوثقیٰ

الحمدُ للہِ وسلامٌ علیٰ عبادِہِ الذین اصطفیٰ۔ گرامی نامۂ آں محبِ مشفق بہجت افزاءِ دُور افتادگاں گردید۔ حمدًا للہِ سُبحانَہٗ کہ باستقامت اندو از تذکرۂ احبہ فارغ نہ۔ اللہ تعالیٰ دوستانِ خود را بمعیتے کہ از حضیضِ مباعدت باوجِ قُرب رساند از وجود موہوم برہاند و از طریقت بحقیقت و از حقیقت بحقیقت الحقائق دلالت نماید و مکرم دارد، و از سرچشمۂ محبت کہ مبشّرِ آں دولتِ قصویٰ است، و حدیثِ مخبرِ صادق علیہِ الصَّلوٰۃُ والسَّلامُ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ شاہدِ عدل بریں معنیٰ ست سیراب دارد، تا در استیلاءِ آں جز آفتابِ احدیت در دیدۂ بصیرت نماند۔ و چوں مصداقِ آں حسن اتباعِ سید المرسلین است علیہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوٰاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّات وآں را درجاتِ مختلفہ و مراتبِ متنوعہ است بکرمِ خویش بحصولِ آں مستعد و چوں ظاہر عنوانِ باطن است حلیۂ سُننِ سنیہ و طاعاتِ مرضیہ زینت بخشِ معنیٰ و صورت کناد۔ والسّلام

مکتوب ۳۴ سی و چہارم۔ بنام بعض اربابِ طریقت۔ در بعض اصطلاحاتِ طریقت۔

نَحْمَدُہٗ عَلیٰ نَعْمَآئِہٖ، وَنَشْکُرُہٗ عَلیٰ اٰلَآئِہٖ، وَنُصَلِّیْ عَلیٰ سَیِّدِ اَنْبِیَآئِہٖ، وَعَلیٰ اٰلِہِ الْاَطْہَارِ وَصَحْبِہِ الْاَبْرَارِ اِلیٰ یَوْمِ الْقَرَارِ۔ حضرت حق سُبحانَہٗ ذاتِ بابرکاتِ ایشاں را شمولِ الطاف و عنایاتِ خویش داشتہ بحضورے مسرور دارد کہ غیبت در قفاءِ نبود، و شہود احدیت بنوعے ارزانی فرماید کہ کثرتِ موہومہ مزاحمِ آں نباشد۔ ایں حضور چوں بکیفیتے واقع شود کہ وجودِ غیر مزاحمِ او نشود۔ و در طریقۂ حضرات خواجگان قُدِّسَ اَسْرَارُہُمْ در مبادی جذبہ رُو دہد و دراں نحوے از استہلاک و اضمحلال نصیبِ سالک شود، و گاہ بسببِ آں حصول بے تعلقی اجزاءِ عالمِ امر او از اجزاءِ عالمِ خلق او باشد پیش از انکہ رسوخ پیدا کند و ملکہ گردد۔ دریں طریقۂ علیہ بعدم معتبر است کہ حضرت خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ در شانِ آں فرمودہ اند کہ وجودِ عدم بوجودِ بشریت عود کند، امّا وجودِ فناء بوجودِ بشریت عود نکند۔ مشائخِ دیگر مناسبِ ایں مقام تجلی

www.maktabah.org

صوری گویند ودرہماں مقام توحید صوری ست کہ مشہود سالک کثرت است بتخیّل وحدت ۔ و وجود کونی وامکانی او ہنوز برجاست، ہرچند دریں موطن بہ اَنَا الْحَقّ و سُبْحَانِی تکلم نماید ولَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ دَیَّارٌ نقد حالش بود، اماچوں بفناء مشرف نشدہ است واز حقیقتِ وحدت آگاہی ندارد واز دائرۂ نقص نہ برآمدہ است وشربے از معرفت بکام جانِ اونچشانیدہ اند، اگر عنایت بے غایت مدد نہ نماید وبمرشد کامل کہ نظرِ او دواءست وتوجہ او شفاء نرساند خسارت نقدِ وقتِ اوست کہ درگردابِ صورت گرفتار ماندہ بساحلِ معنی نرسیدہ جمِ غفیر را از مبتدیان مے بینیم کہ بہمیں توحید آسودہ اند واکابر را بمیزانِ خود سنجیدہ بکمال انگاشتہ اند ۔ وایں تجلی صوری کہ مشاہدۂ جمالِ لایزال است درکثرتِ صور واشکال، عام تراست ازانکہ درکسوتِ صورِ حسّی باشد یاغیبی و درپردۂ الوان ظاہر شود ویا بانوار، پس تجلی نوری داخل آں بود واز سہ مرتبۂ یقین کہ علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین است صاحبِ ایں حال را نصیب از اول بود، وسیر او داخل سیرِ آفاقی ست کہ آں را بعد دربعد گفتہ اند وسیرِ مستطیل نیز نامند ۔ وآنکہ گفتہ شد مناسبِ ایں مقام یعنی وجود وعدم تجلی صوری ست نہ عینِ آں، زیراکہ درطریقہ حضراتِ خواجگان قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ چوں اندراج النہایت فے البدایت است واز اوّلِ کار نظرِ ایشاں براحدیت ذات است، اوّل قدم ایں بزرگاں کہ بوجود و عدم معبّر است نہایت النہایتِ دیگراں را متضمن است، وچاشنی از تجلی معنوی کہ تجلی صفات باشد واز تجلی ذات کہ آخرینِ تجلیات است اوّلِ کار درکامِ جانِ طلاب می نہند وتربیت می فرمایند ۔

ع قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا

فرمودہ اند کہ ہماں حضور چوں رسوخ پیداکند وملکہ گردد مشاہدہ نامند ۔ وچوں الفاظ کہ دیگراں اطلاق می دارند موہمِ حلول واتحاد است ومشعرِ تنزل وتقید وحسب ظاہر مخالف شریعتِ بیضاء، مشاہدہ را برسوخ نسبتِ مذکورہ تعبیر فرمودہ اند ۔ وہمچنیں دربیانِ مقاماتِ دیگر متابعتِ محبوبِ ربّ العزۃ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوٰاتُ صورۃً ومعنیً رعایت مے نمایند ۔ فرمودہ اند کہ ہماں حضور چوں از صفتِ شاہدی ومشہودی مبرّا شد فناءِ حقیقی نام یافت ۔ وایں وقت بستر کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ مشرف گشتہ وحیرت وجہل واضمحلال واستہلاک نصیبِ اوآمدہ وکفرِ حقیقی ۔ مقامِ جمع حاصل کار او شد، واز علم الیقین بعین الیقین پیوست، واز تمیز میان حُسنِ اسلام وقبحِ کفر بازماند ومیگوید

www.maktabah.org

بکفر و باسلام یکساں نگر   کہ سالک ز دیوانِ او دفترے ست

واز سیر آفاقی بانفس آمد واز سلوک بجذبہ رسید و دائرۂ کونی و امکانی قطع نمود و باسم الٰہی جَلَّ وَعَلَا کہ مبدءِ تعین اوست واصل شد، واز مزاحمت تفرقہ خلاصی یافت واز خلل کثرت نجاتے حاصل کرد وکار و بارش بحضرت وجود پیوستہ از رد محفوظ گشت واز رجوع بر بشریت مامون گردید۔ در طریقۂ علیہ حضرات خواجگان قُدِّسَ اَسْرَارُهُمْ حصول ایں نسبت مر طالب را حکم اخذ الف با دارد و حکم اخذ اذکار از پیر مقتدائے تا قدم در سلوک نہ نہد، لہذا پیش گاہ ایں اکابر بلند افتادہ و ابتداء ایشاں متضمن نہایت گشت۔ ازیں بیان کسے گمان نبرد کہ از عدم تمییز بین حُسنِ اسلام و قبحِ کفر لازم مے آید کہ پا از دائرۂ شرع بیروں نہادہ باشد، و مشائخ فرمودہ اند کُلُّ حَقِیْقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِیْعَةُ فَهِیَ زَنْدَقَةٌ۔ زیرا کہ در کفر دو اعتبار است اعتبارِ خلق او کہ تعلق بخالق دارد و اعتبار کسب او کہ بہ بندہ متعلق است، وشک نیست کہ خلقِ کفر قبیح نیست۔ وصاحب فناء کہ از مزاحمتِ کثرت خلاصی یافت بجمع حقیقت رسیدہ است، تبعین کہ شہود دراں حال ہماں اعتبار اول است، پس حکم بقبحِ آں چساں نماید و اعتبارے کہ ملحوظ نیست چگونہ بروحکم قبح کند و متمیز سازد۔ بعد ازاں باز اگر بہوش آید و حضورے کہ از خود زائل نمودہ بود بحق سُبْحَانَهٗ منسوب داشت و یافت کہ او تعالیٰ خود بخود حاضر است، ببقاءِ حقیقی مستسعد گردید واز حیرت و جہل بعلم آمد واز جمع بفرق بعد الجمع مکرم گشت و فنائش ببقاء ثمرہ بخشید واز مضیق علم الیقین و سکر عین الیقین بفضائے حق الیقین تبختر نمودہ بحقیقتِ اسلام متحلی گشت و گفت ع   دلم بکعبۂ اسلام مائل افتاد است

بعد ازاں جمعے را بشہودِ احدیت در کثرت مے رسانند و بتوحیدِ وجودی محظوظ میدارند۔ ایں جماعت می فرمایند کہ ہر چہ در عرصۂ وجود است، ہستیِ او عین ذات اوست وآں ذات واجب است جَلَّ وَعَلَا، زیرا کہ اگر ہستیِ او تعالیٰ زائد بر ذات او باشد آں زائد البتہ غیر خواہد بود، لِاَنَّ الْاِثْنَیْنِ مُتَغَایِرَانِ، پس ذاتِ الٰہی جَلَّ شَانُهٗ محتاج بغیر باشد و احتیاج علامتِ امکان است و آں محال است و مستلزم ابطالِ واجب الوجود، پس ناچار، ہستیِ او عینِ ذاتِ او خواہد بود۔ و ممکن چوں وجود او از ذات او نیست البتہ ہستی او زائد باشد بر حقیقتِ او، وآں زائد یا عارض است ممکن را یا معروض او۔ اصحابِ ذوق از راہ وجدان یافتہ کہ حقائق عارض اند و وجود کہ ہستی باشد

www.maktabah.org

معروض است کہ قائم بالذات است وماسواء او قائم باو، وازیں جاست کہ فرمودہ اند اَلْعَالَمُ اَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ فِیْ عَیْنٍ وَّاحِدٍ۔ ہویداست کہ وجود چوں مبدءِ آثاراست البتہ موجود باشد، ودر ممکن اگر عارض بود البتہ موجود خواہد بود بوجودے کہ عارض وجوداست وہمچنیں وجود الوجود را وجودے دیگر باشد وتسلسل لازم خواہد آمد وآں باطل است، پس عارضیت وجود باطل شد پس البتہ معروض باشد۔ ونیز بر تقدیر عروض جعل جاعل یا در نفس وجوداست یا در اتصاف وہر دو باطل است پس چنانچہ در کتب معقول مشروح است مَعَ مَافِیْهِ وَعَلَیْهِ چوں وجود معروض شد متحقق گشت کہ در عرصۂ کائنات ذاتِ موجود حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ ست، وماسوا را وجود نیست جز باعتبار اینکہ اموراند کہ منسوب اند بحضرتِ وجود کہ موجودِ حقیقی ست ووجودِ او از ذاتِ اوست۔ زیراکہ اگر موجودِ حقیقی باشد وجود شاں عین ذاتِ شاں باشد یا عارضِ ذاتِ شاں، وچوں ہر دو شق ممتنع است پس وجودِ شاں جز انتساب شاں بحضرتِ وجود نباشد کہ فِیْ حَدِّ ذَاتِهَا معدومات اند، وازیں جا گفتہ اند اَلْاَعْیَانُ مَاشَمَّتْ رَائِحَةَ الْوُجُوْدِ۔ ایں عوارض باید کہ از آں ہستی مطلق ناشی باشد زیرا کہ جز او تحقق ندارد، پس ناچار کمالات مندرجۂ او بود کہ در مرتبۂ تنزل علمی متمیز شدہ حقائق ممکنات آمدہ وایں حقائق متمیزہ علمیہ بحضرتِ وجود کہ ذات واجبی ست جَلَّ وَعَلَا نسبت مجہول الکیفیت پیدا کردہ وودر مرآتِ ظاہرِ وجود منعکس گشتہ رنگ مرآت گرفتہ است ہست نما شدہ اند۔ وچوں آں کمالات کہ حقائق ممکنات اند در مرتبۂ اطلاق عین مطلق اند وآں مطلق در مرتبۂ تقیید عین آنہا، ناچار حکم بعینیت نمودند وگفتند ؎

در شکلِ بُتاں رہزنِ عشاق حق است | لابلکہ عیاں در ہمہ آفاق حق است

چیزے کہ بود ز روئے تقییدِ جہاں | وَاللہ کہ ہماں زوجۂ اطلاق حق است

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت | لاجرم عینِ جملہ اشیا شد

ازیں بیان کسے توہم نکند کہ کثرت با وحدت متحد گشت یا وحدت در کثرت حلول نمود کہ آں باتفاق کفر است، زیراکہ حلول واتحاد بر تقدیرے متصور بود کہ وجودات متکثرہ باشد ودر وحدتِ وجود ایں اوہام مرفوع است۔ قدوۂ احرار شیخ فریدالدین عطار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ ؎

اینجا حلولِ کفر بود اتحادِ ہم | کایں وحدتے ست لیک بتکرار آمدہ

www.maktabah.org

چنانچہ صورتِ زید در مرایاءِ مختلفہ ظہور نماید و اختلافِ الوان و اشکال مرایا بہیأت متکثرہ ظاہر شود، دریں جا موجود خارجی یک ذات زید است کہ در اراءت و تخییل در مرایاءِ متعددہ متکثر نمودہ است و ازیں کثرت و ہمیۂ صورتِ زید تکثر در ذات لازم نیاید و شائبۂ حلول و اتحاد پیدا نشد۔ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی۔ در ما نحن فیہ موجود خارجی ذاتِ واحدِ حقیقی ست کہ تکثر را دراں راہ نیست و تعدد را دراں گنجائش نہ۔ غایۃ الامر از انعکاس کمالات در مرآتِ ذات و ظہور آں در مرآتِ صفات شعبدۂ کثرت از بطون بظہور آمدہ۔ عارفِ جامی قُدِّسَ سِرُّہٗ گوید ؎

ممکن ز تنگنائے عدم ناکشیدہ رخت | واجب بجلوہ گاہِ عیاں نانہادہ گام
در حیرتم کہ ایں ہمہ نقشِ بدیع چیست | بر لوحِ منظر آمدہ منظور خاص و عام
بادہ نہان و جام نہاں آمدہ پدید | در جام عکسِ بادہ و در بادہ رنگِ جام
جامی معاد و مبدءِ ما وحدت است و بس | ما در میانِ کثرتِ موہومہ والسلام

یعنی ذاتِ احد جَلَّ سُلْطَانُہٗ آئینہ داری ذات و ممکنات کردہ و حقائق ممکنہ مرآتیتِ آثارِ ذات واحد قہار جَلَّ شَانُہٗ نمودہ۔

سوال۔ چوں کثرت موہومہ بود شریعت کہ مبناءِ آں بکثرت است چگونہ باشد۔

جواب۔ کثرتِ موہومہ نہ بایں معنیٰ ست کہ بمجرد اختراع وہم باشد و بخت خیال، وہم مرتفع شود بلکہ بایں معنیٰ ست کہ در مرتبۂ اطلاق ازاں نام و نشاں نیست۔ مراتبِ تقییدات ہر چند در مرتبۂ اطلاق تحقق ندارد، اما چوں در مراتبِ تنزلیہ بصُنع خداوندی متقن شدہ و متعلق علوم الٰہی جَلَّ وَعَلَا گشتہ، از زوال بارتفاع خیال محفوظ است، و بداں اعتبار موطنِ تکلیفِ ایں نشأۃ و مناطِ ثواب و عقاب دار القرار گشتہ۔ و بالجملہ نزد ایں بزرگواراں اوست سُبْحَانَہٗ کہ در مراتبِ مختلفہ و احکامِ متضادہ ظاہر شدہ۔ اطلاق احکامے دارد کہ در مرتبۂ تقیید کاذب است، و ہمچنیں تقیید احکامے دارد کہ در حضرتِ اطلاق صادق نیست ؎

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد | گر حفظِ مراتب نکنی زندیقی

مثلاً حقیقتِ انسان کہ آں را در مرتبۂ اطلاق دو احکام است بلکہ فی ذاتہا مبرا از احکام است، و در مراتبِ تقیید و تعین بقیود شخصیہ احکامِ مختلفہ متضادہ دارد ہر چند فی الحقیقت وجود ہماں حقیقت است

www.maktabah.org

وبدناءتِ طبعی موسوم، او چگونہ عینِ سلطان ذی شان باشد پس حکم بعینیت چساں وجیہ بود وقصۂ وحدت واتحاد چگونہ پسندیدہ باشد، مگر در حالتِ سکر وغلبۂ حال کہ اَلسُّکَارٰی مَعْذُوْرُوْنَ۔ والا اہلِ صحو وتمیز اتحادِ قاذورات وفضلات را بآں فَاطِرُ الْاَرْضِیْنَ وَالسَّمٰوٰتِ کہ قدوسی صفتِ ذاتی اوست وسُبّوحی اظہر صفاتِ او ہرگز تجویز نہ نمایند، وبفرقِ اعتباری درمیانِ مراتبِ تنزیہ ومقالاتِ تشبیہ اکتفاء نکنند، وعبودیت را با ربوبیت درہم نسازند وبداہتِ عقل را از دست ندہند واٰنچہ منتسبانِ وحدتِ وجود کہ بعینیت قائل اند گفتہ اند کہ حقیقتِ واجب تعالیٰ ہستی مطلق ووجود بحت است وبراں بناءِ مسئلۂ وحدتِ وجود داشتہ کَمَا مَرَّ مُجْمَلاً مدخول فیہ است، زیرا کہ آں بر تقدیرے مسلّم باشد کہ ذاتِ باری تعالیٰ بوجود موجود بود وہستی کائن بود تا گفتہ شود کہ ہستی او عینِ ذاتِ او باشد۔ قطب العرفاء شیخ علاء الدولہ سمنانی گفتہ کہ فَوْقَ عَالَمِ الْوُجُوْدِ عَالَمُ الْمَلِکِ الْوَدُوْدِ یعنی در مقامِ اطلاق چنانکہ سائرِ اعتبارات را گنجائش نیست، وجود را نیز کہ از جملہ کمالاتِ ذاتیہ اعتباریہ است در آنحضرتِ علیا بار نبود لَا عَیْنِیَّۃً وَّلَا زِیَادَۃً۔ ہرگاہ نزدِ ایں اکابر حیات وعلم وسمع وبصر وقدرت وارادہ وتکوین کہ صفاتِ حقیقیہ اند ووجودِ شاں زائد بر وجود ذاتِ مقدس نیست، باوجود آں نمے تواں گفت کہ حقیقتِ واجب تعالیٰ علم است یا قدرت است مثلاً، ہمچناں وجودِ او تعالیٰ چوں زائد بر ذات نباشد چرا حقیقتِ واجبی باشد۔ بدیہی ست کہ کنہ ذاتِ واجب تعالیٰ مجہولِ مطلق است وقول بایں کہ حقیقتِ او تعالیٰ وجود است وہستی مطلق منافی آن است ما آنکہ تعقلِ موضوع در حکم درکار است۔ وچوں مقرر شد کہ حقیقتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا وراءِ وجود است پس وجود بر تقدیرِ وجود صادرے باشد از مصنوعات تعالیٰ پس بر تقدیر معروضیتِ او مر حقائقِ ممکنات را وعارضیتِ او، وبر فرضِ عینیتِ او مقیدات کونیہ او باغیریتِ او مر آنہا را، حکمِ عینیت درمیانِ واجب وممکن متصور نبود، ایں قدر ہست کہ آنچہ در عرصۂ ظہور آمد چوں پرتوے ست از انوارِ کمالِ او وظلّے ست از ظلالِ شیون واعتباراتِ او دائرۂ ممکنات جز مظاہرِ جمال وکمالِ او نیست، ناچار والہانِ جمالِ لایزال را نظر بداں ظلالِ نور الانوار نیست ومرایاءِ مظاہر از ساحتِ شہودِ شاں ساقط است۔ واٰں انوارِ مقدس مقتبس ازاں نور است کہ لَا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ نشان ازان است پس مشہود ومنظور در پردۂ کثرت جز واحد علی الاطلاق نیست۔ وفرقۂ را ایں اختفاء

www.maktabah.org

مرآت وگمانِ اتحادِ ظل با صل بحکم عینیت دلیر ساخت دبر وحدت واتحاد آورد، گفتند ؎

مجموعۂ کون را بقانون سبق | کردیم تصفّح ورقاً بعد ورق
حقا کہ ندیدیم و نخواندیم درو | جز ذاتِ حق وشیونِ ذاتیۂ حق

ما تاکہ این اکابر از مزج تشبیہ مطلق خلاصی نیافتہ اند وبحضرتِ اطلاق تبختر نفرمودہ ولذا گفتہ اند ؎

باگل رُخِ خویش گفتم اے غنچہ دہاں | ہر لحظہ مپوش چہرہ چوں عشوہ دہاں
زد خندہ کہ من بعکسِ خوبانِ جہاں | در پردہ عیاں باشم وبے پردہ نہاں

واگر در ریاض قدس تنزیہ حقیقی عبور میکردند، عنانِ توجہ از ہر چہ بداغ چونی وچندی متسم است تافتہ بہ بیچون مے شتافتند وتشبیہ را بہ تنزیہ مختلط نمے داشتند وبحقیقت کلمۂ لا ہمہ را منتفی مے ساختند۔ ہویدا است کہ مطلق از اوجِ اطلاق تنزل نفرمودہ است ومقید را در حضیض تقید عروج محال، ہر چہ تنزل است وبتقید آمدہ از اطلاق بمراحل دُور است، مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ. اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ۔ غنارِ ذاتی حضرتِ کبیر متعال آئینہ برنتابد وآئینہ را تابِ مقابلۂ آں نبود واِنَّ الْحَادِثَ اِذَا قُوْرِنَ بِالْقَدِیْمِ لَمْ یَبْقَ لَهٗ اَثَرٌ۔ آرے چوں وجود از اخص کمالات واجبی ست ومبدءِ خیر، بممکن کہ حکم عدم ذاتی او دارد کہ ماوراءِ شر است اثبات نمودن جز بطریق تجوز واستعارہ مشکل است پس عالم را جز وجود ارائتے وخیالے نصیب نبود چنانچہ صورتِ منعکسہ در مرآت۔ فرق درمیان ہر دو ثبوت آن است کہ ثبوتِ عالم ہر چند در مرتبہ حس واراءت است اما صنع قادر مختار در ہمہ مرتبہ باآں متعلق شدہ تقررے پیدا کردہ متقن گردیدہ است واز اول بزوال حس وخیال محفوظ ماندہ ومورد احکام صادقہ گشتہ۔ وچوں وجود واجبی جَلَّ وَعَلَا در مرتبۂ خارج بود وتحقق عالم در مرتبۂ حس واراءت، از وجود عالم تحدید واجب تعالٰی لازم نیاید کہ تجدید اتحاد مرتبہ را خواہان است۔ بدیہی ست کہ صورت مرآتیت مصادم وجود وجود زید کہ در خارج وجود ثبوت دارد نمے شود۔ ازیں بیان وحدتِ وجود بمعنی اثبات قدم ورفع حدوث بحصول پیوست وحقیقت توحید لائح گشت کہ نفی ماسواءِ او تعالٰی بودہ باشد، وکنہِ فناء کہ از سالک نام ونشانے از ذات وفعل او نماند ونفی انتساب کہ بطور مشربِ اول بحصول آید کہ آں صورتِ فناء ست۔

www.maktabah.org

سوال - اہلِ وحدت وجود چوں قائل بجمع بین التشبیہ والتنزیہ اند باید کہ شہودِ ایشاں اتم بود و ایمان ایشاں اکمل، زیرا کہ ایں جماعت مرتبۂ تنزیہِ حقیقی را مسلّم داشتہ، تشبیہ چوں از مراتبِ تعینِ اوست باآں تنزیہ ایمان داشتہ مرآتِ کمالِ مطلق میدانند۔

جواب - لانسلّم دریں مشربے کہ ما در مقامِ تحقیق آنیم از تشبیہ انکار و از مشاہدۂ کمال لایزال در ظلال آں اعراض است، اما مابہ الاختلاف اطلاق لفظِ عینیت و اتحاد است درمیان تنزیہ و تشبیہ بر تحقیقِ ما عالم مظہرِ کمالات است اما مظہر عینِ ظاہر نیست و بمشربِ اہلِ وحدتِ وجود کائن است و ایں مزج تشبیہ و تنزیہ دامنِ ہمت را از اطلاق حقیقی باز داشت و کار خانہ سلوک را بمراتبِ تعیّنات معطل ساخت - مانند تحقیق اعیانِ ممکنات، چوں سخن بتطویل انجامید از خوفِ ملالتِ طبعِ مستمعان بوقتِ دیگر موقوف داشت - اگر مشیئت موافقت نمود شمۂ ازاں تحریر آید۔ والسلام

مکتوب ۳۵ سی و پنجم - بنام مولانا محمد صدیق کشمی در کلمۂ الخیر فیما صنع اللہ سبحانہٗ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی - حضرتِ حق سبحانہٗ ذات بابرکات مخدومی مکرمی را مشمول عنایاتِ خویش بدولت سرفراز سازد کہ حوصلۂ امانی آں بر نتابد و در ساحتِ استعداد نگنجد - چہ آنچہ در فضاءِ حوصلہ ممکن آید و موافقِ قابلیت بود دامنِ عز مطلوب ازاں بزرگ است و سرادقاتِ کبریائی او ازاں متعالی، حصولِ آں بجز بفضل راست نیاید و بجز عنایتِ صرف راہ بآں نبود کہ پاءِ علم ازاں مرتبۂ مقدسہ لنگے دارد و چشمِ عرفان و سلوک دراں بے نشان خیرہ - نامۂ مکرمت کہ مصحوبِ اخوی اعزی میاں محمد یحیےٰ مرسل بود مشرف ساخت، مرقوم بود کہ اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ درباب کفار چگونہ راست آید بکرما! ممکن است کہ مراد بخیر اصلح نظام عالم باشد و اوفق بحکمتِ عام، و ظاہر است کہ ضلالِ جماعت ہر چند نسبت بذاتِ شاں شر است اما نسبت بحکمِ عام خیر است چنانکہ کلمۂ معروفہ لَوْلَا الْحَمْقٰی لَخَرِبَتِ الدُّنْیَا ایماء بداں دارد، و حضرت خلیل الرحمٰن عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ در مناجات گفت وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ بکلمۃِ التَّبْعِیْضِ رِعَایَۃً لِقَضِیَّۃِ الْحِکْمَۃِ عَلٰی مَا قَالُوْا - چنانچہ در عالمِ صغیر کہ انسان باشد ظہور فضل عالمِ اصغر کہ قلب بود بطغیانِ ہوا ہاءِ نفسانی ست، ہمچناں فضلِ ایشاں در عالمِ کبیر باستیلاءِ شیاطین نفسی و آفاقی ست، اگر نہ ظہور شرور در اہلِ کفر و طغیان مے بود طلوعِ نورِ خیر در اہلِ فلاح و ایمان ممکن

www.maktabah.org

نمی بود۔ آنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ از خیر محض ہر چہ بظہور رسد محض خیر است ولیکن بمقتضاءِ محل خیر صورتِ شر پیدا کرد، باز سخن در انجا مے رود کہ آں محل نیز بصنعِ خداوندی ست جَلَّ وَعَلَا، اگر کفر شود کہ در اصل اقتضاءِ اسم المُضِلُّ است کہ جمعے را علاجِ سلوکِ آں طریق باید نمود و سخن دراں مرتبہ نیز میرود الخ۔

مکرما! حل ایں اشکال بطورِ صوفیہ وجودیہ ظاہر است بطورِ ایں اکابر شرِ مطلق گریز نیست ہر چہ ہست نسبت است و فی ذاتہٖ ہمہ خیر است، چنانچہ در کتبِ سلوک تفصیل مشروح است و ہمچنیں مشرب قطب المحققین حضرتِ ایشانِ ما قُدِّسَ سِرُّہٗ زیراکہ حقائقِ ممکنات عدمات است کہ بالذات شر دارد و خیر مستعار و مستفاد از حضرتِ ذات واجب الوجود است پس در ظہور کمالاتِ ذاتیہ در مرایاءِ اعدام شرارت نیست و ہر شر از مرآت کہ عدم است کہ موطن نقص و فساد است شر شدہ است، کریمہ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ایماءِ بداں دارد۔ مناسبِ ایں مقدمہ است آنچہ متکلمین فرمودہ اند کہ خَلْقُ الْكُفْرِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ بَلْ هُوَ حَسَنٌ وَّجَمِيْلٌ وَّاِنَّمَا قُبْحُ الْكُفْرِ فِيْ كَسْبِهٖ پس ما در مَا صَنَعَ اللّٰهُ اگر مصدریہ است و معنے خیر فِيْ صُنْعِ اللّٰهِ وَفِعْلِهٖ است و آں موجہ است۔ و اگر موصولہ است پس محصول او آن است کہ اَلْخَيْرُ فِيْ شَيْءٍ صَنَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ۔ و آں نیز محقق است زیراکہ مفعول و مصنوع الٰہی ست جَلَّ وَعَلَا، مثلاً کفر فی ذاتہٖ حسن باشد مِنْ حَيْثُ كَوْنِهٖ مَنْسُوْبًا اِلَى الصَّانِعِ، و قبیح باشد مِنْ جِهَةِ كَوْنِهٖ مَنْسُوْبًا اِلَى الْعَبْدِ وَكَسْبِهٖ، وَلَا مَحْذُوْرَ فِيْهِ۔ والسلام

مکتوب ۳۶ سی و ششم۔ بنام شیخ عبدالاحد پسر خود در شرحِ بیتِ حافظ۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔

ماجرا کم کن و باز آ کہ مرا مردمِ چشم
خرقہ از سر بدر آورد و بشکرانہ بسوخت

خطاب بمعشوقے کہ بنازِ معشوقی و استغناءِ محبوبی موصوف است و جز حرفِ عز و سخنِ کبریاء بر صفحۂ روزگارش نگذشتہ نمودہ مے گوید، کہ ماجراءِ کبر و قصۂ غنا کوتاہ کن و طریقۂ مہربانی و لطف پیشہ گیر و بساطِ مہاجرت را در پیچیدہ بدولتِ خانہ و موانست دِہ باز آ یعنی روح را پیش از تعلق بایں بدنِ ہیولائی و ہیکلِ ظلمانی در بارگاہِ قدس وحدت حقیقت بار بود و محرمیت آں حریمِ محترم شرفِ احترام داشت۔ باز بعد از قطعِ تعلق کثرتِ موہومہ بسعادتِ قرب و وصال۔ خود را سرفرازی بخش،

www.maktabah.org

حضرت مجدد رح

مراد از چشم کہ محل بصارت است دل است کہ موطن بصیرت است، و مراد از مردم چشم فؤاد است کہ مرکز قلب است کہ محل مشاہدۂ الٰہی ست۔ خرقہ یعنی لباس تعین و تقید کہ حجاب حضرت اطلاق بود و غمامہ بر آفتاب احدیت، از سر یعنی خیال کہ محل آں دماغ است و وجود قیود جز دراں نیست زیرا کہ در مقام خارج و حقیقت جز اطلاق و احدیت را وجود نیست، چنانچہ شیخ محی الدین ابن العربی قُدِّسَ سِرُّہٗ بیان فرمودہ اَلْاَعْیَانُ مَاشَمَّتْ رَائِحَۃَ الْوُجُوْدِ بدر آوردہ از دیدۂ خیال دو بین کشیدہ بشکرانہ بسوخت۔ شکر عبارت است از صرفِ عبد جَمِیْعَ مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْمَا خُلِقَ لِاَجَلِہٖ پس حکمت در آفرینش دل آں است کہ تفکر در کمالات حقیقت نمودہ ہر چہ بداغ عدم موسوم است از نظر اعتبار ساقط کردہ و از کثرت وہمیہ خیالیہ گریختہ باحدیت مطلقہ آویزد، و از ہمہ تافتہ بکعبۂ مراد توجہ نماید۔ پس افناء ماسوا و اہلاک تعینات وہمیہ جزءِ شکر باشد۔ پس حصول بریں نمط باشد کہ ماجراءِ جفاءِ ہجر کم کن کہ موجب ہجر تعلق باطن بود بایں کثرت موہومہ و تعینات کونیۂ امکانیہ۔ و چوں لباس دوئی و خرقۂ دو بینی دریدہ شد و مطلق از پس غمام تعلقات متجلی گشت قصۂ فراق کوتاہ باید و حدیث ہجراں باتمام رسد، اِذَاتَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ بظہور آید و معاد حکم مبدءِ پیدا کند ؎

جامی معاد و مبدءِ ما وحدت است وبس ما در میان کثرتِ موہومہ والسلام

سوال۔ ہرگاہ مانع وصال لباس دوئی بود و آں دریدہ شد و بعد ارتفاع مانع جز حصولِ مطلوب چارہ نبود پس چرا گفت ماجراء کم کن و باز آنگفت دور کن زیرا کہ کم ساختن ماجراءِ فراق مقتضی بقاءِ اصل فراق است۔

جواب۔ دریدنِ لباس دوئی چوں در شہودِ عارف است و در وجود محال از فراق چارہ نبود و از ہجراں گذر نہ۔ ؎

آں وہم بود کز تو دوئی برخیزد امکان وحدت براہِ روی برخیزد

سوال۔ ہرگاہ تعینات علمیہ باشد پس بارتفاع شہود کثرت ارتفاع تعینات علمیہ لازم آید، زیرا کہ در خارج مطلق ازاں نام و نشاں نیست۔

جواب۔ تعینات علمیہ است اما چوں معلوم است و در مرتبۂ اراءت ایقان یافتہ، بارتفاع

www.maktabah.org

خیال و وہم مرتفع نشود کہ اِنقلابُ عِلمِ اللّٰہِ محال است۔

جواب دیگر آنکہ ارتفاعِ کثرت از علم بالکلیہ ممنوع است و وصول باطلاقِ حقیقی محال است

؎ عنقا شکارِ کس نشود دام باز چین | کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را
گر ز معشوقت خیالے در سر است | نیست معشوق آں خیالِ دیگر است

تحقیق آن است کہ اِنَّ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ وَّظُلْمَۃٍ لَّوْ رُفِعَتْ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْہِہٖ مَا انْتَھٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ، ہر چند حجب ظلمانی کہ حجب امکانیہ است مرتفع شود اما حجب نورانیہ کہ عبارت از اسبالِ کبریا ئست و از استارِ عزت بر جا ست

؎ نہ حُسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں | بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی
؎ باگلرخ خویش گفتم اے غنچہ دہاں | ہر لحظہ مپوش چہرہ چوں عشوہ دہاں
زد خندہ کہ من بعکس خوبانِ جہاں | در پردہ عیاں باشم و بے پردہ نہاں

عزیزے گوید ؎

غرض ورائے امکاں چہ خیالِ فاسد است ایں | ہوسِ جمالِ سلطاں بدلِ گدا نشستہ

شیخ عبد اللہ انصاری گوید ؎

الٰہی یافت تو آرزوئے ماست | اما دریافتِ تو نہ بازوئے ماست
دست بگریبانِ او نیست ببازوئے کس | بوالہوساں فضول سر بگریباں برند
نے پائے آنکہ از کرۂ خاک بگذرم | نے دست آنکہ پردۂ افلاک بردرم

ع لَا مِنْکَ الْفِرَارُ وَلَا عَنْکَ الْقَرَارُ

؎ چہ من سرمایۂ جز غم ندارم | چرا ہر لحظہ صد ماتم بدارم

و مے تواند کہ ایں بیت خطاب باشد از خداوندِ عین الیقین بصاحب علم الیقین۔ یعنی ما جرائے استدلال و بحث و قیل و قال کوتاہ کن و ازیں تنگنائے جدال باز آ و بساحت دل درا کہ مرا مردمِ چشم یعنی دیدۂ شہود خرقۂ علم را کہ حجاب اکبر است از سر بر داشتہ است، و از دماغ کہ محلِ عقل است بدر آوردہ بشکرانہ بسوخت و نام و نشان ازاں نگذاشت، چرا کہ در فضائے عین حجاب علم را گنجائش نیست۔ و ایں رفعِ حجاب موہبتے ست از حضرت وہاب و مورد شکر محمدت و تعالٰی۔

www.maktabah.org

ونیز مے تواند خطاب صاحب علم باشد مرجاہلاں را۔ یعنی ماجراء جہلِ مرکب یا بسیط کہ ناشی از فساد نظر است یا تعطیل آں کوتاہ کردہ عقل و دانش را کار فرما کہ مرا مردمِ چشم یعنی عقلِ مستقیم وفہم قویم خرقہ یعنی لباس غباوت و ضلالت از سرِ من بدر آوردہ بنظرِ صحیح دلالت فرمودہ بشکرانہ بسوخت۔
ونیز مے تواند کہ ایں شعر خطاب صاحب تجلیِ صوری باشد مرمبتدی راکہ بمجاہدہ شروع و سلوک نمودہ باشد و بدولتِ تجلیات نرسیدہ۔ یعنی ماجراء فراق از محبوب کہ نصیبِ تست بمن مگو و کوتاہ کن کہ مرا مردمِ چشم یعنی دیدۂ باطنِ من یا مُرشدِ کاملِ من خرقۂ غفلت از سرِ من بدر آوردہ بشرفِ تجلّی رساندہ بسوخت تا در صُور و اشکال بجمالِ محبُوب ذوالجلال خود متلذذ ام۔ ؎

در و دیوار چو آئینہ شد از کثرتِ شوق ہر کجا می نگرم رُوءِ ترا می بینم

ویحتمل کہ ایں بیت خطاب صاحبِ تجلیِ معنوی باشد بصاحبِ تجلیِ صوری۔ یعنی اے آنکہ از پردۂ صُور مشاہدۂ جمالِ بیکیف مے نمائی واز کثرتِ موہومۂ ظاہرہ بالکل خلاصی نیافتی واحدیت را در کثرت من حیث الکثرۃ مطالعہ مے نمائی واز صورت بمعنی پے نبردۂ ماجراء خود کوتاہ کن و بمن تلبیس حق بباطل مکن کہ مرا مردمِ چشم یعنی دیدۂ معنی بینِ من یا مرشد کاملِ من خرقۂ شہودِ صورت را بدر آوردہ بدولت شہودِ معنی رساندہ بشکرانہ بسوخت ؎

صورت پرست غافلِ معنی چہ داند آخر کو با جمالِ جاناں پنہاں چہ کار دارد

چُنانکہ در محلے بایں اشعار نمودہ مے گوید ؎

چشمِ آلودہ نظر از رخِ جاناں دُور است بر رُخِ او نظر از آئینۂ پاک انداز

ونیز مے تواند خطاب باشد از صاحب تجلیِ ذات بصاحبِ تجلیِ صفات۔ یعنی ماجراءِ تعلق بشیونِ صفات کوتاہ کن و با وجود طلوعِ احدیتِ ذات بعیونِ علمیۂ کمالات منگراء کہ مرا مردمِ چشم یعنی ذاتِ احد کہ چشم کنایہ از عینِ ثابتہ است و مردمِ چشم ذاتِ مطلقہ کہ اَلْحَقُّ یَتَعَیَّنُ فِیْ کُلِّ مُتَعَیَّنٍ خرقہ یعنی حجابِ نوریتِ صفات از سر یعنی مبدءِ تعینات کہ مرتبۂ اطلاق باشد از دیدۂ شہودِ من بردا شتہ بشکرانہ یعنی جزاءِ ہمتِ من کہ در حُبِ ذاتی نمودہ ام بسوخت و اثرے از آں شہود نگذاشت۔ ونیز مے تواند کہ خطاب باشد از سالکے کہ از مجاہدہ پا در مشاہدہ مے نہد بخود۔ یعنی اے نفس بعد از آنکہ مجاہدۂ شدیدہ نمودی و سلوکِ طریقِ پرستیِ شریعت کردی ماجراءِ یأس بوصول بارگاہِ مشاہدہ و لحوق بپیشگاہ

www.maktabah.org

حقیقت کوتاہ کن کہ مردم چشم یعنی محبوبِ من کہ درمن مجاہدات و ریاضات منظور نظر طلب و مشہود دیدۂ حُبِ من اوست و کریمی صفتِ جمیلۂ او و شاکری سمتِ جلیلۂ او خرقہ از سر یعنی حجابِ تعینات از دوشِ غناءِ ذاتی خود کہ بر رُوءِ اطلاق کشیدہ بدر آوردہ و ازپیش نظر والہ جمالِ ذاتی خود بر داشتہ بشکرانہ یعنی بجزاءِ مجاہدہ کہ در راہِ طلب او رفتہ بسوخت و اثرے از آثار آں در دیدۂ شہود نگذاشت۔ و نیز می تواند کہ ایں خطاب باشد از عاشق شوریدہ کہ از تنگناءِ عقل بمراحل رفتہ بقضاءِ جنوں رسید بعاقلے کہ در بندِ عقل گرفتار است۔ کہ اے محبوبِ عقیلۂ عقل ماجراءِ ہوشیاری کوتاہ کن و قصۂ فکرِ دُور اندیش بگذار کہ مرا مردم چشم یعنی دل داناءِ من خرقۂ عقل معاش کہ مجبول است بر مزاولتِ ارادۂ باطلہ و اعراض از مطلب اعلیٰ و مقصد اسنیٰ از سر طبیعتِ کونیہ کہ مزاجش از آب دو بینی سیراب گشتہ برآوردہ بسوخت و خلعت عقلِ معاد و علمِ اعلیٰ پوشانیدہ از ماسوا غفلت و در حضرت مولاءِ علے الاطلاق حضور بخشید چُنانکہ خود باں اشعار نمودہ میگوید ؎

خرقۂ زہد مرا آبِ خرابات ببرد　　　خانۂ عقل مرا آتش خمخانہ بسوخت

و نیز گفتہ ؎

چُوں شدم مجنونِ رُوءِ عشق لیلےٰ درجہاں　　　عاقلا پندے مدہ ہمچوں مرا دیوانہ را

و نیز مے تواند کہ خطاب باشد از عارفِ آزاد بزاہدے کہ در بندِ طاعتِ خود گرفتار است یعنی ماجراءِ غرور و پندارِ حضورِ خود کوتاہ کن و از صولتِ زہد و عبادتِ خود در گذر کہ مرا مردم چشم یعنی مُرشد کامل من خرقۂ غرور و سرورِ مجاہدہ از سرِ من کشیدہ بشکرانہ بسوخت۔ و نامے ازاں نگذاشت۔ چُنانچہ اشعارے بداں نمودہ مے گوید ؎

تو و تسبیح و مصلّےٰ و رہ زہد و صلاح　　　من و میخانہ و زنار و رہ دَیر و کنشت
یک جو از خرمن ہستی نتواند برداشت　　　ہر کہ در دارِ فناء در رہ حق دانہ نکشت

و ایں تربیت چُوں اداءِ واجب است از شیخ جزاءِ آں را بشکرانہ بجا آورد۔ و نیز مے تواند خطاب عاشق والہ بودہ باشد بملامت گرِ خود۔ یعنی ماجراءِ ملامت و قصۂ جفا کوتاہ کن کہ مرا مردم چشم یعنی محبوبِ من خرقۂ حجاب ازپیشِ آفتابِ جمالِ خود برداشتہ مرا بدولتِ عشق نواختہ است و بزندانِ محبتِ خود مبتلا ساختہ چُنانچہ طاقتِ من طاق شدہ و خرمن صبرِ من بباد رفتہ، و ایں رفع

www.maktabah.org

حجاب ونقاب اداءِ آں شکرِ جمال است کہ حسن راظہور درکاراست وعشق رادر پاءِ آں سرنیاز

ہر کجا حسن می نماید رو — می نہد سر بسجدہ عشق آں سو

یا لائمی فی الہوی اعذر نی معذرۃً — منی الیک ولو انصفت لم تلم

بدیہی ست کہ کفران کہ ضد شکران است عبارت از ستر نعمت است، پس اظہار ناچار شکرانہ آمد، مقرراست من شکر النعمۃ اظہارہا۔ وھو سبحانہ اعلم۔ والسلام

مکتوب ۳۷ سی وہفتم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الہند درترغیب وترویج احکام شرعیہ

الحمد للہ الواحد القھار، والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سید المقربین الاخیار، وآلہ الاطہار وصحبہ الابرار۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالی یرضی لکم ثلاثا ویکرہ لکم ثلاثا۔ یرضی لکم ان تعبدوہ ولا تشرکوا بہ شیئا، وان تعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا، وان تناصحوا من ولاہ اللہ امرکم۔ ویکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السوال واضاعۃ المال۔ رواہ احمد ومسلم۔ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلاث مھلکات وثلاث منجیات وثلاث کفارات وثلاث درجات۔ فاما المھلکات فشح مطاع، وھوی متبع، واعجاب المرء بنفسہ۔ واما المنجیات فالعدل فی الغضب والرضی، والقصد فی الفقر والغنی، وخشیۃ اللہ فی السر والعلانیۃ۔ واما الکفارات فانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ واسباغ الوضوء علی الکریھات، ونقل الاقدام الی الجماعات۔ واما الدرجات فاطعام الطعام، وافشاء السلام، والصلوۃ باللیل والناس نیام۔ رواہ الطبرانی۔ وعن معاویۃ ابن عبیدۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لاتری اعینھم النار یوم القیامۃ، عین بکت من خشیۃ اللہ، وعین حرست فی سبیل اللہ، وعین غضت من محارم اللہ۔ امابعد ذرہ خاکسار بیمقدار بعرض اشرف ارفع بندگان حضرت امیر المومنین ظل اللہ فی الارضین، رافع اعلام

www.maktabah.org

واین اختلاف اشخاص جز بعوارض که جزء حقیقت اونیست نہ۔ اما ہماں یک حقیقت واحدہ را مِن حَیثُ اِطلَاقِ الحَقِیقِیِّ وَالتَّقیِیدَاتِ الذِّھنِیَّۃِ وَالخَارِجِیَّۃِ آثار واحکام متکثرہ است کہ ظاہر بنیان راسبب توہم اختلاف آں اشخاص گردیدہ است۔ وشک نیست کہ چنانکہ اشخاص حقیقتِ انسانیہ باہم تمیز عارضی دارند فی الحقیقت اتحاد دارند ہمچنیں افراد حیوان کہ در حیوانیت شرکت دارند فی الحقیقت وجود ہماں حقیقت حیوانیہ راست وانواع مندرجہ تحتِ آں بعوارض اعتبارات است، زیراکہ وجود مطلق راست وقید جز باعتبار نیست۔ کذالک افراد جسم کہ در آنہا وجود حقیقتِ جسمیہ راست واختلاف جز باعتبار نہ، ومَسئَلَۃُ الجَوھَرِ ثُمَّ الوُجُودِ کہ وجود ہماں حقیقت بسیط راست در مراتبِ متنزلہ کہ جوہر باشد وجسم وحیوان وانسان واختلافِ اجناس وانواع واصناف و اشخاص جز بہ پندار نہ، وتزاحم آثار واحکام آں باختلافِ مراتب ہمہ صادق وہیچ اشکالے لازم نہ، وشاہد آنکہ موجود ہماں حقیقتِ مطلقہ جنس الاجناس است کہ در جمیع موجودات ساری ست و باسماءِ متعددہ ظہور فرمودہ وتقیداتش جز باعتبار نیست، آں است اَنَّ الاِنسَانَ جِسمٌ قَضِیَّۃٌ صَادِقَۃٌ، ومعنیءِ او آں است کہ دو صورتِ مختلفۂ ذہنیہ کہ صورتِ انسان وصورتِ جسم باشد در وجودِ خارجی باہم متحد اند۔ وچوں جسم بانسان متحد شد ومحتاج امرِ زائد گشت، پس موجود فی الحقیقت ہماں جسم بود وتقیدِ انسانیہ اعتبار بیش نباشد۔ ونیز چوں جسم را دریں قضیہ بانسان اتحاد شدہ، قضیۂ اَلحَجَرُ جِسمٌ باحجر نسبت اتحاد بود، پس انسان را باحجر نیز در مرتبۂ جسم اتحاد است بَدَاھَۃً، پس جمیع مقیدات بامطلق متحد شدند وہمچنیں باہم در مرتبۂ مطلق، ووجود حقیقت ہماں مطلق را مقرر شد ومقیداتش اعتباراتِ اوست کہ در مراتبِ تنزل تکثر وتعدد پیدا کردہ در عرصہ گاہِ ظہور آمدہ است۔ این است بیانِ مجمل مسئلہ وحدت الوجود بنہجے کہ متاخرین صوفیہ تقریر نمودہ اند، ومتمسکِ آنہا فی الحقیقت کشف ووجدان است، وادلہ وبراہینے کہ بر آں ایراد نمودہ اند از قبیل تنبیہات است بر بدیہات قطب المحققین حضرتِ ایشان مارا دریں باب مقالاتِ مفردہ است در ضمن تحقیقات فائقہ وتدقیقاتِ رائقہ کہ مؤید است بکتاب وسنت وقرین است باعتقاد اہل سنت وجماعت میفرمایند کہ مقصود از سیر وسلوک تحصیلِ لوازم بندگی ست نہ حصولِ ربوبیتِ خداوندی، وتحقیق معرفتِ نفس است بذل وافتقار وعرفانِ مولیٰ جَلَّ وَعَلَا بکمال غنا واقتدار۔ کتا سے کہ بخبث ذاتی موصوف است

www.maktabah.org

الشَّرِیعَةِ الغَرَّاءِ قَامِعُ بُنْیَانِ البِدعَةِ الغَبرَاءِ، مَالِکُ السَّلطَنَةِ القَاهِرَةِ کَاسِرُ أعنَاقِ الکَفَرَةِ الأکَابِرَةِ، مُحیِی السُّنَّةِ وَالإسلامِ رَحمَةُ اللّٰہِ عَلَی الأنَامِ، میرساند کہ بحمدِ اللّٰہ تعالیٰ از متاعبِ سفر نجات یافتہ بتاریخ پنجم شہر حال بزاویۂ مسکنت رسید، و بفراغِ خاطر و جمعِ ہمت بوظیفۂ دعاء کہ شیوۂ فقراست مشتغل گردید۔ وچوں ایں دعاءِ ظہر الغیب متضمن صلاحِ عام و انتظامِ نظام است واز صمیمِ قلب و خلوصِ نیت، مثمرِ عزّہ اجابت و شرفِ قبولیت است۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہ بطلوعِ آفتابِ ہدایت ظلماتِ کفر و ضلالت رُوبانعدام آورد و بیخِ الحاد و بدعت از پا افتادہ، و رأیاتِ عدل و انصاف بافقِ اعلیٰ رسید و آثارِ قُطِعَ دَابِرُ القَومِ الَّذِینَ ظَلَمُوا وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ بظہور پیوست۔ معہذا اگر راہِ عنایت و دیں پروری درباب رفعِ مَا بَقِیَ مِنَ الفَوَاحِشِ وَ المُنکَرَاتِ و منعِ برخے از منہیات و مسکرات بمقتدایانِ خدماتِ اسلام تاکید اہتمام رود نُورٌ عَلیٰ نُور است، و درباب تعمیرِ مساجد مندرسہ و مدارسِ معطلہ و ترفیہِ علماء و فضلاء و تکریمِ زہاد و صلحاء احکام واجب الاستعلام شرفِ صدور یابد موجبِ اعلاءِ ارکانِ شریعتِ بیضاء و تمکینِ دولتِ عظمیٰ بطریقِ اتم باشد۔ زیادہ براں جرأت از حدِ ادب دُور است۔ کامل بیگ کہ بحکمِ اشرف رفیقِ سفر بود در رعایتِ حکمِ جہاں مطاع و اداءِ حقوقِ اخوت فروگذاشتِ دقیقہ نکردہ، رحمتِ خدا بر مسلمانے و حلال نمکے۔ وَالحَمدُ لِلّٰہِ أوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّالصَّلوٰةُ عَلیٰ رَسُولِہٖ دَائِمًا وَّسَرمَدًا۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۳۸ سی و ہشتم۔ بنام شیخ ابراہیم مدرس مدینہ منورہ۔ در معرفتِ الٰہی و در فضلیتِ طریقۂ نقشبندیہ۔

الحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفیٰ۔ أمَّا بَعدَ حَمدِ اللّٰہِ العَزِیزِ السَّلَامِ وَالصَّلوٰةِ عَلیٰ رَسُولِہٖ خَیرِ الأنَامِ، وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَأصحَابِہٖ دُعَاةِ النَّاسِ إلیٰ دَارِ السَّلَامِ، فَیُبَلِّغُ العَبدُ الضَّعِیفُ مُحَمَّدٌ سَعِیدٌ العُمَرِیُّ النَّقشبَندِیُّ الأحمَدِیُّ إلَی الأخِ الکَامِلِ الحَبرِ المُحَقِّقِ الفَاضِلِ المُدَقِّقِ الشَّیخِ إبرَاهِیمَ الجُیَارِیِّ المَدَنِیِّ سَلَّمَهُ اللّٰہُ سُبحَانَهُ وَأبقَاهُ وَأوصَلَهُ إلیٰ غَایَةِ مَا یَتَمَنَّاهُ هَدِیَّةَ التَّحِیَّةِ وَالسَّلَامِ، وَیَدعُو لَهُ مِن صَمِیمِ قَلبِہٖ بِالسَّلَامَةِ وَالاستِقَامَةِ وَالعَافِیَةِ وَالکَرَامَةِ، وَیَرجُو لَهُ مِنَ اللّٰہِ الکَرِیمِ أن یَجعَلَهُ مَقرُونًا بِالإجَابَةِ وَالقَبُولِ۔ وَنَسألُ مِن فَضلِہٖ أن یَرزُقَهُ عِلمَ الوِرَاثَةِ، فَإنَّ

www.maktabah.org

علم الظاهر إذا اقترن بالعمل وقورن بالإخلاص اورث معرفة الأسرار التي هي المقصد الأعلى والمطلب الأسنى من الأفعال الظاهرة والأعمال الصالحة كما أشير إليه في قوله تعالى هو الذي انزل عليك الكتب منه ايات محكمات هن ام الكتب واخر متشابهات الآية۔ ولا شك ان المقصود من الأمر ظهور النتائج فكذا المقصود من المحكمات أسرار المتشابهات التي للراسخين الذين هم أهل الوراثة الواصلين في درجات متابعة سيد المرسلين عليه وعلى آله أفضل الصلوة واكمل التحية حظ وافر منها۔ وليعلم ان الطريقة النقشبندية التي شرفتم بأخذها وإحرازها أقرب طريق إلى تحصيل هذه الدرجة العليا، وفيها تقدم الجذبة على السلوك۔ فالسالك لهذه الطريقة العلية مجذوب سالك وهو المسمى بالمراد والمحبوب۔ وفي سائر الطرق شروع السير من عالم الخلق وفي هذه الطريقة من القلب الذي هو محل الجذبة۔ وهذا الحضور والالتذاذ الذي تجده في أول القدم من آثار الجذبة۔ وايضا في هذه الطريقة التزام والاجتناب عن البدعة رأسا والعمل بالعزيمة والاحتراز عن الرخصة مطلقا۔ وايضا فيه اندراج النهاية في البداية۔ وأول القدم منها استيلاء سلطان الذكر على الباطن بحيث يصير غافلا عن نفسه وعما سواه، ثم الفناء في الذكر، ثم فناء الذكر والذاكر في المذكور الذي هو خلاصة مقام الشكر، ثم التشرف بمقام الصحو والبقاء والتخلق بأخلاق الله والتحقق بما أشير إليه في قوله تعالى أولئك يبدل الله سيأتهم حسنات، وهو مقام بي يسمع وبي يبصر، وبعده مقام جمع الجمع۔ رزقنا الله وإياكم قطرة من بحار أذواقهم ومواجيدهم۔ والسلام

مکتوب ۳۹ سی ونہم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الهند۔ درسفارش شیخ شہاب الدین برہانپوری۔

عن أنس رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال من كانت نيته طلب الدنيا، شتت الله عليه أمره وجعل فقره بين عينيه ولم

www.maktabah.org

یأتِہٖ مِنَ الدُّنیا اِلاّ ما کُتِبَ لَہٗ۔ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الاٰخِرَۃِ جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَہٗ وَجَعَلَ غِنَاہُ فِی قَلْبِہٖ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَہِیَ رَاغِمَۃٌ۔ رواہ ابن ابی حاتم۔ امّا بعد حمدِ اللّٰہِ العظیم والصّلوٰۃ علی نبیّہِ الکریم وآلہٖ وصحبہِ الّذین فازوا منہ بحظٍّ جسیم، ذرّۂ خاک بے مقدار معروض خادمانِ عتبۂ علیہ مے گرداند کہ ایں احقر چوں بشہر مجاز رسید، مطلع شد کہ حقائق آگاہ شیخ محمد برہانپوری کہ بحج رفتہ بود رحلت نمود و فرزندانِ ایشاں صلاح آثار شیخ شہاب الدین وغیرہ دریں شہر رسیدند و بانتظار موسم نشستہ اند تا بوطن مراجعت نمودہ بزاویۂ سکنت اقامت نمایند۔ بر پریشانی احوال آں جماعہ چوں واقف شد ترحم بخاطر فاتر راہ یافت، وحل ایں عقدہ در عالم اسباب وابستہ بعنایت و توجہ ایشاں یافت، ناچار بدو کلمہ مصدعِ خدمت آں سُدہ سنیہ گشت۔ چناں کرم فرمایند کہ بحلاوت در گوشۂ بیادِ حضرتِ حق سُبحانہٗ مشغول باشند و ہموارہ بدعاء سلامتی آں حضرتِ عالی رطب اللسان گرداند۔ شیخ شہاب الدین باوجود طریقۂ بزرگانِ خود از طریقۂ ایں فقراء نیز حظے گرفت۔ بالجملہ بوجوہ محلِ کرم و ترحم است، زیادہ براں گستاخی نرفت۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلوٰۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا۔ والسّلام

مکتوب ۴۰ چہلم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الہند۔ در ترغیب بر تائید ارکانِ شریعتِ غرّاء۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ، وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَطْہَارِ وَصَحْبِہِ الْاَبْرَارِ۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا بَنِیْ اٰدَمَ کُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ غَفَرْتُ فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ۔ وَکُلُّکُمْ فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَعْطَیْتُ فَاسْئَلُوْنِیْ اُعْطِکُمْ۔ وَکُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ہَدَیْتُ فَاسْئَلُوْنِی الْہُدٰی اَہْدِکُمْ۔ وَمَنِ اسْتَغْفَرَنِیْ وَہُوَ یَعْلَمُ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلٰی اَنْ اَغْفِرَ لَہٗ، غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ۔ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی قَلْبِ اَشْقٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ سُلْطَانِیْ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَۃٍ۔ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی قَلْبِ اَتْقٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ

www.maktabah.org

فِیْ سُلْطَانِیْ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَۃٍ۔ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ سَأَلُوْنِیْ حَتّٰی یَنْتَھِیَ مَسْئَلَۃُ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ، فَاَعْطَیْتُھُمْ مَا سَأَلُوْنِیْ، مَا نَقَصَ مِمَّا عِنْدِیْ مَغْرَزُ اِبْرَۃٍ لَوْ غَمَسَھَا اَحَدُکُمْ فِی الْبَحْرِ۔ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَحَسَّنَہٗ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ وَّلَا اَمَۃٍ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِیْ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً اِلَّا غَفَرَ لَہٗ سَبْعَمِائَۃِ ذَنْبٍ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ۔ اما بعد ذرۂ خاکسار بے مقدار بعرضِ اشرفِ انور مے رساند کہ ایں مسکین مقصر چساں شکرانۂ احسان وعنایتِ بے غایتِ حضرت صمدیت جَلَّتْ عَظْمَتُہٗ نماید کہ بموہبت وتفضل خویش فتح وظفر لشکر اسلام کرامت فرمود ورفع وہدم ارکان کفر وبدعت وقمع رسومِ الحاد وزندقہ نمود۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَضْعَافَ مَا حَمِدَہٗ جَمِیْعُ خَلْقِہٖ۔ چہ عرض نماید کہ از استماعِ ایں بشارتِ عظمٰے بریں شکستہ زاویۂ خمول چہ قدر شادی رو داد، نہ از روئے مصالح ظاہرہ کہ بموجب کریمہ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ از حیز اعتبار ساقط است بلکہ بجہت اعلاءِ کَلِمَۃُ اللّٰہِ الْعُلْیَا، کَمَا اَشَارَ اِلَیْہِ تَعَالٰی وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ۔ ایں ہوا خواہ حقیقی امیدوار است کہ ہمتِ علیا مصروف تائیدِ ارکان شریعتِ غراء فرمودہ فرمان اہتمام بحکام ومتصدیان اطراف واکناف صادر شود تا سعی بلیغ واجتہادِ تمام دریں باب مصروف دارند، وتعظیمِ علماءِ باللہ وابرار صالحین بوجہ اتم واکمل نمایند، واز احوال رعایا ومساکین ومظلوماں بواقعی خبردار باشند۔ از اشتیاق دریافت سعادتِ حضور چہ شرح دہد لیکن تاحال از توارد ضعف وبے اعتدالی مزاج طبع بر صرافتِ اصلی نرسیدہ است۔ بہرحال در ہر حال از خدمتِ اداءِ وظائف دُعاء کہ شیوۂ فقراء ست فارغ نیست، زیادہ براں جرأت وگستاخی نرفت۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ دَآئِمًا وَّسَرْمَدًا۔

مکتوب ۴۱ چہل ویکم۔ بنام شیخ محمد فرخ پسر خود۔ در نسبتِ میانہ ونسبتِ عالم خلق وتعبیر رؤیت ذات جل سلطانہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ یَوْمَ الْخَمِیْسِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ بَعْدَ اِتْحَافِ الصَّلَوَاتِ الْمُبَارَکَاتِ النَّامِیَاتِ اِلٰی حَضْرَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ لِلثَّالِثِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ رَبِیْعِ الثَّانِیْ فِی الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

www.maktabah.org

چند عقدۂ انغلاق شرف انحلال یافت۔

اوّلاً۔ ظہور نسبتے کہ بمیانہ تعلق دارد کہ از یمین و یسار بیگانہ است۔

دُوُم۔ طلوعِ نسبت خاصۂ اصلیہ کہ بعالم خلق تعلق دارد خصوص جزءِ ارضی کہ آں ظہور از شوب ظلیت مبرّا است، بخلاف ظہور عالمِ امر کہ از شوبِ ظلیت جُدا نیست، چنانکہ تحقیق ہر کدام در مکاتیبِ عالیہ بتفصیل ثبت یافتہ است۔

سوم۔ حل آں معنی کہ در مکتوبِ عالی مذکور است ہر چند رؤیت نیست اما بے رؤیت ہم نیست۔ بِعِنَایَۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَبِصَدَقَۃِ حَبِیْبِہٖ حالتے بزرگ رو داد کہ بعالم خلق خصوص بجزءِ ارضی تعلق داشت۔ ہویدا شت کہ چوں معاملہ از ظلیت وارہد از حیطۂ تصورِ عقلی و تعقلِ ذہنی مبرا خواہد بود و نصیب از عیاں کہ منزہ از بیان است خواہد داشت۔ چوں اصل الاصول بمنصہ گاہ عیاں آید و گوش بآغوش رخت کشد چہ نویسد کہ تعبیر از اں بچہ صیغہ نماید۔ ہر گاہ کلام او سُبْحَانَہٗ منزہ از حرف و صوت و مبرا از آلتِ سامعہ و جہت در عرصہ گاہ سماع آید، ذاتِ مقدس جَلَّ سُلْطَانُہٗ اگر بے کیف و بے جہت و بے مدخلیتِ آلت بحیثیتے کہ ہیچ فتور در تنزیہ و تقدیس راہ نیابد متجلی شود، چہ محل ریب و مظنہ عیب بود۔ مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔ غایۃ الامر دریں دار ہر چہ رو دہد تمثالے ست لذاں معنی کہ بفرداموعود است، تا علو ہمت و سمو فطرت بہر خس و خاشاک نہ آویزد و بہ تہئ دارالِلقاء تمامی جہد نماید و باداءِ وظائفِ عبودیت تمسک بحَبْلُ الْمَتِیْنِ کند، لہذا حقیقتِ رؤیت خاصۂ آخرت گشت۔ زنہار بدید و دانش خود پا از دائرۂ اجماع نہ برآرد بلکہ مکشوفِ خود را تابع آں سازد۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ والسلام

مکتوب ۴۲ چہل و دوم۔ بنام شیخ عبد الاحد پسر خود۔ در آنکہ مقرب ترین اشیاء بحضرت حق سبحانہ برابر کلام مجید نیست۔

بحمد اللّٰہ سُبْحَانَہٗ سرِّ سخن کہ حضرتِ ایشان قُدِّسَ سِرُّہٗ در آخر کار می فرمودند، مقرب ترینِ اشیاء بحضرتِ حق سُبْحَانَہٗ چیزے برابر کلام مجید نیست کہ صفت او تعالیٰ بے پردہ ظاہر شدہ و حسب حال میخواندند ع اندر سخن دوست نہاں خواہم گشت

www.maktabah.org

معلوم گشت و منکشف گردید کہ مبدءِ ایں گنجینۂ ذاتِ منزہ است و مبلغ و منتہاءِ او عبادہ، اگر فتہائے بواسطہ تجا منع پیش آید و بعجز و انکسار خزانۂ ہستیِ خود را پیشکش نماید دستش گرفتہ بار درحضرتِ اقدس دہد و رفعِ حجاب نماید، چنانچہ قولِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مؤیدِ ایں معرفت است۔ عَنْ جِبْرَائِيلَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ طَرْفُهٗ بِيَدِ اللهِ وَ طَرْفُهٗ بِاَيْدِيْكُمْ، فَتَمَسَّكُوْا بِهٖ فَاِنَّكُمْ لَنْ تَهْلِكُوْا وَلَنْ تُقْتَلُوْا اَبَدًا۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔ غورے دریں باب در عشرۂ ماہِ رمضان ۱۰۴۲ھ میسر شدہ، نداء در دادند کہ نسبت تو مرکزی ست۔ توجہے بحال یارے کہ از متاخرانِ اصحاب حضرتِ ایشانِ ما بود افتادہ، نمودند کہ از راہے بما سرِ نیازی دارد، بعد ازاں صحیفۂ احوالش را بتفصیل ہویدا ساختند و بعض مقامات کہ عبورش ارزانی داشتہ اند اطلاع دادند۔ بہر حال تا مبادیِ تنزیہ گذرش معلوم شدہ، آما راہ در پیش دارد تا بحضرتِ مطلوب رسد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ والسلام

مکتوب ۴۳ چہل و سوم۔ بنام شیخ سعد الدین محمد صالح پسر خود۔ در شرح کلمۂ "ہر چہ مقصودِ تست معبودِ تست"۔

الحمد للّٰہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ مشائخ قُدِّسَ سِرُّهُمْ فرمودہ اند ہر چہ مقصودِ تست معبودِ تست، تنبیہ است مر عابد را کہ در وقت عبادت باید کہ مطمحِ نظر جز ذاتِ حضرتِ معبود نباشد کہ عابد او تعالیٰ بود زیرا کہ اگر علتِ غائیہ کہ پیش نظر داشتہ باشد فی الحقیقت عبادت است راجع بآں غایت خواہد بود کہ مقصود است۔ بدیہی ست کہ خضوع و تذلل شئی بجہتِ تحصیلِ امرے خضوع بآں امر است پس تا مطالب بتمامہا رخت از ساحتِ مراد نکشد، شایانِ عبادتِ ذاتِ بے ہمتا نبود۔ مانا کہ در عبارت اکابر اولیاء قُدِّسَ اَسْرَارُهُمْ تعبیر از فناءِ حقیقی بفناءِ ارادت بجہت آں بودہ باشد کہ مستلزم آں است، و گویا نفس عبارت از ارادہ است و بآں سبب امارہ نام یافتہ است کہ امارگی عبارت از حصول ارادت است کہ امر تابع آں است، و چوں صفتِ ارادہ فانی شد فناءِ نفس محقق شد۔ شیخ اجل قُدِّسَ سِرُّهٗ اشارہ بآں در فتوحاتِ مکیہ نمودہ است لکن مذاقِ حضرتِ ایشانِ ما رَضِيَ اللهُ عَنْهُ آبی ازیں معنیٰ ست، زیرا کہ فناءِ ارادت فناءِ صفتے ست از صفات، ہر چند مستلزم نحوے از فناءِ آن است، ہمچنیں فناءِ صفتے مستلزم فنا نیست۔ نفس را فناءِ اتم وقتے بحصول آید کہ نفس از

www.maktabah.org

ذات و آثارِ خود فانی گردد و از دشمن لعین کہ بمعادات مولاء مولیٰ نعم منتصب شدہ است نامے و نشانے نماند، مغلوب و مقہور دیگر است و فانی و متلاشی دیگر۔

سوال۔ اکابر سلف از صحابہ و تابعین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ طلب جنّت و استعاذہ از نار نمودہ اند و نصوص مؤید ایں معنیٰ ست و کریمہ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا نیز صریح است دریں کہ مطمح عابد تواند بود کہ خوف و طمع باشد۔

جواب۔ طلب جنت نہ باں جہت است کہ تماشا گاہ است و استعاذہ از نار نہ برائے اینکہ محنت گاہ است، بلکہ برائے موضع وصل و ہجر محبوب است، با آنکہ خوف و طمع عبارت از جلال و جمال ذاتی می تواند بود۔ فَافْھَمْ۔ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ۔

مکتوب ۴۴ چہل و چہارم۔ بنام نصیر خان۔ در آنکہ دنیا مزرعۂ آخرت است۔

نَحْمَدُہٗ عَلٰی اٰلَآئِہٖ وَنُصَلِّیْ عَلٰی اَکْرَمِ اَنْبِیَآئِہٖ۔ حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ سرگرم محبت خود داشتہ بمتابعت سید الکونین سربلند دارد۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَحُسْنِ اَفْضَالِہٖ احوالِ شکستہ بال ایں ذرہ حقیر بعافیت مقرون است۔ ہموارہ سلامتی ذات بابرکات با حصول مرادات و ترقی درجات از واہب العطایا مسئلت مے نمایم، چوں دُعاء ظہر الغیب اسرع باجابت است امیدِ شرفِ قبول است۔ مدتے ست کہ خبرے از اخبار ایشاں نرسیدہ است، چشم انتظار در راہ است۔ انتظار ہم از حد گذشتہ، ناچار قاصد مخصوص را روانۂ خدمت ساخت تا بزودی براخبار فرخندہ آثار اطلاع دہد و از کشاکش نگرانی رہاند۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْئٌ عَظِیْمٌ۔ سعی نماید کہ دریں دار فنا، کہ متاع غرور است سرانجام دار الخلود حاصل شود، تا بعد انقطاع اختیار و انقضاء مدت حیات ندامت نقد وقت نباشد و یا حسرتیٰ علیٰ مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ زبان حال و قال نشود۔ باید کہ طلب مطلب اعلیٰ و شوق وصول مقصد اسنیٰ ہمیشہ دامنگیر بود ؎

در جہاں شاہدے و ما فارغ — در قدح جرعہ و ما ہشیار
زیں سپس دست ما و دامن دوست — زاں سپس گوش ما و حلقۂ یار

اگر دنیا مزرعۂ آخرت و وسیلۂ وصول درجات نعیم نبودے بیس ازبازیچۂ اطفال نبودے۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ۔ اِنَّ

www.maktabah.org

الشَّیطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا۔ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔ ہر چند حرف نصیحت ازیں مذنب سراپا تقصیر بآں زبدۂ خاندان استقامت فی المعنی تحصیل حاصل است لیکن فرط محبت و خیر خواہی برآں مے دارد، امید عفو است۔ فضائل و کمالات دستگاہ میاں شرف الدین بخدمت مستعد شدہ باشند۔ چوں مشار الیہ از مغتنمات روزگار است یقین است کہ قدر صحبت ایشاں شناختہ باشند۔ والسلام

مکتوب ۴۵ چہل و پنجم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الہند۔ در خوف خاتمہ و در تعظیم و توقیر علماء۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعْلٰی مَعَالِمَ الْاِسْلَامِ، وَرَفَعَ قَوَاعِدَ الدِّیْنِ وَمَھَّدَھَا لِلْاَنَامِ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ الْاَکْمَلَانِ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَہٗ ھَادِیًا سُبُلَ السَّلَامِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَصَحْبِہِ الْاَخْیَارِ۔ اَمَّا بَعْدُ ذرۂ خاکسار بے مقدار محمد سعید بعرض بندگان شاہزادۂ دیندار عالیقدر مجمع السعادات والکمالات البہیۃ الانوار مورد الاسرار مربی العلماء ملجاء الفقراء مَدَّ اللّٰہُ تَعَالٰی ظِلَالَ اِقْبَالِہٖ وَاِحْسَانِہٖ، مے رساند کہ ہمت سامیۂ آں عالیحضرت چوں بترویج ملت بیضاء و تائید شریعت زہراء بتمام و کمال مصروف است و دریں آخر الزمان کہ اوان تراکم ظلمات و توارد محدثات و مبتدعات است شاہسوار مضمار استقامت ذات اشرف است، بر ما فقراء زاویہ نشینان غربت و مسکنت لازم است کہ بدعاء سلامتی و فتح و نصرت ایشاں در اوقات حسنہ مشغول باشیم۔ و چوں ایں دعا متضمن خیریت عام است و بظہر الغیب صادر است، امید شرف قبول و اجابت دارد، وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا۔ نشان سعادت عنوان کہ بایں ذرۂ حقیر صادر شدہ بود بورود آں مشرف گردید و دریوزۂ دعاء سلامتی خاتمہ رفتہ بود، بمطالعۂ آں خوشحالی عظیم رو داد۔ حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ کہ حضرت غنی علی الاطلاق ذات انور را دریں جاہ و جلال سلطنت کہ مثمر انواع سکر و غفلت است بسعادت خوف خاتمہ کہ مبناء خَشْیَۃُ اللّٰہِ است دام اللذات ممتاز گردانیدہ۔ در حدیث نبوی عَلٰی مَصْدَرِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ آمدہ است کہ دو خوف جمع نشود نہ دو امن، آیۂ کریمہ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ مشعر ایں معنی ست۔ اما شیخ عبد العظیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ در ترغیب و ترہیب آوردہ است

www.maktabah.org

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ - اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللهِ اجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَءَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ مِنْ خَشْیَةِ اللهِ - وَعَنْهُ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ اَبَدًا، عَیْنٌ بَاتَتْ تَكْلَاءُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ، وَعَیْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَاْسِ ذُبَابٍ مِّنْ خَشْیَةِ اللهِ - رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیُّ - وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ بَاكِیًا فِیْ اُمَّةٍ مِّنَ الْاُمَمِ رُحِمُوْا - وَمَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا لَهٗ مِقْدَارٌ وَّمِیْزَانٌ اِلَّا الدَّمْعَةَ فَاِنَّهٗ یُطْفَاُ بِهَا بِحَارٌ مِّنْ نَّارٍ - رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ مُرْسَلًا - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْیَةِ اللهِ تَهَافَتَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا یَتَهَافَتُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْیَابِسَةِ وَرَقُهَا - رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ حِبَّانَ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُؤْمِنِ اَفْضَلُ، قَالَ اَفْضَلُهُمْ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا - قَالَ اَیُّ الْمُؤْمِنِ اَكْیَسُ، قَالَ اَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَاَكْثَرُهُمْ مِمَّا بَعْدَهٗ اسْتِعْدَادًا اُولٰٓئِكَ الْاَكْیَاسُ - رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ - حسب الاشارت ایں احقر در اوقاتِ حسنہ بعد دعاءِ سلامتی و مزید توفیق و ازدیادِ اقبال بدعاءِ سلامتی خاتمۂ ایشان مشتغل شده، امید است کہ میسر خواہد شد بمشیّتِهٖ سُبْحَانَهٗ - و از جملہ امور معینۂ حسنِ خاتمہ التزامِ قراءت سید الاستغفار است لیلاً و نہاراً - در مشکوة مذکور است عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ یَّقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ - قَالَ، مَنْ قَالَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ

www.maktabah.org

مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ ونیز در صحیفہ سعادت مشلت علم با عمل رفتہ، ہر چند مے داند کہ حضرت حق سُبحانہٗ حضرت ایشاں را ملکہ ہر دو دولت عطا فرمودہ، مَعَ ذٰلِکَ از حضرتِ وہاب سوال مزید بر مزید مے نماید، بخیر و اجابت مقرون باد۔ از جملہ امورِ معینہ سعادت علم و عمل تعظیم و توقیر علماء ست و اہتمام بشان ایں طبقۂ علیا۔ اگر بدرجۂ آنہا نتواند رسید بموجب اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کہ حدیثِ صحیح است بدولتِ معیت مستسعد خواہد شد و شریکِ مراتبِ ایشاں خواہد گشت کہ علماءِ راسخین شموسِ ہدیٰ و نجومِ اہتداء اند۔ در ترغیب و ترہیب مذکور است عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَاَنْ اَجْلِسَ سَاعَةً فَاَتَفَقَّهَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِحْيَاءِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ، ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ، لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَخِفُّ بِهِمْ، اَلْمُنَافِقُ ذُو الشُّبْهَةِ فِي الْاِسْلَامِ، وَذُو الْعِلْمِ، وَاِمَامٌ مُقْسِطٌ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ۔ ایں مقصر نیز دریوزہ گر است کہ در اوقات شریفہ ایں مسکین را بدعاء سلامتی ایمان و نجات از کید نفس و شیطان یاد آوری مے فرمودہ باشند۔ منذری از ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آوردہ کہ دو دعا ست در میان آنہا و میان حق تعالیٰ حجاب نیست دعاء مظلوم و دعاء مردم برادر خود را بظہر الغیب۔ و در روایت ابی ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وارد شدہ کہ سہ شخص است کہ دعاء ایشاں رد نیست صائم و امام عادل و مظلوم۔ ہمشیرہ زادۂ فقیر خواجہ محی الدین چوں بارادۂ ملازمتِ عالیہ کہ متضمن تربیت صوری و معنوی ست و مثمر ثمرات دارین، محرم بارگاہ سلطنت گردید، ایں فقیر نیز بدو کلمۂ نامر بوط مصدع خادمانِ عتبۂ علیہ گشت۔ والسلام علیکم

www.maktabah.org

وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب ۴۶ چہل و ششم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان ہند۔ در نسبت محبت و فضائل طریقۂ نقشبندیہ و در معنی مریدی و مرادی و احادیث در فضیلت بعضے اعمال۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ مَرَایَا کَمَالِہٖ، وَصَیَّرَ اَرْوَاحَ الْکَامِلِیْنَ مَشَاھِدَ جَلَالِہٖ وَجَمَالِہٖ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ سَیِّدًا وَّاِمَامًا لِّلْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْمُتَأَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِہٖ۔ اما بعد بندۂ خاکسار ذرۂ بے مقدار محمد سعید بخدمت شاہزادۂ دیندار عالیقدر نَاصِرُ الْمِلَّۃِ الْبَیْضَآءِ وَمُرَوِّجُ الشَّرِیْعَۃِ الْغَرَّآءِ، مُؤَیِّدُ الدِّیْنِ الْقَوِیْمِ، مُشَیِّدُ اَحْکَامِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ، رَفَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ قَدْرَہٗ وَشَرَحَ صَدْرَہٗ مے رساند، کہ ہر چند بُعدِ ابدان مانع لقاءِ صوری ست و موجبِ ہجران و دُوری، اما چوں عروۂ وثقٰیِ محبت قوی ست، قرب و معیتِ معنوی کہ لازمۂ حُب است نقد وقت است، قَالَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ مقصود از سیر و سلوک و دوام ذکر و حضور تحصیل نسبتِ محبت است کہ مثمرِ جمیع نعمِ جلیلہ است۔ سر آمدِ صنوفِ محبت آں است کہ از آں طرف باشد، و ہر چہ بآنحضرتِ عالی منسوب است اعلٰی و اکمل است۔ و شک نیست کہ آں موہبت است۔ و اقربِ طرقِ وصول ایں موہبت تحصیل و تکمیلِ مراتبِ متابعتِ حضرتِ حبیب رب العزت است عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا۔ کریمۂ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ مشعر بر آں است وسیلۂ دولتِ اتباع کہ منتجِ محبت است بمعنی محبوبیت طریقِ حصولِ محبتِ دوام کہ در میان ذکر و محبت ملازمت است و لہٰذا گفتہ اند مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ۔ و بدیہی ست کہ دوام ذکر بمجرد لسان متعذر است سعی باید نمود کہ دل ہموارہ بیادِ الٰہی باشد و حضور بکیف دائمی نصیبِ وقت گردد بحدے کہ غفلت را ہرگز گنجائش نباشد۔ فرضاً اگر ظاہر بہزار مشغلہ گرفتار شود باطن متلون نشود و از حضور بغیبت نیاید، و رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ نقدِ حالش بود۔ ایں نسبتِ شریفہ ہر چند نصیبِ منتہیان است کہ بحقیقت فناء و نیستی رسیدہ اند و از شرِّ

www.maktabah.org

معادات امارہ وارستہ، اما مبتدیان طریقۂ نقشبندیہ عَلَیْهِمُ التَّحِیَّةُ وَالرِّضْوَانُ مِنْ حَضْرَةِ الْمَنَّانِ کہ شربے از اندراج النہایت فی البدایت، کہ خاصۂ ایں طریقۂ علیہ است و از انجا حضرت خواجۂ نقشبند قُدِّسَ سِرُّهٗ فرمودہ اند کہ ما نہایت را در بدایت درج کردہ ایم، چشیدہ اند، از اں دولت عظمیٰ حظ وافر فرا گرفتہ اند و نصیب از خلوت در انجمن دارند ؎

از بروں درمیانِ بازارم وز دروں خلوتے ست با یارم

و اشارہ بایں نسبت شریفہ است آنچہ فرمودہ اند ؎

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

؎ نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

از دلِ سالک رہ جاذبۂ صحبت شاں می برد وسوسۂ خلوت و فکرِ چلہ را

و ایں ذکرِ قلبی کہ دریں طریق معروف است مثمر جذبہ است۔ و لہٰذا دریں طریق جذبہ مقدم آمد بر سلوک، و مجذوب سالک روندۂ ایں راہ نام یافت۔ مقرر است کہ مجذوب سالک افضل از سالک مجذوب است، زیرا کہ مجذوب نصیبے از معنی مرادی و محبوبی دارد و مُخلَصی نشانِ حالِ او، بخلافِ سالکِ مجذوب کہ نصیب از مریدی و محبی یافتہ و مُخلِصی راہ حالِ او۔ از مریدی تا مرادی و از محبی تا محبوبی فرق بسیار است، کہ مریدی رفتن است بپاءِ خود و مرادی بُردن است کشاں کشاں، و لذا گفتہ اند اَلْمُرِیْدُ یَطْلُبُ الْمُرَادَ وَالْمُرَادُ یَهْرُبُ۔ تحقیق ایں سخن آں است کہ دریں طریقۂ علیہ شروع سیر از قلب است کہ موردِ جذبہ است، بخلافِ اکثرِ طرق کہ شروعِ سیر از عالمِ خلق است و مجاہدۂ ظاہر کہ بسلوک تعلق دارد، بعد تحصیل مجاہدہ و سلوک بجذب می آید و بمرتبۂ معرفت مشرف میگردد بخلافِ ایں طریقۂ سنیہ کہ شروع از جذبہ مے فرمایند و در ضمن آں مراتبِ سلوک مسلوک میگردد و کار بنہایت النہایت می رسد۔ و ازیں بیان حقیقتِ اندراجِ نہایت فی البدایت ہویدا گردید، چہ نہایتِ دیگراں وصول بدولتِ جذبہ است کہ جَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ، و آں دریں طریق اول در پیش۔ و ایں نسبت جذبہ را سیر انفسی نامند و سیر مستدیر و نیز آں را اقرب در اقرب فرمودہ اند، بخلاف سیرِ ثانی کہ شروع آں از آفاقی ست و آں را سیر مستطیل نامند۔ و نشان شروع جذبہ یافتن انجذاب و کشش است

www.maktabah.org

دل را مبرّا از شش جہت، وگاہ است کہ جہت فوقانی متوہم گردد۔ و در ضمن آں غیبت از حواس و اضمحلال واستہلاک و فروفتگی وخلاصی از اغیار اگریابد نعمتے ست عظمےٰ و مبشرِ سعادت ترقیات۔ حضرت خواجہ نقشبند قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ اند کہ نسبت ما انعکاسی ست، یعنی دریں طریقہ ترقیات بیشتر منوط بانعکاس فیض است از باطنِ شیخ۔ ہرچند مسترشد آئینۂ باطن را بمحبتِ شیخ مقتدا و تحصیل راہ مناسبت ومتابعتِ او منور سازد فیوض از باطنِ شیخ منعکس شود وبمجرد صحبت ومحبت از حضیض نقص باوج کمال برد، قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔ وَلْنَخْتِمِ الْکَلَامَ بِخَاتِمَۃٍ حَسَنَۃٍ فِیْ فَضَائِلِ الصَّالِحَۃِ۔ عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلٰی یَحْیَی بْنِ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِھِنَّ فَکَاَنَّہٗ اَبْطَا بِھِنَّ۔ فَاَتَاہُ عِیْسٰی فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَکَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ تَعْمَلَ بِھِنَّ وَتَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھِنَّ، فَاِمَّا اَنْ تُخْبِرَھُمْ وَ اِمَّا اَنْ اُخْبِرَھُمْ۔ فَقَالَ یَا اَخِیْ لَا تَفْعَلْ فَاِنِّیْ اَخَافُ اِنْ سَبَقْتَنِیْ بِھِنَّ اَنْ اُخْسَفَ اَوْ اُعَذَّبَ۔ قَالَ فَجَمَعَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ بَیْتَ الْمَقْدِسِ حَتّٰی امْتَلَاَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوْا عَلَی الشُّرُفَاتِ ثُمَّ خَطَبَھُمْ۔ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِھِنَّ وَاٰمُرَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھِنَّ۔ اَوَّلُھُنَّ اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا، فَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا کَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰی عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِہٖ بِذَھَبٍ اَوْ وَرِقٍ ثُمَّ اَسْکَنَہٗ دَارًا فَقَالَ اعْمَلْ وَادْفَعْ اِلَیَّ، فَھُوَ یَعْمَلُ وَیَدْفَعُ اِلٰی غَیْرِ سَیِّدِہٖ۔ فَاَیُّکُمْ یَرْضٰی اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدُہٗ کَذٰلِکَ، فَاِنَّ اللّٰہَ خَلَقَکُمْ وَرَزَقَکُمْ لَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا۔ وَاِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا تَلْتَفِتُوْا، فَاِنَّ اللّٰہَ یُقْبِلُ بِوَجْھِہٖ اِلٰی وَجْہِ عَبْدِہٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ۔ وَاٰمُرُکُمْ بِالصِّیَامِ وَمَثَلُ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ فِیْ عِصَابَۃٍ مَعَ صُرَّۃٍ مِّنْ مِّسْکٍ کُلُّھُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّجِدَ رِیْحَہٗ، وَاِنَّ الصَّائِمَ عِنْدَہٗ اَطْیَبُ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْکِ۔ وَاٰمُرُکُمْ بِالصَّدَقَۃِ۔ وَمَثَلُ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَہُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا یَدَہٗ اِلٰی عُنُقِہٖ وَقَرَّبُوْہُ لِیَضْرِبُوْا عُنُقَہٗ۔ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ھَلْ لَّکُمْ اَنْ اَفْدِیَ نَفْسِیْ مِنْکُمْ وَجَعَلَ یُعْطِی الْقَلِیْلَ وَالْکَثِیْرَ حَتّٰی فَدٰی نَفْسَہٗ۔ وَاٰمُرُکُمْ

www.maktabah.org

تذکروا اللہ کثیرا۔ ومثل ذالک کمثل رجل طلبہ العدو سراعا فی اثرہ حتی اتی حصنا حصینا فاحرز نفسہ فیہ۔ وکذا العبد لا ینجو من الشیطان الا بذکر اللہ۔ رواہ الترمذی والنسائی بعضہ، وابن خزیمۃ فی صحیحہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری ومسلم وقال الترمذی حسن صحیح۔ وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من اعطیہن فقد اعطی خیر الدنیا والاخرۃ، قلبا شاکرا ولسانا ذاکرا وبدنا علی البلاء صابرا وزوجۃ لا تبغیہ حوبا فی نفسہا ومالہ۔ رواہ الطبرانی بسند جید۔ وعن ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ایما مؤمن اطعم مؤمنا علی الجوع اطعمہ اللہ یوم القیامۃ من ثمار الجنۃ۔ وایما مؤمن سقی مؤمنا علی ظماء، سقاہ اللہ یوم القیامۃ من رحیق مختوم۔ وایما مؤمن کسی مؤمنا علی عری، کساہ اللہ من حلل الجنۃ۔ رواہ الترمذی۔ وعن الحسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال، لان اطعم اخالی فی اللہ لقمۃ، احب الی من ان اتصدق علی مسکین بدرہم، ولان اعطی اخالی فی اللہ درہما احب الی من ان اتصدق علی مسکین بمائۃ درہم۔ رواہ ابو الشیخ۔ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اکثروا من شہادۃ ان لا الہ الا اللہ قبل ان یحال بینکم وبینہا۔ رواہ ابو یعلی باسناد جید علی ماحکاہ الحافظ عبد العظیم المنذری۔ والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الہدی والتزم متابعۃ المصطفی علیہ وعلی الہ وصحبہ الصلوات والبرکات العلی۔

مکتوب چہل و ہفتم بنام خواجہ محمد صدیق کشمی، درحقیقت امکان و دعا برائے استقامت برعقیدۂ اہل سنت وطریقۂ مجدد الف ثانی و درکیفیت احباب بعد ارتحال حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ نیازمندی ایں ذرۂ احقر بخدمت مشفقی مکرمی خواجہ محمد صدیق سلمہ اللہ سبحانہ مقبول باد۔ امید کہ ایں مفتقر را از حاشیۂ خاطر عاطر محو نفرمایند و متوجہ وصرف ہمت معاون حال ایں فرد ماندہ باشند، کہ تمامی ہمت و ہمگی نہمت مصروف مرضی مولائے حقیقی گردیدہ از رقیب ماسواء او بالکلیہ آزاد گردد و عابد منحوت وہم و خیال خود نباشد، وایں علائق متکثرہ و

عوائقِ متعددہ مانع مطلوب حقیقی، کہ غیر او جز سَرَابٌ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً نیست چگونہ مانع باشد کہ ہر چہ بداغِ امکان متسم است از خلوت خانۂ عدم ببارگاہ وجود قدم نہ نہادہ است واز کون بہ بروز نیامدہ ۔ عدم صرف حجاب وجود بحت چساں گردد، ونیت محض کجا ردپوشِ ہست محض باشد ویا بمرآتیت آں جمیل بے مثال ہویدا گردد، در کدام آئینۂ در آید او ۔ اتحاد وعینیت را چہ گنجے رذیل ذاتی کہ بجمیعِ خسائس موسوم است اورا با حضرتِ کبیر متعال چہ دعوۂ ہمسری وہم آغوشی ۔ دریں جزءِ آخر الزمان کہ بوقتِ تراکم ظلمات است وغلوِ جنودِ ہوا وشیاطین، بہترین امورِ جزایں نمے داند کہ بہرۂ از نیاز از حضرتِ بے نیاز مسئلت نمودہ آید کہ بر عقیدۂ حقۂ اہل سنت وجماعت شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهُمْ وطریقۂ مرضیۂ حضرت امام الواصلین غوث الوارثین صاحب سرِ رحمانی مجدد الف ثانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ استقامت نصیب شود ۔ واز محدثاتے کہ بوالہوسانِ ایں وقت تخیلاتِ واہیۂ خود احداث نمودہ اند دُور دارد، إِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۔ وجود اشرفِ حضرتِ مجدد خزینۂ رحمت ہاءِ آلٰہیہ بود بعد ارتحالِ آں مفتحِ ابوابِ فیض ظلمتے خاص بر اہلِ روزگار کہ خود را از محرمان واشے نمودند طاری شدہ وبراہے افتادند کہ بازگشت ازاں امکان ندارد واز نامحرماں چہ نویسد إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَالسَّلَامُ ۔

مکتوب چہل وہشتم بنام میر محمد نعمان در آنکہ چون را بہ بیچون ہیچ مناسبت نیست ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۔ شَرَّفَكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِتَشْرِيْفَاتِ الْمُقَرَّبِيْنَ ۔ ذرۂ احقر مشہودِ ضمیرِ انور مے گردانند کہ احوالِ ایں مقصر حسبِ ظاہر بہنجِ سداد معروف بعافیت است ۔ از الطافِ عزیزان امید میدارد کہ رحمے بحالِ ایں درماندہ فرمایند تا ظاہر او عنوانِ باطنش باشد و باطنش بے نشان، تا مظہرِ فیضِ بے نشان گردد کہ نشان مند را بہ بے نشان راہ نیست وچون را بہ بیچون وجوہِ مناسبت مفقود، إِذْ لَا يُدْرِكُ الشَّيْءُ مَا يُضَادُّهٗ ۔ بدیہی ست کہ وجوہ واعتبارات بعد سقوطِ آثارِ عدمیہ کہ ذاتی او گشتہ، چوں از دائرۂ شیون اند چوں را در آں مدخلے ست کامل، بحضرتِ ذاتِ معرا کہ شان را آنجا گنجائش نیست وچونی را مجال نہ، راہِ مواصلت مفقود است ومعنی را بعینِ طریقِ مرافقت معدوم ۔ ہیہات خلاصی ازیں کرا میسر است کہ نجات شیئے از ذاتِ خود محال است، مگر عنایتِ بے غایت دستگیری مے فرمودہ از ذات حظے کرامت فرماید وبداں دولت قصویٰ مستعد گرداند، یا ضمنی ایں قسم بندہ مجتباءِ خود سازد، ہر چند معنے ضمنیت بشیر وصول بکمالات صاحبِ ضمن بشیر، كَمَا تَقَرَّرَ فِي الْقِدِّيْقِ الْأَكْبَرِ ۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۔ وَالسَّلَامُ ۔

مکتوب چہل ونہم بنام سید ابو الخیر شاہ آبادی ۔ در تحریص فناءِ اتم ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ

www.maktabah.org

علیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکتوبِ مرغوب برادر سعادتمند سید ابوالخیر رسید و موجبِ فرحت
خواطر گردید۔ حضرتِ حق سبحانہٗ آں برادر را موردِ عنایتِ خویش دارد و بمتابعتِ حبیبِ خود عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ مزین دارد کہ جمیع کمالات در ضمنِ آں
مندرج است۔ آنچہ از رباعی شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہٗ کہ جسم ہمہ اشک گشت و چشمم بگریست الخ مرقوم
نمودہ اند کہ حسبِ حال است بسیار اصیل و عالی ست۔ اللہ تعالیٰ بحقیقتِ آں متحقق داشتہ بعناءِ اتم
کہ زوالِ عین و اثر لوازم آن است رسانیدہ شربے از بقاء باللہ ارزانی دارد۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوبِ پنجاہم بنام خواجہ ابوالخیر ابن حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔ در آنکہ بناءِ طریقۂ نقشبند مجددیہ بر اتباعِ سید الوریٰ است صلی اللہ علیہ وسلم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرت حق جل وعلا ذاتِ بابرکات حضرت
مخدوم زادہ عالی قدر را ہموارہ بر مفارقِ نیاز مندان فیض بخش انوار و برکاتِ صوری و معنوی دارد۔
امید کہ ایں ذرۂ احقر را از حاشیۂ خاطر محو و نسیاً منسیاً نفرمایند، تا ایں خمول زاویۂ عدم و نیستی کہ ذل و افتقار
ذاتی او ست و فناء و انکسار جزوِ حقیقتِ او، بوجودے مشرف گردد کہ عدم عدیلِ او نبود و نیستی راہ در
آنحضرتِ علیا بار نہ، مگر بحضورے مکرم شود کہ غیبت در فقاءِ او نیست و بشہودے کہ استتار دنبال او نہ۔
ہر چند ازیں مطلب اعلےٰ جز تمناء نقدِ وقت نباشد و از حصول جز آرزو بدستش نیاید، کہ زوالِ امکان
محال است و تبدلِ حدوث بقدم ممتنع، و وجودِ مناسبت کہ مستدعی حصولِ مرام است مفقود۔ ھَیْھَاتَ

کَیْفَ الْوُصُوْلُ اِلٰی سُعَادَ وَدُوْنَھَا ۔ قُلَلُ الْجِبَالِ وَدُوْنَھُنَّ حُتُوْفٌ
مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ ۔ غَایَۃُ مَا فِی الْبَابِ

آن است کہ تراب کہ سرشتِ او از دایۂ نیستی ست و کشتِ او در مزرعۂ پستی، و بمصاحبتِ انوارِ
آفتابِ ہویت در عرصۂ ہستی جلوہ گر شدہ و با آثار تربیتِ او صورتِ سربلندی یافتہ از ہمسریِ آنحضرت
عظمےٰ خود را باز دارد و خیانت در امانت نہ نماید، و لباس عاریتی کہ در بر پوشیدہ است از خود نداند
و بموجبِ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ہمہ کمال را باہلِ آں حوالہ نمودہ
بلسانِ حال و قال ترانۂ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ناطق گردد و اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَۃُ
اِزَارِیْ ورد ش بود۔ و حصول ایں نعمتِ عظمےٰ و دولتِ قصوٰے منوط بمتابعت سید الورےٰ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوَاتُ الْعُلٰی کہ بناءِ طریقۂ مرضیۂ حضرات خواجگان عَلَیْھِمُ الرِّضْوَانُ بر آن است و
مدارِ کارِ شاں بر آں، احوال و مواجید ہمہ را تابع ایں سعادتِ کبریٰ داشتہ اند۔ لہٰذا ایں طریقۂ علیہ افضلِ

www.maktabah.org

طرز آمد ونهایتِ دیگراں در بدایتِ ایشاں مندرج گشت که طریق اصحاب کرام است عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ. رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَ حَقِیْقَةِ هٰؤُلَاءِ الْاَکَابِرِ وَاقْتِدَاءَ آثَارِهِمْ. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

مکتوب پنجاه ویکم بنام شیخ محمد عبدالله پسرِ خود، در علو وعظمتِ واجب تعالٰی وفقد وحرمانِ ممکن، ودر عظمتِ شانِ نماز وعجزِ مصلی.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

باآبِ زمزم وکوثر سفید نتواں کرد ... گلیم بختِ کسے راکه بافتند سیاه

بیچاره اگر هزار سال جاں بکاهد ودر مبادیِ تعیناتِ خود بپوید وتحقق بآں پیدا کند ونام ونشان از حقیقتِ عدمیه نگذارد ودر رفعِ قیود نموده در صرافتِ اطلاقی تجرّد نماید، از دائره خیال نه برآمده باشد، وهرچند جمال تقییدات مرتفع سازد وکبریٰ وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ متحقق شود، اما از زنجیرِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ خلاصی یافتن از جملهٔ محالات است. باآنکه عدم عدم است وآں لاشئ محض است ووجود وجود است واورا با تقیید چه کار، لیکن چوں صنعِ قادر مختار ایں است عدم راهست نما کرده مطلق راعین مقید ساخت، ارتفاعِ آں جز از شهودِ حقیقت ممتنع که متعلق علم آلهی ست جلا وعلا، در وقتِ استیلاء وغلبهٔ شهودِ حقیقت الحقائق آثارِ عدمیه را غیر استتار چه چاره، ودر شعشعانِ آفتابِ جمال ظلمات راجز اضمحلال کدام نصیب، اما در ورودِ صحو وظهورِ درجات امور کَمَا هِیَ درعین زوال ثبوت است ودر کمال محویت تحقق، پس غیر مهجوری ودوری نصیب آں نخواهد شد ووراءِ حرمان کارش نه آں وهم بود کز تو دوئی برخیزد. امکان وحدت

آں وهم بود کز تو دوئی برخیزد ... امکان وحدت براه روی برخیزد

ازیں جا تواند بود که کمل عرفاء دائم الحزن متواصل الفکر بوده اند، دامن عز مطلوب ازاں بزرگ تر است که در حریم محترم آں ایں بیچاره راجائے باشد

سر پیوندِ ما ندارد یار ... چوں تواں شد ز بخت برخوردار

هر قدر قرب پیدا کند همان قدر مباعدت نصیب خواهد شد ولوازم فقر ومسکنت ونیستی وعجز وپستی را مطالعه خواهد نمود. بدیهی ست که کمال عبارت از رؤیتِ اشیاء ست کَمَا هِیَ، پس آناً فاناً مشاهدهٔ ذمائم در خود مے نماید ویأسِ مطلق از وصولِ جمیل علی الاطلاق پیدا مے کند که رفع وجوهِ مناسبت باعثِ آں است، وایں مقام عبدیت است روسرآمد آنکه عبودیت نماز است وظهور دقائقِ آں

و نماز بیشتر ما ماکه کریمهٔ وَاِنَّهَا لَکَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ الایۃ اشارہ است بدیں تراکمِ آثارِ بندگی کہ موجبِ رؤیتِ دناءت و خساستِ عابد است و منشئ انانیتِ طبیعتِ او کہ بغایت شاق است و آں در حقِ اہلِ صحو است و واصل اصل، نہ آنکہ از اذواق و مشاربِ تجلیاتِ ظلال شاداب است و بہ پیشِ ندا ارتقاءِ محبوب ملتذ، اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ رمزے ست محالِ شاں. و لہذا از بعض اکابر منقول است کہ در وقتِ قصدِ نماز رنگِ ایشاں متغیر مے شد از ہیبتِ کبریائی ذاتِ معبود جل و علا بکمالِ خوف و رغبت، ولیکن چوں معنی دریں تخریبِ دشمنِ محبوب است و اثباتِ علوِ محبوب ہر چند بصورت تلخ است اما بغایت شیریں و محبوب، کریمۂ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا و کریمۂ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ رمزے ست بداں. و نیز ایں تخریب متضمنِ آن است کہ بجاءِ آں ظلِ منعکس اصل نشیند هٰکَذَا اِلَی الْاُصُوْلِ. حضرت قطب الاقطاب قُدِّسَ سِرُّہٗ در آخرِ کار بر ایشاں عظمتِ شانِ نماز و عجزِ مصلّی آنقدر مستولی شدہ بود کہ نزدیک بود کہ ایں کارخانۂ بزرگ از ایشاں معطل شود. مہما امکن بعد از اداءِ فرائض و سنن مؤکدہ اشتغال بنوافل نمے کردند و چنداں زیر بارِ ایں امرِ جلیل القدر بودند کہ چہ شرح دہد، بعنایتِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ آخر بچند روزِ قلیل قبلِ ارتحال عنایاتِ الٰہی با صنوفِ بشارات دستگیری نمود و تسلیۂ مہموماں حضرت قدس خود فرمودہ چنانچہ تفصیل آں در کاغذِ دیگر بمشیۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مے نویسد. مے فرمودند کہ فلانے چوں با مامتِ تو ایں کرامات و بشارات حاصل شد، تراہم از جمیع کمالات بہرہ است تام، حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ. فَحَصَلَ کَیْفِیَّةٌ مَّجْهُوْلٌ شَانُهَا. وَالْکُلُّ وَاِنْ کَانَ بِاعْتِبَارِ الشُّهُوْدِ لٰکِنْ بِمُوْجَبِ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یُعَامَلُ مَعَهٗ مُعَامَلَاتٌ وَیَخْتَفِیْ اَسْرَارٌ. عَرَفَ مَنْ عَرَفَ حَقِیْقَتَهَا، وَمَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ، وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ. وَالسَّلَامُ.

مکتوب پنجاہ و دوم. بنام شیخ محمد لطف اللہ پسرِ خود. در تعبیر شعر حافظ: نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ع عکسِ روئے تو چو در آئینۂ جام افتاد یعنی چوں پرتوے از جمالِ بے کیفِ تو کہ عبارت از متجلی شدنِ ذاتِ منزہ است در پردۂ اسماء و شیونِ خویش بر دلِ عارف بتافت و او را مغلوب و مدہوش خود ساخت، عارف از خندۂ مے و استیلاءِ مسکرِ مستی کہ بورودِ عساکر و جنودِ الٰہی جل و علا بر خرابۂ ہستیِ ضعیف، و پست شدنِ قوتِ تمیز کہ ناشی از تفرقہ و تکثر بود در طمعِ خام افتادہ دانست کہ محبوب بے پردۂ عکوس و بغیر حجبِ ظلال در غیر مشہود من خواہد

www.maktabah.org

در آمد و مطلوب بے حیلولت ازیں شئون با آغوش خواہد آمد۔ و فی الحقیقت ایں طمع است خام و تمنی است نافرجام ؎

با گلرخ خویش گفتم اے غنچہ دہاں ہر لحظہ مپوش رو چو عشوہ دہاں
زو خندہ کہ من بعکسِ خوبانِ جہاں در پردہ عیاں باشم و بے پردہ نہاں

حقیقت آن است کہ چوں عالم صور بر اسماءِ واجبی محجوب گشتہ و ہر جزءِ ازاں مظہرے ست مراسمے را غایت الامر بجہت کسوتِ کونیہ و تعینات مختلفہ، در نظرِ عوام کالانعام از ظاہر دور افتادہ است و راہِ ورود بآں حقائق مسدود۔ بعنایت اللہ سبحانہٗ چوں لطف بے غایت مدد فرماید و دلالت باصل کند، نہایتِ عروج تا باصل خود کہ رب اوست و ایں مظہر اوست خواہد نمود۔ و ورآءِ آں پوشیدہ نزدِ اکثرِ متاخرینِ صوفیہ در عدمِ خود کوشیدن است از ورآءِ اصلِ عدمیہ و تجلیٔ "کمہ اللہ نفسہٗ" رمزے ست بداں فافہم۔

مکتوب پنجاہ و سوم بنام شیخ محمد لطف اللہ پسر خود۔ در تاویل کریمۂ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ وَیَسْئَلُوْنَکَ تَاوِیْلَہٗ یَسْئَالُ اَہْلُ السُّلُوْکِ الشَّیْخَ عَنِ الْجِبَالِ النَّوَاشِی الْبَدَنِیَّۃِ وَالْقُیُوْدِ الْمُشَخِّصَۃِ الْحَاجِبَۃِ عَنِ الْوُصُوْلِ اِلَی الْمَطْلَبِ الْاَقْصٰی وَالْفَوْزِ بِالسَّعَادَۃِ الْقُصْوٰی ہَلْ لَہَا ارْتِفَاعٌ مِّنَ الْبَیْنِ وَہَلْ یُکَاشَفُ وَرَاءَہَا بِالْعَیْنِ، فَقُلْ یَا اَیُّہَا الْکَامِلُ الْفَانِیْ مِنْ نَّفْسِہٖ الْبَاقِیْ بِرَبِّہٖ یَنْسِفُہَا رَبِّیْ نَسْفًا کَالرَّمْلِ السَّائِلِ ثُمَّ یُطَیِّرُہَا وَاِنَّمَا اَضَافَہَا اِلٰی رَبِّیْ وَاِنْ کَانَ مَبْدَءُ فَیْضِ کُلٍّ اَحَدٍ اِسْمَہُ الَّذِیْ یُرَبِّیْہِ لِکَوْنِ مَرْبُوْبِیَّتِہٖ وَمَظْہَرِیَّتِہٖ وَاسِطَۃً بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اسْمِہٖ مَعَ اَنَّہٗ قَدْ یَقَعُ الْاِشْتِرَاکُ فِیْ کُلِّیِّ الْاِسْمِ بَلْ ہُوَ الْجَاذِبُ لِلْفُیُوْضِ غَالِبًا۔ نَسْفًا تَامًّا یُعْدِمُہَا رَأْسًا بِحَیْثُ لَا یَبْقٰی مِنْہُ شَیْءٌ۔ فَیَذَرُہَا اَیْ اَرْضَ اسْتِعْدَادِہٖ وَہِیَ الْفِطْرَۃُ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا، قَاعًا مُنْبِتًا قَابِلًا لِلنَّبَاتِ بِالْمَوْہِبَۃِ الْاِلٰہِیَّۃِ، صَفْصَفًا مُسْتَوِیًا لِاِسْتِہْلَاکِ مَا عَلَیْہَا مِنْ مَعَالِمِ التَّعَیُّنَاتِ، لَا تَرٰی فِیْہَا عِوَجًا یَقْتَضِیْہِ الْجُزْءُ الْاَرْضِیُّ وَلَا اَمْتًا یَقْتَضِیْہِ الْجُزْءُ النَّارِیُّ۔ یَوْمَئِذٍ اَیْ حِیْنَ نَسْفِہَا کَذٰلِکَ یَتَّبِعُوْنَ اَیْ اَہْلُ السُّلُوْکِ الدَّاعِیَ الْاِلٰہِیَّ اَیْ اَصْلَہٗ وَہُوَ حَقِیْقَۃٌ مِّنَ الْوُجُوْدِ الَّذِیْ ہُوَ الْاِسْمُ الْاِلٰہِیُّ لَا عِوَجَ لَہٗ لِاِرْتِفَاعِ الْمَوَانِعِ۔ فَلَمَّا وَصَلَ اِلَیْہِ ثُمَّ مِنْہُ اِلٰی مَا لَا یُمْکِنُ التَّعْبِیْرُ عَنْہُ بِعِبَارَۃٍ وَلَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِاِشَارَۃٍ، کَلَّتِ الْعُقُوْلُ

www.maktabah.org

... بیانہٖ واستغرق الواصل فی لجّۃ الحیرۃ۔ وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا ھمساً رمزاً خفیاً دقیقاً لما یرمز الی الوجد انی۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ وچہارم ۔ بنام شیخ محمد نقی پسر خود در سرّ کریمۂ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب چہ در صورت غفلت از مطلوب حقیقی وتوجہ بوراءِ آں ہرچند بظاہر آرمیدہ است اما فی الحقیقت در اضطراب است، چہ قلب بالذات ازو المانِ جمال جمیل علی الاطلاق است ومشغوف حضور ومشاہدۂ آں پس در غیب از اں غیر از اضطراب نصیبے نخواہد بود۔ وچوں بیادِ او تعالےٰ مشغول باشد وباطمینان پیوند دلعینِ رجیم ہموارہ درسعی آن است کہ تسویل وتزیین حدیث بہوا جس مشغول وارد ومحرومی ومطرودی نقد وقتش کند، خصوص در وقت ادا صلوٰۃ کہ کمال محل قرب است صرفِ طاقت خود مے نماید۔ اما جمعے کہ بعنایاتِ الٰہی بذکر حق جل وعلا مشغول اندازو ازیں وادیٔ ہلاکت مے برآیند ومتنبہ مے گردند۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ وَاِخْوَانُھُمْ یَمُدُّوْنَھُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ۵ اشارتے ست بدیں۔ واللہ سبحانہٗ اعلم۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ وپنجم بنام شیخ محمد عبداللہ پسر خود۔

در توجیہ کلمۂ عارف راہمت نیست۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ بزرگاں فرمودہ اند کہ عارف راہمت نیست۔ تحقیق آں چنانکہ بریں مسکین ظاہر ساختہ اند آن است کہ ہمت تابع قدرت وارادت است، ہر گاہ عارف از جمیع اوصافِ خود برآمدہ باشد بلکہ از ذاتِ خویش فانی شدہ جمادِ محض ومیتِ بے حس گردیدہ باشد ہمت کہ منافی آن است کجا داشتہ باشد۔ از مکوم الھم ارجل یمشون بھا ام لھم اید یبطشون بھا ہمت چہ گنجائش دارد۔ وھو سبحانہٗ اعلم۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ وششم بنام شیخ محمد یعقوب پسر خود۔ در تفسیر ویحبون ان یحمدوا الآیۃ۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا اشارہ بداں است کہ آنچہ از فاعل مجازی بظہور مے آید مثل ذات او ہالک ومتلاشی ست، دفی الحقیقت چنانکہ عینِ اُو را ثبوتے نیست جز در مرتبۂ ارادت وحس وہمچناں احکام اورا بودے نیست جز دراں مرتبہ، ودر نفس الامر ذات وفعل وصفت مر حق را جل وعلا متحقق است۔

www.maktabah.org

تحصیل ایں امر اہم مصروف دارد، بہ کتب فقہ رجوع نمودہ، و مؤلفات صوفیہ را کہ بحلیۂ اتباع و
سید دین علیہ الصلوٰۃ والسلام محلّٰی اند، منظور داشتہ ایں کارخانۂ بزرگ را برپا دارند۔ و چوں مدار
طریقۂ مرضیۂ حضرت خواجگان قدس اسرارہم بر متابعت سنت است و اجتناب از بدعت نامرضیہ و
عمل بہ عزیمت مہما امکن از محدثاتے کہ دریں زمان شیوع یافتہ و جہت تراکم ظلمات بدعت کہ بسبب بُعد
عہد نبوت استیلاء گرفتہ، بطلان آن از نظر عوام بلکہ بسیارے از خواص برخاستہ محترز باشند۔
احوال و مواجید کہ بر وفق شریعت غرا بود و بر طبق قوانین ملت بیضاء آں را بجان و دل پسندیدہ
بر حصول آں شکر الٰہی بجا آرند و زیر بار امتنان باشند، و آنچہ نہ بر نہج مستقیم بود و سر مو مخالف بکتاب و
سنت و اجماع سلف و اعتقاد فرقہ ناجیہ داشتہ باشد اگرچہ مثل فلق صبح منکشف گردد معرض ازو
باشند، بر تقدیر استیلا و حال عروہ وثقیٰ اہل سنت و جماعت بدست داشتہ از آں ہراساں و
مستغفر بوند۔ بالجملہ میزان دین قویم اعتقاداً و عملاً در دست دارند و جملہ اعمال صوری و وارداتِ
معنوی باں سنجند۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کسیکہ چنگ زند بسنّتِ من نزد فساد اُمتِ من پس
اورا اجر صد شہید است۔ و نیز پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمودند کسیکہ زندہ کند سنت مرا کہ
میرانده شده است بعد من پس مراد راست از اجر مثل اجور کسانیکہ عمل کردہ اند باں سنت کم نکند
از اجور آں چیزے و کسے کہ نو پیدا کند بدعت ضلالت را کہ راضی نیست خدا تعالےٰ باں و نہ رسولؐ
باشد بر او از گناہاں مثل کسانے کہ کردہ اند بدعت را، کم نکند از آں چیزے۔ دو واقعہ کہ قلمی فرمودہ
اند ہر دو روشن است۔ واقعۂ اولیٰ و نتیجۂ آں استقامت است کہ از شما بظہور آمدہ و نوشتہ اید۔
و واقعۂ ثانی کہ مرقوم نمودہ اند تعبیر آں آنچہ بر فقیر لائح شدہ آن است کہ آں جانور صاحب حسن
و مدار عبارت از دل شما است کہ بجذب الٰہی جَلَّ وَعَلَا متوجہ عروج است و در طےِ منازل سلوک۔
و فی الحقیقۃ دل از عالم امر است و از لطائف انسانی کہ از صورت منزہ است و از شکل مبرا، اما
چوں بمضغہ کہ صورت صنوبری دارد و در سینۂ آدمی معلق است، تعلق دارد و آں حقیقت جامعہ لطیفہ
گاہ بصورت جانورِ دُم دار کہ بشکل صنوبری مشابہت دارد و گاہ بسان ستارۂ دُم دار ہویدا گردد۔
و چوں ایں حقیقت را برزخ گفتہ اند میان لطائف عالم امر و اجزاء عناصر عالم خلق کہ آں را سرکشی
و درشتی لازم است، لاجرم پرہاء دُم کہ کنایہ از تعلق بعالم خلق است درشت ظاہر شدہ
چوں اجزاء عنصریۂ عالم خلق خصوصیات مختلفہ دارد، بنا بر آں پرہاء کج بر سر دم نمودہ۔ چوں دل
مورد اذکار الٰہی ست، و مطلع انوار تجلیات نامتناہی، روشن و تاباں بظہور پیوست و از روشنی

www.maktabah.org

پس گرفتاران پندار کہ ایں ذواتِ ہالکہ را مصدرِ احکامِ خارجہ تصوّر نمایند و خود را موردِ حمد کہ مقتضیِ فاعل است از جہل حقیقت دانند، ہمیشہ بداغِ طرد و مہجوری از حضرتِ حقیقت الحقائق متسم باشند، وبا آنکہ خود ہا را منعم و بظواہر نعم متلبس میدانند فی الحقیقت گرفتار عذاب الٰہی اند وبآں اشارہ فرمودہ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ اصحابِ توحیدِ وجودی ازیں کریمہ چناں فہم نمایند کہ با آنکہ فاعلِ افعالِ متکثرہ کہ کثرتِ آنہا نیز جز در وہم نیست حضرتِ وجود است، ذاتِ شاں نیز جز در وہم نیست، گرفتارانِ کثرتِ موہومہ کہ نظرِ بصیرتِ شاں نفوذ بحقیقتِ وحدت نکردہ است ہمیشہ گرفتارِ عذابِ دُوری اند۔ وَهُوَ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم بنام مولانا شیخ محمد فرخ پسر خود۔ در بشارتِ حصولِ منصبِ خلت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰى۔ بکرم اللہ سُبْحَانَهٗ آں موعود کہ در مکتوبے نوشتہ اند کہ ایں خلعتِ خلت انتسابی خواہم داد، در حضرتِ اجمیر مفتخر بودند و نسبت خلت بایں احقر عنایت کردہ فرمودند کہ ایں سفر گویا محض از برائے فلانے بود، حَمْدًا لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ حَمْدًا كَثِيرًا۔ و چوں خلعتِ نسبت قیومیت باخوی مرحمت فرمودند، گفتند دیدم اشیاء بشوقِ تمام ملصق بشارٌ الیہ شدند و ہمہ قبول ایں معنی نمودند، الحال من کارے ندارند۔ و چوں بسببِ بودنِ من دریں کارخانہ ایں علاقہ بود الحال چنیں شدہ مے باید کہ زود ارتحال من واقع شود چناں شد۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب پنجاہ و ہشتم۔ بنام جان جاناں بیگم بنت عبد الرحیم خان خاناں

در اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰى۔ صحیفۂ شریفہ رسید، چوں متضمن توفیقِ اعمالِ صالحہ بود بہجت بر بہجت افزود۔ اللہ تعالےٰ استقامت کرامت فرمودہ از صورت بحقیقت و از حقیقت بحقیقت الحقائق رہنمونی کند، تا ایں خیالِ ہوا و ہوس سدِ راہِ مقصدِ اسنے و مطلبِ ابہے نگردد و اشتغالِ عادات و رسوم کہ سببِ حرمان است باعثِ مباعدت از رفیقِ اعلےٰ نباشد۔ و چوں نشاءِ دنیوی مضاد نشاءِ اخروی آمدہ است غالباً اسبابِ عزِ ایں موجباتِ ذلتِ آن است و تلذذاتِ ایں متاعِ غرور مؤلماتِ آں دار سرور است، جہدِ تمام در ترتیب و تعمیرِ سراءِ پایندہ نماید کہ تحصیلِ اسبابِ رضاءِ مولی علی الاطلاق کہ فیاضِ سحائبِ نعمِ صوری و معنوی ست عقلاً و شرعاً واجب است۔ و چوں اتباعِ شریعتِ مطہرہ دو جزء است، اتیانِ مراضی و اجتناب از معاصی، و جزءِ ثانی کہ بورع معبر است و متضمن احتراز از محرمات و مشتبہات و مکروہات، مہم اولی مدارِ اعظم اسلام دانستہ عنان ہمت

آں تمام خانہ کہ عبارت از معمورۂ بدن است منوّر شد۔ قلعہ کہ بنظر درآمدہ است وآں جانور پریدہ و بآں رسیدہ عبارت از دائرۂ مقام جمع است، و منتہاء سیر الی اللہ کہ بعد از قطع منازل وطے مراتب کونی از اجزاء عشرۂ عالم صغیر واصول آنہا در عالم کبیر و وصول بآں متحقق مے گردد، وآں دائرۂ ظلال اسماء الٰہی است جلّ وعلا و متضمن مبادی تعینات اولیاء و مبدء سیر فی اللہ و مفتح ولایت صغریٰ ۔ وآنکہ کہ نا مشہود گردیدہ داعی الٰہی ست کہ دعوت بحضرت مبدء مے فرماید وآنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ آں جانور وقت پریدن بازو ہائش چسپیدہ بود، چوں بآں قلعہ رسید فربہ شد و دہان باز کرد و تمام بازو ہائش شعلۂ زیادہ مے زد، چناں مے درخشید کہ بہ آفتاب باشد مثل آں و نہ غیر آں، معلوم شریف بودہ باشد کہ در وقت عروج تا بحضرت جمع نہ رسیدہ بود و بلوامع الانوار منور نشدہ واز سیر سیراب نگشتہ، ناچار تابندگی و روشنی در روے لائح نمے شد و کمالات استعدادیۂ او از استعداد بفعل نیامدہ، و چراغ قابلیتش بنور فیضان تاباں نگردیدہ بود ۔ و چوں قطع مسالک نمودہ و بمقام واحدیت رسید و بانوار قدم مجلّے گردید جمیع انوار والوان در جنب او متلاشی نمودہ ۔ و چوں ایں حقیقت جامعۂ سائر لطائف است بوجہ انجلاء مرآتِ او رنگ سائر لطائف نیز در او متجلی گردید، بنا برآں در آں رنگ سرخ و سبز و سفید درہم نمودہ است ۔ سبحان اللہ گفتن شما در آں وقت کہ اوان انقطاع از کثرت موہومہ است و ظہور مبادی تنزیہ حضرت واحد علی الاطلاق برجاست کہ وحدت را از تلویث احکام کثرت تنزیہ نمودہ ابدی و قدیم را از حادثات جُدا کردہ ۔ وآنچہ نوشتہ بودند کہ نزدیک بود کہ از ہوش روم اشعار بداں است کہ ایں از راہ اندراج النہایۃ فی البدایت است کہ لازمۂ ایں طریقہ عالیہ است کہ میسر آمدہ است والا وصول مقام جمع را بے ہوشی لازم است و فناء واجب و باز آمدن جانور از آں قلعہ عبارت از سیر فی تفاصیل اسماء الٰہیہ است کہ آں را نہایت نیست ۔ ہر چند بحضرت ذات نزدیک تر مے شود حیرانی زیادہ تر مے شود، زیرا کہ از آں مقام عالی جز حیرت و جہل نصیب نیست مرقوم فرمودہ اند کہ در آں ساعت دیدم کہ آمدہ بر کتف چپ من نشست الخ چوں سیر اول عروج بود، ناچار عروج را نزول در کار است ۔ و چوں آں مضغہ کہ متعلق آں لطیفہ است بجانب چپ آدمی است نزول آں لطیفہ برآں جانب لائح گشت ۔ در ورود ایں قسم واقعات را مبشرات عظمے تصور نمودہ اہتمام نمایند کہ ثمرات آں حد بیداری محصل گردد و نسیہ بنقد آید و گوش بآغوش برآید ۔ اگر در حل بعضے عبارات ازیں رقیمہ وقفے دریابند کہ باصطلاح تعلق دارد، بحضرت سیدی میر محمد نعمان

www.maktabah.org

...ماناں رجوع نمودہ تفصیل دارسند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مکتوب پنجاہ ونہم بنام خواجہ محمد فاروقی در شرح احوال ایشاں وتجویز تعلیم طریقہ قادریہ

...قبلہ، توجہ مضطرب نباید ساخت معہ نصائح ضروریہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، حضرت حق سبحانہٗ آں برادر اعزّ ارشد را بحصول لِشتّٰی مطالب سربلند دارد، چہ نویسید کہ خاطر حزیں باستماع اخبار استقامت آں اعزّ چہ قدر حظ مے گیرد وچساں مفرح ومسرور مے شود، حَمْدًا لَہٗ سُبْحَانَہٗ حَمْدًا کَثِیْرًا۔ ایں حقیر ہر چند نسخہ حال خود را مطالعہ مے کند غیر از آنکہ خطِ طرد ولعن ...نسخہ آں کشد امر دیگر نمے داند ہموارہ از دوستاں دریوزۂ امداد دعا دارد، رقیمۂ مکرمت کہ درایں ...مصدر رشدہ بود بورود آں مسرور گشت آنچہ از زبان حضرت مخدومی علیہ الرحمۃ درباب آں برادر شنیدہ بود، وعلم اجمالی باندازۂ آں داشت وانتظار تفصیل دامت گیر بود، اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ کہ متوقع بحصول پیوست، اللہ تعالیٰ مزید کرامت فرماید، اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ آنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ اکنوں بقلم حقیقت رقم در آمد کہ محال است کہ خاطر از آں تمناء محال ہمیں تمناء اکتفا گیرد، مخدوما! پوشیدہ نیست کہ موطن نسبت بحضور باطن سالک است کہ توحید واستہلاک نصیب اوست، نسبتے کہ باطن او فرو گرفت وبنوعے غلبہ کرد کہ ظاہر بتبع باطن نیز غرق نسبت شد ومدتے بر آں مستقر گشت، اگر ظاہر باز بسیرت قدیمہ گرفتار کثرت گشت واثرے از آں جمعیت وحضور در آں نماند، اگر باطن کہ عبارت از لطائف عارف است بر ہماں صرافت واستہلاک است وہماں حضور بے غیبت، پس جاء گلہ نیست کہ ظاہر بصفت دوبینی مخلوق شدہ است واز حقیقت توحید محجوب، از دوام ایں قسم نسبت غیر از یاس چہ چارہ، کہ نصیب کمل است، واگر فتور نسبت بباطن سرایت مے کند، باز دو نوع است، یا مقصور بر قلب است کہ برزخ است بَیْنَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَالْطَفُ اللَّطَائِفِ گرفتار نسبت آمد، فی الجملہ محل دلگیری وآزردگی ہست کہ نسبت الطف لطائف بر تمام لطائف استیلاء یابد، اما در ایں صورت فقدان نسبت نیست بلکہ عدم شمول است ذاتاً وحقیقۃً ویا شامل تمام لطائف است، یعنی ظاہراً وباطناً کلیۃً نسبت زائل مے شود واثرے از آں نمے ماند، گاہے حصول نسبت بر باطن وگاہے زوال آں نسبت مطلقاً، درایں حیہ صاحب ایں معنی صاحب حال است نہ مقال سعی نماید کہ بمقام رسد۔ آنچہ در نظر قاصر حقیر مے در آید از وقت مطالعۂ شما حالت ثانیہ بود، بنا بر آں مونق آں جواب نوشتہ بود، والا حقیقت تفصیل ایں است، واضح شریف باشد کہ ایں تفصیل در مقام ولایت است، در قرب نبوت

www.maktabah.org

معامله طرح دیگر است و تفرقهٔ ظاهر و باطن برنہج مذکور مفقود چنانکه از کلام قطب المحققین حضرت
محمد رضی الله عنه استفاده فرموده باشند، وآنچه درباب معیت در معنیٔ اقربیت قلمی فرموده
معلوم شریف بوده باشد که نسبت اقربیت ازایں نسبت معیت بسیار بلند است، در ایں نسبت
معیت شائبهٔ اثنینیت باقی ست بخلاف اقربیت که بے زوال است ومحویت کلیه طورے دیگر
کما لا یخفٰی علٰی اُدبائها. ومعنیٔ اقربیت آن است که بنده بخود نزدیک است وقریب، پس تا
قرب نگذرد باقرب نرسد یعنی تا از خود نگذرد وبه او نرسد الخ زیرا که بنده بخود متهم است، قرب چه معنی
دارد. بلکه قریب چیزے است که از بنده ببنده قریب باشد الله تعالیٰ از آں قریب ببنده اقرب
باشد چنانچه در مانحن فیه اسماء واجبی جل وعلا وکمالات او تعالیٰ از ما با قریب است واو تعالیٰ
از کمالات وازافعال بما نزدیک است پس اقرب باشد. صاحب ایں حال تفاوت مراتب قرب
راحدا حدا ملاحظه مے نماید، اتحاد در آنجا چه گنجائش دارد مگر تجوزا وتسامحاً. حمد الله سبحانه که بآں
عزیز طلاعت آں نسبت علیه ومقدمات آں بمعرض ظهور شده است که بایں عبارت تعبیر فرموده اند
الله تعالیٰ متمم ومکمل کناد. وآنچه از مراقبه وودیعهٔ امانت وانخلاع تام نوشته اند وَاِنَّ الْحَادِثَ
اِذَا قُوْرِنَ بِالْقَدِیْمِ لَمْ یَبْقَ لَهٗ اَثَرٌ مرقوم فرموده اند هم صحیح است. مقارنت حادث بقدیم
بطریق تجوز است از قبیل مقارنت عدم با وجود. آنجا که وجود است عدم را نامے ونشانے نیست.
الله تعالیٰ تحقیق ایں مراقبه وتفصیل آں رساند. مرقوم فرموده اند که باز چوں بحالت اصلی مے آید
استغفار مے نماید که ایهام خلاف شرع باشد، چه خوب گفته اند که ایهام خلاف مشروع، والا
ایں امور ثمرات شرع اند لیکن آں رخلاف بر تقدیرے باشد که نفی مراتب اراءت نموده آید مرتبهٔ
تحقیق را با مرتبهٔ اراءت جز نسبت تقابل وجود وعدم نیست ومع ذالک اراءت در مرتبهٔ حس ثبوت
دارد که آثار آں در آں مرتبه که بصنع قادر مختار اتقان یافته نیز تحقق وتقرر دارند، فَاَظْهَرَتِ الْحَقِیْقَةُ
وَالشَّرِیْعَةُ کَمَا لَا یَخْفٰی. واز وقائع حسنه که از عنایت اکابر مشاهده فرموده اند وے فرمانید همه
لطیف ومستحسن است، حَمْدًا لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَلٰی ذَالِكَ. از قراءت اوراد ختمیه استفسار نموده اند
ذکر الله سبحانه همه مستحسن وجمیل است. اگر خواهند گاه گاهے گنجائش دارد، اما حیز طریقت ساختن ممنوع
است ومحل غیرت حضرات خواجگان قَدَّسَ اللّٰهُ اَسْرَارَهُمْ وچوں مدار طریقهٔ حضرات خواجگان قَدَّسَ
اللّٰهُ اَسْرَارَهُمْ بر اتباع سنت سنیه است، اگر حصن حصین را که متضمن اوراد مصطفویه است عَلَیْهِ وَ
عَلٰی اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ، پیش نظر داشته باوراد ووظائف آں بیشتر

ـتحال دارند بسیار خوب است، کہ متضمن صنوف برکات وانوار است ومثمر انواع خیرات واسرار
ـفراغ وظائف نبویہ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام با مردگیر تواں پرداخت۔ کدام امر خیر است کہ
ـس وظائف اندراج نیافتہ۔ بالجملہ از معجزات ظاہرہ ہمیں کلمات قدسیہ است کہ در ضمن ادعیہ و
ـیہ اندراج یافتہ۔ وآنچہ از عنایات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ قلمی فرمودہ اند نیز مبارک
ـست، چوں پیران شما را ازایں سلسلہ علیہ بہرۂ تام است شما نیز داخل ایں حکم آیید۔ اگر طالبے طلب
ـدوت ازایں سلسلہ شریفہ ظاہر سازد، شما را اذن است کہ مرید بگیرید ونقل شجرہ را از اخوی اعزی
ـحنیف خواہید گرفت۔ اما در وقت وصول فیوض از ارواح جلیلہ مشائخ ایں قدر بدانید کہ چوں نسبت
ـضرت مجدد جامع نسبت مشائخ است قُدِّسَ سِرُّہٗ ہر چہ ہست از باطن عالی شانِ ایشان است
ـام دکمال خود را تسلیم بزرگان خود کہ قبلۂ توجہ اند، باید نمود تا کعبۂ مقصود مضطرب نشود۔ وآنچہ مرقوم
ـرمودہ اید کہ بعضے از مخلصان مرحومی میاں شیخ کریم الدین شیخ خود را در خواب دید کہ من مے فرمایم
ـنمانے نیز مے گوید کہ پیش فلانے بروید الخ مخدوما ایں معاملہ از واردات حق تصور نمودہ در دل
ـوئی طالبان کہ باخلاص تمام رجوع آرند توجہ بلیغ نمایند۔ خدمت مخدومی مرحومی علیہ الرحمۃ چوں
ـما را اجازت دادہ اند، ہماں اجازت محقق ومقرر است۔ وآنچہ در باب شما فرمودہ اند مشعر دانستہ
ـستقامت ورزند ودر مطاعم وملابس دائرۂ مباح را از دست ندہند کہ اَلظَّاهِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ۔
باوجود کثرت واردات وبشارات طریقۂ خوف ورجا را نیز از دست ندہند۔ بندۂ خاشع وخاضع
بصورت بوند ومعنی نمودے بود باشند، تا حقیقت مقام عبدیت کہ سر آمد مقامات قرب است متجلی
شود۔ زیادہ براں مخل نشد۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب شصتم بنام خواجہ محمد فاروق در تحریض صرف اوقات بر طاعت، وآنکہ کیفیت مبہم
تر است در اعمال نسبت بجمعیت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی صحیفۂ شریفہ برادر اعز ارشد رسید
وباعث بہجت فراواں گردید۔ اللہ تعالیٰ بحقیقت استقامت محلّٰی داشتہ در مدارج قرب ترقیات
بے اندازہ کرامت فرماید۔ از فرط اشتیاق مرقوم بود بموجب وَاَنَا اِلَیْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا شوق
ایں جانب باید نمود۔ چہ تواں کرد دنیا دارِ لقا نیست، حضرت حق سبحانہٗ اسباب محصلۂ لقاء دائمی میسر
گرداند۔ درایں کہنہ سرا ہر چند ساعتے بیادِ مولائے حقیقی بگذرد وصرف اوقات در اداء وظائف طاعت
نمودہ آید مغتنم است۔ بزرگان فرمودہ اند اِیَّاكَ وَصُحْبَةَ الْاَشْرَارِ وَلَا تَقْطَعْ عَنِ اللّٰهِ بِصُحْبَةِ

www.maktabah.org

الْاَخْیَارِ۔ و در اداءِ عبادات رعایت کیفیات بیشتر مهم است نسبت بکمیات که کریمهٔ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً مشعر بر آن است سعی باید نمود تا از صورت بحقیقت بندگی آید و از پوست بمغز گراید۔ دیگر در باب آمدن خود فرستادن جماعهٔ متعلقه فقیر را مختار ساخته بودند، الحال بمقتضاء وقت صلاح بر آں افتاد که چندگاه بهماں زاویه بسر آید و جماعت متعلقه بهمانجا رسد۔ هرگاه خواستِ الٰهی تعالٰی ملاقات یکدیگر خواهد بود بحصول خواهد پیوست چنانچه یار شفیق شیخ فتح الله اظهار خواهد نمود۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب شصت و یکم بنام نصیر خاں در اظهار دعا و بشارت باستقامت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حق سبحانه بر جادهٔ آباءِ کرام عَلَیْهِمُ التَّحِیَّةُ وَالرِّضْوَانُ استقامت کرامت فرماید بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَحُسْنِ عِنَایَتِهٖ۔ احوال فقراء ایں حدود موجب و مستلزم شکر است همواره خاطر فاتر منتظر اخبار فرخنده آثار سلامتی ذات شریف مے باشد و در اوقات حسنه که محال اجابت دعاء است از دعاء خیر غافل نیست۔ الله تعالٰی بحسن قبول مقرون گرداند و ظاهر ایشاں را بظاهر شریعت غرا و باطن ایشاں را بحقیقت محلّٰی داشته در جمیع اوقات و آنات مقبل جناب مقدس دارد و هرچه مانع مطلب اعلٰی باشد ازآں دور تر دارد ؎

هرچه جز ذکر خدائے احسن است   گر شکر خوردن بود جاں کندن است

فقیر زاده شما از سداد احوال نوشته بود، موجب محمدت و ثناء مولٰے علی الاطلاق شد۔ الله تعالٰی مزید بر مزید کرامت فرماید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب شصت و دوم ظاهراً بنام میر محمد باقر در آنکه دنیا دار لقاء نیست و در آنکه عنان همت بجز جناب مقدس مصروف نباید داشت۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَاٰلِهٖ صحیفهٔ شریفه برادر اعز امجد رسید باعث بهجت و مسرت گردید۔ الله تعالٰی بعنایت خواص مشمول داشته با علاء مراتب ساند۔ از کثرت اشتیاق دریافت لقاء صوری مرقوم میگردد، چه نویسد که ازیں جانب نیز در کدام درجه است۔ الله باحسن وجوه میسر گرداند۔ هرچند دنیا دار لقاء نیست، مزرعه بیش نیست مر آخرت را، هرچه از اعمال صالحه بوقوع آید، نقد سعادت است۔ نشاید که عنان همت مصروف بجز جناب مقدس باشد که آنچه مسمٰے بما سوا است، گوشهٔ نظر بعاریت بآں داده شود۔ وَلَنِعْمَ مَا قَالَ لَبِیْدٌ، اَلَا کُلُّ شَیْءٍ

www.maktabah.org

ما خلق الله باطل، وکل نعیم لا محالة زائل، صحیفهٔ احوال شما چوں مطالعه نموده مے آید موجب سداد است، امید از مکارم اخلاق چناں است که معاون حال ایں مقصر باشند که کارخانهٔ صوری و معنوی از مکائد آفاقی وانفسی محفوظ باشد. والسلام علیکم وعلیٰ من اتبع الهدیٰ۔ والتزم متابعة المصطفیٰ، علیه وآله واصحابه من الصلوات افضلها ومن التسلیمات اکملها۔

مکتوب شصت وسوم بنام مخدوم زاده سعدالدین محمد صالح در نصائح ضروریه۔ الحمد لله وسلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ۔ فرزند سعادت مند سعدالدین محمد صالح از ایں دور افتاده سلام عافیت انجام مطالعه نماید، احوال فقرا ایں حدود مستوجب حمد است، المسئول من الله سلامتکم واستقامتکم، مدت مدیده برآمده که از جانب آں فرزند خطے وپیامے نرسیده، خاطر فاتر بغایت نگراں ومخاطر انتظار است، ایں ہمه قاصدان آمد ورفت دارند. بخاطر مے رسد که بدو کلمه یاد آوری نماید واز بار انتظار برآرد، مطلوب عافیت است، الله تعالیٰ ہر جا دارد بعافیت بیاد خود دارد

ہرچه جز ذکر خدائے احسن است — گر شکر خوردن بود جاں کندن است

عاقل آں است که در جمیع احوال از مقلب احوال غافل نباشد، وہرچه در عرصهٔ ظهور آید آئینه دار جمال وجلال لایزال باشد، وایں مراتب متکثره را جز اثر واحد علی الاطلاق نیابد، بلکه جمله را در مقابل وجود مطلق فانی ومستهلک یابد، بغیر از ذات احد که بسیط حقیقی وواحد بے عدد است در دیدهٔ بصیرت نماند، وبحقیقت الا الی الله تصیر الامور متحقق شود وبه کل شیء هالک الا وجهه متحلی گردد واز ہستی ضعیف خود نامے ونشانے وعینے واثرے نگذارد، تا جمال کان الله ولم یکن معه شیء، والآن کما کان بر دیدهٔ باطن متجلی گردد۔ ایں کار دولت است کنوں تا کرا رسد، بالجمله نماز پنجگانه را بحضور ملتزم باشند، نماز که بے حضور وعبادت که بتفرقهٔ دل بود کسراب بقیعة یحسبه الظمآن ماءً است، از صحبت اہل بطالت که مجالست آنها سم قاتل است محترز باشند، ووقت شریف بلهو ولعب نگذارند کریمهٔ افحسبتم انما خلقناکم عبثا نصب عین دارند وموجب من لم یشکر الناس لم یشکر الله در ادائے حقوق منعم مجازی که بصنوف الطاف تربیت مے نماید، تقصیر نورزند ودر تحصیل اسباب رضائش مقصر نباشند وبر زیردستاں وضعیفاں خصوصاً جمعے که ہمراه دارند مشفق باشند، قال علیه الصلوٰة والسلام، الراحمون یرحمهم الرحمٰن تبارک وتعالیٰ، ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء، ونماز تهجد وچاشت را از وظائف ہم

www.maktubat.org

تصور نمودہ اہتمام بداں نمایند، وصلوٰۃ الاوابین را ونماز فی الزوال را مغتنم دانند و در افعال و اقوال سید الکونین عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ بجاں کوشند تا بمقام محبوبیت برسند۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب شصت و چہارم بنام میر محمد فضل اللہ در آنکہ جمیع سعادات در اتباع خیر البشر است وہر چہ بخلاف آنست استدراج است و استدراج ہر قوم موافق حال ہماں قوم است۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرت حق سبحانہ برادر اعز کمالات و رفعت دستگاہ میر محمد فضل اللہ را ہموارہ بحصول سعادت کونین سربلند داشتہ بحضور بے غیبت خود مسرور دارد۔ حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ کہ احوال دور افتادہ بعافیت مقرون است۔ خاطر فاتر نگران اخبار سلامت و استقامت آں اعز اکرم مے باشد، امید کہ گاہ گاہے بر شحۂ قلم یاد آوری میکردہ باشند برعایت نسبت قدیمہ کہ از شرعیہ و عقلیہ است از دست ندہند، ہر چند ایں مقصر ہر گاہ مطالعہ نسخہ احوال خود مے نماید، ہرگز شایان آں نمے یابد کہ متخلقان باخلاق کرام بنظر توجہ منظور دارند۔ چہ کند کہ طینت ازلی ضلالت شدہ و غفلت جزء لاینفک، اما بہر خرابی عروۂ امید را از دست نمے دہد، مسالت مے نماید کہ بعنایت بے غایت خویش ایں ذرۂ احقر و سائر دوستاں را ہمیشہ بسعادت متابعت خیر البشر الْمُنَزَّہِ عَنْ زَیْغِ الْبَصَرِ مکرم دارد کہ جمیع سعادات در ضمن آں مندرج است۔ و در ایں جزء زمان کہ عالم در گرداب بدعت فرو رفتہ سر موازمتابعت حبیب رب العٰلمین عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ تجاوز نکنند، احوال و مواجید و مقامات کہ بر وفق سنت سنیہ نباشد، اگرچہ مثل فلق روشن و تاباں بود سراپا ضلالت و غوایت است از آں نگاہ دارد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ ہر گاہ جمیع انبیاء مرسلین خوشہ چیناں خرمن او عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ باشند از اولیاء چہ گوید، سعادت جنید و شبلی و منصور و خراز عَلَیْھِمُ الرِّضْوَانُ قبول درگاہ مقدس اوست عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالْبَرَکَۃُ۔ جوگیہ ہند و فلاسفۂ یونان کہ مجاہدات شدیدہ و ریاضات شاقہ کشیدہ اند و تہذیب اخلاق و تحقیق از داق نمودہ اند، چوں از دولت اتباع محروم اند از ساحت قرب مہجور و مطرود۔ ایں صورت کمالات در حق ایشاں استدراج بیش نیست۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ استدراج ہر قومے موافق حال ہماں قوم است، چنانچہ طالبان دنیاء دنیہ را استدراج بامداد اموال و اولاد است و ہم چنیں اہل عرفان

با عطاء معارف و مقامات. محک در این میان کتاب و سنت است و حصول دولت حقیقت متابعت محبوب رب العزت است عَلَیْهِ السَّلَامُ کہ نص قاطع حاکم است، قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ. رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ وَسَائِرَ الْاِخْوَانِ وَالْخُلَّانِ حَظًّا وَافِرًا مِّنْ هٰذِهِ السَّعَادَةِ الْقُصْوٰی وَالدَّوْلَةِ الْعُلْیَا. وَیَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا. چون مخلص حقیقی ملا ابراهیم از احوال صوریہ واقف تر بود بناءً عَلَیْهِ بزوائد مصدع نشد وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی.

مکتوب شصت و پنجم بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان ہند. در فضائل ذکر اللہ تعالےٰ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالنَّوَالِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْمُصْطَفٰی وَصَفِیِّهِ الْمُجْتَبٰی، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ شُمُوْسِ الْفَضْلِ وَنُجُوْمِ الْهُدٰی. اما بعد بندہ خاکسار و ذرہ بے مقدار بعرض بندگان شاہزادہ دین دار عالی مقدار مُؤَیِّدُ الدِّیْنِ الْمُحَمَّدِیِّ وَمُرَوِّجُ الشَّرْعِ الْاَحْمَدِیِّ، لَازَالَ مُتَرَقِّیًا فِیْ مَدَارِجِ الْکَمَالِ وَالْاِقْبَالِ مے رساند کہ چون در این اوان غربت اسلام، ذات اشرف ایشان مُحْیِیْ تَوَائِمِ دِیْنِ قَوِیْم است، بر ما فقراء گوشہ نشینان دعاء سلامت و استقامت ایشان از اہم مہام است در زوایاء خمول ہموارہ بآں اشتغال میدارد. و چون این دعاء متضمن خیر عام و اصلاح اہل اسلام است، رجاء است کہ بشرف اجابت و قبول رسیدہ باشد. وَیَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا. مکرما! شکر منعم حقیقی تعالےٰ چون باندازہ انعام اوست، اداء آن بر منعماں از دیگراں بیشتر لازم است. و چون در میان اعمال صالحہ ذکر باری تعالےٰ شانہٗ در تحصیل سعادت عظمیٰ داخل است در فضائل آں حدیث چند از کتب معتبرہ نوشتہ، و چون دعاء گو زادہ محمد لطف اللہ محرم سدہ علیا بود مصحوب او مرسول داشت امیدا است کہ باتمام تمام مطالعہ فرمایند. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی، اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ، فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْهُ، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَغَیْرُهُمَا. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ عَجَزَ مِنْکُمْ عَنِ اللَّیْلِ اَنْ یُّکَابِدَهٗ،

www.maktabah.org

وبخل بالمال ان ینفقہ وجبن بالعدو ان یجاہدہ فلیکثر ذکر اللہ. رواہ الطبرانی.
وعن جابر رضی اللہ عنہ رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما عمل آدمی عملا انجی
من العذاب من ذکر اللہ. قالوا ولا الجہاد فی سبیل اللہ؟ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ
الا ان تضرب بسیفہ حتی ینقطع. رواہ الطبرانی. وعن مالک عن معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ قال آخر کلام فارقت علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
قلت ای الاعمال احب الی اللہ؟ قال ان تموت ولسانک رطب من ذکر اللہ. رواہ ابن
ابی الدنیا والطبرانی. وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اربع من اعطیہن فقد اعطی خیر الدنیا والآخرۃ، قلبا شاکرا، ولسانا ذاکرا،
وبدنا صابرا، وزوجۃ لا تبغیہ حوبا فی نفسہا ومالہ. رواہ الطبرانی باسناد
جید. وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون. رواہ احمد وابو یعلی وابن حبان
فی صحیحہ وقال صحیح الاسناد. وعن ام انس رضی اللہ عنہما قالت یا رسول اللہ
اوصنی قال اہجری المعاصی فانہا افضل الجہاد، واکثری من ذکر اللہ فانک لا تأتی
بشیء احب الی اللہ تعالی من کثرۃ ذکرہ، رواہ الطبرانی باسناد جید. وعن انس
رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مررتم بریاض
الجنۃ فارتعوا. قالوا وما ریاض الجنۃ؟ قال حلق الذکر. رواہ الترمذی.

مکتوب شصت وششم نیز بخلیفۂ زمان نصرہ اللہ تعالی اورنگ زیب سلطان ہند در
فضائل صحابہ واہل بیت نبوت علیہم الرضوان. الحمد للہ العلی العظیم، والصلوۃ علی
رسولہ النبی الکریم، وعلی آلہ وصحبہ ہداۃ الصراط المستقیم الدعاۃ الی دار
النعیم. اما بعد ذرہ خاکسار بے مقدار بعز عرض نیاز وانکسار مے رساند کہ احوال شکستہ بال برنہج
خیر وصلاح است ہموارہ سلامتی ذات انور واستقامت کہ فوق الکرامۃ است مسئلت مے نماید
وچوں دعاء ظہر الغیب اقرب باجابت است امیداست کہ آثار آں منصۂ ظہور آید. انہ قریب
مجیب. چوں حرف جہاد باہل بدعت وضلال درمیان است، احادیث چند در فضائل صحابہ خیر
البشر المنزہ عن زیغ البصر علیہ وعلی آلہ وصحبہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات
اکملہا کہ کریمۂ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس وکریمۂ محمد رسول اللہ والذین معہ

جہاد

www.maktabah.org

اشداء علی الکفار رحماء بینهم الی قوله لیغیظ بهم الکفار مشیرة الی ان غائظی الصحابة رضی الله عنهم اجمعین از جرگهٔ اسلام خارج اند و قوم شکسته آمد که موید اگر دو که مجاهده با جماعه، که نه راه صفا باین برگزیده ها برگزیده اند وطریقهٔ لعن وطعن باین نجوم هدایت وکواکب اقتداء اختیار نموده اند بلکه شعار دین خود ساخته، از مهمات اسلام است وپرداخت باین فاضل تر بسیاری از عبادات تا جدو اجتهاد بیش از پیش مرعی دارند وبشارت گاه والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا بشتابند. روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال اذا ظهرت الفتن والبدع وسب اصحابی، فلیظهر العالم علمه. ومن لم یفعل ذالک فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین، لا یقبل الله منه صرفا ولا عدلا. رواه الخطیب فی الجامع وغیره. عن عویمر ابن ساعدة رضی الله تعالی عنه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم، ان الله اختارنی واختار لی اصحابا، فجعل لی منهم وزراء وانصارا واصهارا. فمن سبهم فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه یوم القیامة صرفا ولا عدلا. رواه الطبرانی والحاکم. عن انس رضی الله عنه مرفوعا قال اذا اراد الله برجل من امتی خیرا، القی حب اصحابی فی قلبه. رواه الدیلمی. وعن عائشة رضی الله عنها قالت، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان شرار امتی اجرؤهم علی اصحابی رواه ابن عدی. عن ابی سعید رضی الله عنه قال، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا اصحابی، والذی نفسی بیده لو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصیفه. رواه الشیخان. وعن عمرو بن العاص رضی الله عنه انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم، ای الناس احب الیک، قال عائشة، فقلت من الرجال؛ قال ابوها فقلت ثم، فقال عمر بن الخطاب. رواه الشیخان وعن ابی الدرداء رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما طلعت الشمس ولا غربت علی افضل من ابی بکر، الا ان یکون نبی. رواه عبد ابن حمید وابو نعیم. وعن سلمة بن الاکوع رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابو بکر خیر الناس الا ان یکون نبی. رواه الطبرانی وابن عدی. وعن اسعد بن زرارة قال، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم، ان روح القدس جبریل اخبرنی ان خیر امتک

www.maktubah.org

بعدل أبو بكر رضي الله عنه. رواه الطبراني. وعن أبي سعيد رضي الله عنه قال
إن النبي صلى الله عليه وسلم قال، ما من نبي إلا وله وزيران من أهل السماء
ووزيران من أهل الأرض. فأما وزيراي من أهل السماء فجبريل وميكال. وأما
وزيراي من أهل الأرض فأبو بكر وعمر. رواه الترمذي. وعن أبي هريرة رضي
الله عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنك يا أبا بكر أول من
يدخل الجنة من أمتي. رواه أبو داؤد والحاكم. وعن أنس رضي الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قدمت أبا بكر وعمر ولكن الله قدمهما.
رواه البخاري. وعنه أن رسول الله، صلى الله عليه وسلم قال، أربعة لا يجتمع
حبهم في قلب منافق ولا يحبهم إلا مؤمن، أبو بكر وعمر وعثمان وعلي. وعن
علي رضي الله عنه، أن رسول الله، صلى الله عليه وسلم قال، رحم الله أبا بكر زوجني
بنته، وحملني إلى دار الهجرة وأعتق بلالا من ماله، وما نفعني مال في الإسلام
ما نفع مال أبي بكر. رحم الله عمر يقول الحق وإن كان مرا. رحم الله عثمان يستحييه
الملائكة، وجهز جيش العسرة وزاد في مسجدنا حتى وسعنا. رحم الله عليا، اللهم
أدر الحق معه حيث دار. وعن أنس رضي الله عنه مرفوعا، إني لأرجو لأمتي في
حبهم لأبي بكر وعمر ما أرجو لهم في قوله لا إله إلا الله. رواه عبد الله وابن
أحمد. وعن عمار رضي الله عنه، قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، أتاني
جبرئيل، فقلت يا جبرئيل حدثني بفضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدثتك
بفضائل عمر ما لبث نوح في قومه ما نفدت فضائله، وإن عمر حسنة من حسنات
أبي بكر. رواه أبو يعلى. وعن بسطام بن أسلم رضي الله عنه قال، قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لأبي بكر وعمر لا يؤمر عليكما أحد من بعدي. رواه ابن
سعد. وعن أنس رضي الله عنه مرفوعا حب أبي بكر وعمر إيمان وبغضهما كفر. رواه
ابن عساكر. وعن جابر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال عثمان بن
عفان ولي في الدنيا وولي في الآخرة. رواه أبو يعلى. وعن سعد بن أبي وقاص
رضي الله عنه قال، لما نزلت هذه الآية ندع أبناءنا وأبناءكم. دعا رسول الله
صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء أهلي. رواه

www.maktabah.org

مسلم. وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
النظر الى علي عبادة. رواه الطبراني والحاكم باسناد حسن. عن ام سلمة رضي
الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احب عليا فقد احبني، ومن
احبني فقد احب الله. ومن ابغض عليا فقد ابغضني ومن ابغضني فقد ابغض الله.
رواه الطبراني. وفي رواية عنها مرفوعا من سب عليا فقد سبني. رواه احمد و
الحاكم. وعن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال، خير
اخوتي علي وخير اعمامي حمزة وذكر علي عبادة. رواه الديلمي. وعن جابر رضي
الله مرفوعا قال علي امام البررة وقاتل الفجرة، منصور من نصره، مخذول من
خذله. رواه الحاكم. عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
احب اهل بيتي الي الحسن والحسين. رواه الترمذي. وعن حذيفة رضي الله عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له اما رأيت العارض الذي عرض لي قبل
ذلك؟ هو ملك من الملائكة لم يهبط الى الارض قط قبل هذه الليلة، استأذن
ربه ان يسلم علي وبشرني ان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وان فاطمة
سيدة نساء اهل الجنة. رواه احمد والترمذي والنسائي وابن حبان وعن ابن
عباس رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سألت ربي الا ازوج
فاطمة الا من اهل الجنة. رواه الشيرازي، وفي رواية فاعطاني ذلك. وعن
ابي سلمة رضي الله عنه ان عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا عائش! هذا جبريل يقرئك السلام، قالت وعليه السلام ورحمة الله، قالت
هو يرى ما لا ارى. رواه الشيخان. وعن علي رضي الله قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول خير نسائها مريم بنت عمران وخير نسائها خديجة بنت
خويلد. رواه الشيخان، وفي رواية اشار الى السماء والارض. وعن ابي موسى رضي
الله عنه قال ما اشكل علينا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث
قط فسألنا عائشة الا وجدنا عندها علما منه. رواه الترمذي. وعن حفصة
رضي الله عنها قالت، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لارجو ان لا يدخل
النار ان شاء الله احد شهد بدرا والحديبية. رواه مسلم. وعن عمر بن

www.maktabah.org

الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ سَأَلْتُ رَبِّیْ مِنْ اِخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ . فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَّ لِکُلٍّ نُوْرٌ . فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَیْہِ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِیْ عَلٰی هُدًی . قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ . رَوَاهُ رَزِیْنٌ . سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ .

مکتوب شصت و هفتم بنام نصیر خاں در تحقیق صفت کلام . اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی . حضرت حق سبحانہٗ ذات شریف را بمحبت ذاتیهٔ خویش سر بلند دارد. صحائفِ شفقت تواتر رسید، و انواع مهربانی و الطاف که در ضمن آں اندراج یافته موجب کمال مسرت گردید، فقیر زاده ها بالعافیت رسیدند، و انواع اشفاق شریفه که درباب آنها مبذول فرموده اند بابلغ عبارت بیان کردند حضرت حق سبحانہٗ بدلِ آں را در دارین کرامت فرماید . اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۝ مرقوم فرموده بودند که در تفسیر واقع شده است که حضرت موسٰے عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فرمودند که کلام حق سبحانہ را به پنج نشان ساختیم یکے از آں آن است که آں کلام انقطاع و انفصال نداشت الخ تحقیق آں چیست؟ معلوم شریف باد که کلام صفت حق است سبحانہ قدیم چراکه ذات تعالےٰ محل حوادث نیست ، و چوں قدیم باشد طریان عدم نیز بر او محال است که اَلْقِدَمُ یُنَافِی الْعَدَمَ . چوں بحضرت موسیٰ علیه السلام بآں متکلم شود، ناچار ہماں صفت متجلی شده باشد بهماں طریق و شک نیست که از انفصال و انقطاع که مشعر طریان عدم است منزه و مبرا خواهد بود. و انقطاع و انفصال تعلق بصوت دارد که حادث و سریع الزوال است و لهذا از جمیع جهات و بکلیه خود اصغا فرموده چنانکه مقرر است ، و چوں کلام بشر حادث است و محل زوال و فناء ، ناچار محل انفصال و انقطاع باشد معلوم شریف باد که مقتضی تقدم و تاخر که زمان است و موجب انقطاع و انفصال در آں حضرت مسلوب است . از ازل تا ابد آں یک است و بیک کلام متکلم است و سکوت در آں حضرت محال است ، هر چه تفصیل شده در عالم تعلقات است . ایں مسئله از جمله غوامض مسائل است که بسیارے از علماء متحیر رفته اند و بحل آں نرسیده اند حضرت حق سبحانہ فراست باطنیه که کریمه اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ مشعر آن است که ثمرهٔ متابعت انبیاء است عَلَیْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَ التَّسْلِیْمَاتُ و نتیجهٔ تزکیهٔ نفس از لوث هوا و هوس، کرامت فرماید

www.maktabah.org

بدذوق وحال این چیزہا را در باید۔ والسلام علی من اتبع الھدی والتزم متابعۃ المصطفی علیہ وعلی الہ وصحبہ الصلوات والبرکات العلی۔

مکتوب شصت وششم بنام علماء الحرمین الشریفین در حل بعض کلام مجدد

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوۃ علی رسولہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما یحب ربنا ویرضی، وعلی الہ وصحبہ کما یلیق بعلو شانھم ویحری۔ اما بعد فقد توھم بعض الناس من کلام شیخنا وامامنا امام المحققین الشیخ احمد رضی اللہ عنہ الواقع فی بعض مصنفاتہ ان حقیقۃ الکعبۃ الربانیۃ فوق الحقیقۃ المحمدیۃ ان الکعبۃ المعظمۃ افضل من نبینا سید المرسلین حبیب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم والحال انہ علیہ السلام والصلوۃ افضل المخلوقات واشرف البریات۔ قلت وباللہ العصمۃ والتوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق ان ذالک التوھم انما نشأ من حمل لفظ الحقیقۃ علی ذات الشیئ وتشخصہ۔ وھو مبنی علی الجھل عن اصطلاح ھذہ الطائفۃ العلیۃ وعدم الاطلاع علی حقیقۃ کلام سبحانہ رضی اللہ عنہ ؎

وکم من عائب قولا صحیحا   وآفتہ من الفھم السقیم

فان حقیقۃ الشیئ عندھم اسم الھی وھو مبدء تعین ذالک الشیئ ووجود ذالک الشیئ کالظل والعکس لذالک الاسم وواسطۃ الفیوض من الحضرۃ القدسیۃ الی ذالک الشیئ۔ کما ان الشان الذاتی واسطۃ بین ذالک الاسم المقدس وبین ذاتہ المنزہ العلی جل شانہ وعز برھانہ، علی ماجرت علیہ العادۃ الالھیۃ من توسط الوسائط ورعایات المناسبات بین المفیض والمستفیض قال الشیخ ابن العربی فی رسالۃ القدس ان الاکوان ظلال الاسماء الالھیۃ والاسماء ظلال الشیون الذاتیۃ۔ فلما تمھد ھذا فاعلم ان لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم بحسب تقلبہ فی اطوارہ وانوارہ کمالات لاتحصی ومقامات لاتستقصی فلہ علیہ السلام، باعتبار ھذا الوجود العنصری وارشادہ لھذا العالم الظلمانی اسم مبارک محمد ناش من حقیقتہ واسم الھی تناسب تربیۃ ھذا العالم السفلی المسمی بحقیقۃ المحمدیۃ۔ ولہ صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار وجودہ الروحانی العربی

لعالم الملكوت. لتوردا في اسم احمد مكرم وهو احمد ناش عن شان إلهي هو مبد واصل الحقيقة المحمدية يناسب تربية ذالك العالم العلوي المسمى بالحقيقة الاحمدية المعبر بحقيقة الكعبة الربانية. وله عليه افضل الصلوات والتسليمات وراء هذين التعينين اللذين هما كالاجساد الطبعية له عليه السلام عروجات لا تحد ولا تعد. واليها يشير قوله عليه السلام لي مع الله وقت لا يسعني فيه ملك مقرب ولا نبي مرسل. ونهايتها هي قوله تعالى فكان قاب قوسين او ادنى. وهي ثمرة السر الاصطفائي والمحبوبية الصرفة وهي مناط الفضل ومدار التفوق. فثبت ان التفوق انما هو لبعض كمالاته عليه السلام على بعض وان حقيقة الكعبة الحسناء بعض من حقائقه السامية العالية وجزء من الحقيقة الجامعة المباركة. فبطل توهم التفوق واضمحل حديث الافضلية. وهذا الذي ذكرناه نبذ مما حققه شيخنا وامامنا في جواب سائل سأل عنه هذا السؤال في المكتوب التاسع بعد المائتين من الجلد الاول من مجلدات مكاتيبه الشريفة. وينبغي ان تعلم ان فضل الحقيقة على الحقيقة لا يوجب فضل الصورة على الصورة. لجواز ان تحصل لصورة مع حقيقتها التي هي ربها قرب واتصال لم يحصل ذالك القرب والاتصال لصورة اخرى مع حقيقتها التي هي ربها. وهذا فيما نحن فيه اظهر من ان يخفى. لان كمال القرب انما هو بالفناء والبقاء والعروج المخصوص بالبشر. وغير الانسان الكامل له مقام معلوم. ثم اعلم ان لفظة الحقيقة المحمدية في عبارات شيخنا وامامنا الواقع في تصانيفه الشريفة على معان مختلفة وانحاء شتى. فمتى قوبلت بالحقيقة الاحمدية والكعبة الربانية يراد بها الاسم الالهي الجامع الذي يناسب تربية العالم السفلي. ومتى قوبلت بالحقيقة الالهية يراد بها الشأن الذاتي الجامع الذي يتولى تربية العالم العلوي وهو حاو على جميع الشيونات الذاتية واصل ومبدأ للاسم الجامع المتضمن لجميع الاسماء. فيكون هذا الشأن كلا لسائر الحقائق وهي ابعاضه واجزاؤه وهي المعبرة بحقيقة الحقائق وهي حقيقته التي لا واسطة بينها وبين الذات المقدس كما ذكره رضي الله عنه في اخر مكتوب به له قبل وفاته بايام قليلة ان الحقيقة المحمدية فوق جميع الحقائق وذكر

www.maktubat.org

فِی الْمَکْتُوْبِ الْاٰخِرِ اَنَّ الْحَقِیْقَةَ الْمُحَمَّدِیَّةَ کَمَا تَفُوْقُ وَتَفْضُلُ عَلٰی کُلِّ الْحَقَائِقِ مِنْ حَیْثُ کُلٌّ تَفْضُلُ عَلٰی کُلِّ الْحَقَائِقِ مِنْ حَیْثُ هُوَ کُلٌّ ۔ تَذْنِیْلٌ کَتَبَ شَیْخُنَا وَاِمَامُنَا بَعْدَ تَحْقِیْقِ هٰذَا الْمَقَامِ فِیْ ذَالِكَ الْمَکْتُوْبِ کَلَامًا یَزِیْدُكَ کَمَالَ طَمَانِیْنَةٍ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ وَهُوَ هٰذَا ۔ حقیقت محمدی نہایت مقامات نزول محمدی است صلی اللہ علیہ وسلم از واج تنزیہ و تقدس وحقیقت کعبہ نہایت مقامات عروج کعبہ است ، زینۂ اول مر عروج حقیقت محمدی را بر مرتبہ تنزیہ حقیقت کعبہ است ونہایت عروجات او را علیہ السلام غیر از حق سبحانہ اطلاع ندارد ، وچوں کمال اولیاء امت آں سرور علیہ السلام را از عروجات او علیہ السلام نصیب تام است اگر کعبہ از برکات ایں بزرگواراں دریوزہ نماید چہ عجب

؎ زمیں زادہ بر آسماں تاختہ — زمین و زماں را پس انداختہ

وَقَالَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ ذَالِكَ الْمَکْتُوْبِ الشَّرِیْفِ اگر کمل اولیاء را سیر بالا از حقیقت کعبہ واقع شود وانوار بالا را گرفتہ بمراتب حقائق خود کہ شبیہ باجیاد طبعی ایشان است فرود آیند، کعبہ از برکات ایشاں توقع خواہد نمود تَمَّ کَلَامُهُ الْعَالِیْ ۔ تَذْنِیْلٌ ۔ نہ پنداری کہ کعبہ عبارت ازیں سنگ وکلوخ است کَلَّا بل کعبہ اینجا عبارت از روحانیت اوست کہ از عالم امر و ملکوت است نہ احجار واخشاب کہ آں از عالم خلق وناسوت است، وچنانکہ انسان را بدن مرکب است از لحم وعظم وجزء آں، بدن کعبہ نیز مرکب از احجار واخشاب او است ، از آنجاست کہ برائے اولیاء بصورت ظلیہ ظاہر مے شود و باستقبال بعضے از اولیاء کہ بطواف او مے آیند مے رود ، ہیچ مے بینی کہ احجار واخشاب ایں قدر قدرت دارند بلکہ روحانیت او مثل ارواح دیگر کہ قدرت بر تشکل در صور مختلفہ دارند ایں کار مے کند ، ببیں شیخ کبیر ابن عربی قدس سرہٗ کہ ترجیح مے داد نشأۂ انسانی را بر کعبۂ مکرمہ چہ طور بر صورت جمیلہ ظاہر شدہ وچہ صفت ہا و سرزنش نمودہ تا اینکہ شیخ ازاں اعتقاد خود تائب ونادم گشتہ است ، چنانچہ تفصیل آں در کتاب جَلَاءُ الصَّدَاءِ عَنْ مِرْاٰةِ الْکَعْبَةِ الْحَسْنَآءِ نقل کردہ اند ، اکنوں معلوم تو باد کہ آنچہ نوشتہ اند کہ اگر کعبہ از برکات ایں بزرگواراں دریوزہ نماید چہ عجب ، مراد ازاں کعبہ نہ اسم الٰہی ست کہ حقیقت احمدی ہم ہماں است تا مخالفت بما سبق لازم آید، بلکہ مراد روحانیت کعبہ است نہ احجار واخشاب کہ بدن کعبہ است ۔ تَاَمَّلْ تَفْقَهْ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

مکتوب شصت ونہم بنام نصیر خاں در حل مسئلۂ وحدت الوجود اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

www.maktabah.org

وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. حضرت حق سبحانہ در مدارج قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید. ذرۂ حقیر بعد تبلیغ دعوات فقیرانہ مے رساند کہ احوال فقراءِ ایں حدود مستوجب حمد است. اَلْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِسْتِقَامَتُکُمْ. بِحَمْدِ اللّٰہِ وحسن عنایت فقیرزادہ سعد الدین محمد صالح بتاریخ دہم شہر ربیع الاول بصحت و عافیت بوطن مالوف رسید و اظہار صنوف الطاف و عنایات ایشاں کہ درباب او بظہور پیوستہ بابلغ عبارات والطف اشارات مبین ساخت و اخبار صفات محبت ایشاں کہ بفقراءِ باب اللہ دارند بتمام وکمال مشروح نمود و رشتۂ محبت و دعاء را تحریک داد. وچوں دعاء ظہر الغیب خصوصاً کہ در اوقات حسنہ واقع شود شرف قبول دارد، امیدوار است کہ آثار اجابت بظہور آید. ونیز اظہار نمودہ کہ دریں ولا مجلس مکتب برخوردار سعادت آثار میر محمد حسن بخیر و خوبی میسّر شد، سبب مزید خوشحالی گردید، مقرون برکات باد. ونیز ظاہر ساخت کہ از کمن عنایت فرزند نرینہ بایشاں مکرمت شدہ مسرت بر مسرت افزود، مبارک باد. ونیز فقیرزادہ گفت کہ در حل مسئلۂ وحدت وجود کہ صوفیۂ علیہ ہمہ اوست مے گویند دو کلمہ نویس ہر چند ایں امور از غوامض اسرار است وبحال تعلق دارد، بمجرد مقال کشف استار آں محال است. وبر طالبان راہ لازم است کہ سعی در تحصیل آں نمایند لیکن بجہت اجابت مسئول دو کلمہ مرقوم شد و بطریق تمثیل بیان رفت تا از غرابت بر آید مثلاً محبوبے است کہ بانواع حسن وجمال آراستہ است و باصناف غنج ودلال پیراستہ، از خلوت خانۂ تفرد بجلوگاہ جلوہ فرماید کہ از آئینہ ہاء گوناگوں و مرایاء مختلفہ پر فنون مشحون است. و ہر آئینہ از ایں ہا رنگے از رنگ ہا محبوب برانگاشت و حسنے از حسن ہاء او را ہویدا ساخت عکوس آں محبوب در جمیع آئینہ ہا متجلی شد. بازار راہ ایں شعیدہ فرق مختلفہ آمدند. جمعے غافل از وجود آئینہ گفتند ایں حسن کہ دریں تماشا گاہ نمودار است لمعہ ایست از آفتاب جمال معشوق و پر توے است از انوار کمال او. ناچار گرفتار صور آمدند و از مشاہدہ معنی بے نصیب. چنانچہ عارف جامی قدس سرہ اشارہ بایں نمودہ آنجا کہ فرمودہ ؎

زلیخا از زلیخائے رمیدہ	از آں معنی بصورت آرمیدہ
از آں معنی اگر آگاہ بودے	یکے از واصلان راہ بودے

وجمیع دیگر از راہ عنایت ازلی بوسیلۂ شیخ مقتدائے باصل بردند و شناختند کہ ایں مظاہر مختلفہ و مرایا متعددہ آئینۂ یک ذات اند کہ از سر روئے بطون کبریائے تفرد او ست و از روئے ظہور مقدود تکثر صنعت اوست، وچوں صورت منعکسہ مرآئینۂ اوست کہ بلباس ہا رنگا رنگ ازیں مظاہر شدہ،

www.maktabah.org

در سکر حال ہمہ اوست تکلم نمودند و گفتند کہ ؎

در انجمنِ فرق و نہاں خانۂ جمع　　　باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

اعیان را اگرچہ اعدام محض اند در وجود نصیبے نیست، و آنچہ موجود است احدیت ذات است و نمودار کمالات او لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ دَیَّارٌ و ازیں جہت بہ سُبْحَانِیْ و اَنَا الْحَقُّ تکلم نمودند آئینہ انا الشمس نگوید چہ کند، بسیارے از سالکان را ہمیں تجلیات کہ در پردۂ مکنونات ظاہر شود خورسند گشتہ و محبوب را در لباس قیود در آغوش کشیدند، از کشاکش ہجر خلاصی یافتند و بوصل و اتصال مسلذ شدند چنانکہ گفتند ؎

امروز چوں جمالِ تو بے پردہ ظاہر است　　　در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست

در سکرِ حال ظل از اصل تمیز نشد و مطلق از مقید جدا نہ گشت۔ جمع دیگر کہ بدولت اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ سوئے باطن اتصال یافت، وحدت باصرۂ آنہا ورا مظاہر سرایت نمود داشتند کہ ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چیں　　　کانجا ہمیشہ باد بدست است دام را

مرغ ہمت ایشاں بما وراء وراء پرواز نمودہ در بحر وحدت غوطہ خورد و از خود و غیریت نام و نشانے نگذاشت و نائرۂ محبت ذاتیہ ہمہ را بر باد دادہ در دریاء حقیقت مضمحل و مستہلک گردید۔ آغاز سلوک ایں طریقہ علیہ بحمد اللہ سبحانہ ازیں نعمت عظمٰے امت و دولت قصوی، از آنہا جائز آنچہ گویند کہ بے نشان است۔ رَزَقَنَا اللہُ تَعَالٰی وَ اِیَّاکُمْ جُرْعَۃً مِّنْ ھٰذَا الْبَحْرِ الْمُحِیْطِ وَ قَطْرَۃً مِّنْ ذٰلِکَ الْیَمِّ الْعَمِیْقِ وَ یَرْحَمُ اللہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا و جمعے از نارسیدگان راہ در ایں بادیہ گمراہ شدند۔ گمان بردند کہ آں مطلق از ازواج اطلاق بر آمدہ بحضیض تقید بر آمد بروجہے کہ از مطلق اثرے نماند و تنزیہ تشبیہ شد و خالق خلق گشت و آں جماعت فی الحقیقت نفی صانع تعالےٰ نمودند ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا۔ از آں رو از تکالیف شرعیہ و اوامر و نواہی دینیہ بر آمدند۔ اَعَاذَنَا اللہُ تَعَالٰی مِنْھَا بِصَدَقَۃِ حَبِیْبِہٖ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ اَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ہفتادم بنام میر محمد باقر در تحسین احوال او و آنکہ توجہ بطالبان داخل غفلت نیست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفہ شریفہ برادر اعز امجد رسیدہ باعث بہجت و مسرت گردید۔ چوں مدت مدید گذشتہ کہ از اخبار خیر اطلاع نداشت زیر بار انتظار بود، برسیدن گرامی نامہ اطمینان خاطر حاصل شد، آنچہ از استیلاء نسبت استہلاک در غیب ہویت و ظہور معنی کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ مرقوم بود خوش حالی بر خوش حالی افزود۔ حضرت حق سبحانہ بحقیقت

www.maktabah.org

فا مشرف ساختہ بقاء کہ مناسب آن است مستعد دارد باید کہ ظاہر را باحکام ظاہرہ شریعت غرا و باطن بدوام افتقار و تخلی از اغیار محلّٰی داشتہ منتظر ترقیات بے اندازہ باشند، چہ نویسد کہ حال ایں فقیر چہ قدر متفقد احوال شریف است بعض وقائع کہ اندراج یافتہ بود تعبیر آنہا در بادی النظر نیک زیبا در آمد. هَنِيْئًا لِّأَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهُمْ دیگر از اشتیاق ملاقات اظہار نمودہ اند تعجیل درایں امر مستحسن نمے باید بعد از آن بحکم استخارہ آنچہ بعمل آرند بر جاست. دیگر توجہ بحال طلاب نمودن داخل غفلت نیست بموجب إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا بعض اوقات صرف حاجت طالب نمودن داخل ادائے حقوق عباد است کہ از جملہ اہم مہم است. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوٰتُ وَالْبَرَكَاتُ اتمہا

مکتوب ہفتاد و دوم بنام میرزا شہاب الدین در ترغیب بر اتیان مامورات شرعیہ رعایت حقوق قرابت و ترہیب از صحبت متصوفہ کہ از شریعت غرا منحرف اند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. حضرت حق سبحانہ فرزند سعادت مند اقبال آثار مرزا شہاب الدین تسلی را بدولت صوری و معنوی سربلند داشتہ بعافیت دارد. احوال فقراء ایں حدود مستوجب حمد است ہموارہ خاطر فاتر منتظر اخبار فرخندہ آثار مے باشد. توقع آنکہ بمصحوب قاصدان ایں صوب بارسال صحائف خیر مسرور مے داشتہ باشند کہ اَلْمُكَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُلَاقَاتِ. مکرر در باب کمالات آثار میان شرف الدین نوشتہ اند انشاء اللہ دریں ولا بتاکید نوشتہ خواہد شد کہ اجابت مامول نمایند دیگر نصیحت ہمین است کہ در اتیان مامورات شرعیہ و انتہاء از امور منہیہ کہ دین متین بآں ناطق است سعی بلیغ نماید مبادا دشمن لعین دلالت بشہوات نمودہ از صراط مستقیم منحنی سازد. حیات چند روزۂ دنیا را ہم اعتبار نماید کہ بسیار بے مدار و بے وفا ءست با ہیچ کس وفا نکردہ است. دیگر طریقہ ترحم بر مساکین و ضعفاء و رعایت حقوق قرابت و صلۂ رحم از دست ندہند کہ سبب درجات دارین و نجات از مہالک نشأتین است خصوصاً تحصیل اسباب رضامندی والدہ ماجدہ را از اہم امور تصور نمایند و بموجب أَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ آں را لازم دانند و از صحبت جماعۂ کہ از یاد حق سبحانہ بیگانہ اند مہما امکن محترز باشند و از صوفیۂ خام کہ از شریعت غرا یکسو شدہ عالمے را بضلالت بردہ اند گریزاں باشند کہ شر آنہا از شر اعداء ظاہری زیادہ است. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالْبَرَكَاتِ الْعُلٰى.

مکتوب ہفتاد و دوم بنام شیخ شرف الدین سلطان پوری در شرح احوال او و یاران

حضرت حق سبحانہ آں فرزند ارجمند را بترقیات بے پایاں سربلند داشتہ بعافیت دارد مکتوب مرغوب کہ مصحوب برخورداری میاں شمس الدین مرسول بود رسیدہ موجب بہجت فراواں گردید۔ چساں شکر آں خداوند جل شانہ، را بجا آورد کہ آں سعادت مند بعافیت است کہ مایۂ اعمال صالحہ است و بدولت استقامت بہرہ مند۔ اللہ تعالیٰ بکمال فضل خویش مزید بر مزید کرامت فرماید آنچہ از احوال بعض مسترشدان مرقوم نمودہ اند نیز سبب مسرت گشت، اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمودہ ترقی بخشد۔ طریقۂ افادہ و توجہ طلاب از اہم مہام تصور نمودہ در آں سرگرم باشند کہ نفع متعدی است۔ و آنچہ از احوال میاں خالد نوشتہ اند کہ حیرت در حیرت دارد بغایت اصیل است کہ منتہائے تجلیات و مکاشفات استغراق در بحر حیرت است۔ چنانچہ در حیطۂ کشف و شہود آمدہ او تعالیٰ از او منزہ است وراء الوراء ثم وراء الوراء باید جست و بیرون مرایاء آفاق و انفس باید طلبید و آنچہ بدست آمدہ بکلمۂ لا نفی آں باید نمود ے

درانگندہ دف ایں آں دانا زدوست   کزو بردست دف کوباں بود پوست

الحمد للہ کہ نسبت شما رنگے مے یابد کہ شاہ راہ است بحضرت غیب ہویت، و گردے از نشان و صفت بداماں او نرسیدہ و نصیب محمدی المشرباں است بذات۔ اللہ تعالیٰ بمراتب متابعت آں خیر البشر مشرف کردہ از کمالات ہر موطن بہرہ مند گرداند۔ اِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۔ و دیگر مکرر برخورداری میرزا شہاب الدین در باب شما نوشتہ کہ سیر بایں جانب واقع شود چوں در کمال اشتیاق است ظاہراً گونہ وعدہ نیز درایں باب رفتہ اگر اجابت مسئول نماید گنجائش دارد و بیشتر مختار اند۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلٰى۔

مکتوب ہفتاد و سوم بنام میرزا شہاب الدین قلی در ترغیب صحبت اہل جمعیت و بعض نصائح ضروریہ

حضرت حق سبحانہ بحصول اعلا مطالب مکرم دارد۔ حَمْدًا لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ احوال فقراء بعافیت مقرون است، ہموارہ خاطر فاتر زیر بار اشکار فرخندہ آثار مے باشد۔ امید کہ مصحوب قاصدان ایں صوب از احوال خیر مآل قلمی مے نمودہ باشند کہ سبب جمعیت خاطر ہاست و موجب مزید دعاء، مکرر در باب آمدن کمالات دستگاہ میاں شرف الدین نوشتہ بودند اظہار اشتیاق ملاقات ایشاں نمودہ، بناءً علیہ باوجود موانع کہ از جملۂ آں رسیدن ماہ مبارک رمضان باشد وداع

www.maktabah.org

نمودہ شد، اللہ تعالے بسلامت برساند صحبت ایشاں راغنیمت شمردہ منتظر فوائد ثمرات باشند
ایں طائفہ واقع شدہ است کہ هُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ. بالجملہ برابر صحبت اہل جمعیت
نیست مشاہدۂ انوار غیبیہ را برابر باطن اہل اللہ کہ مرآت اتم است ہیچ نیست امانظر بنیاد درکار
بموجب اَلظَّاهِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ ظاہر را باحکام شرعیہ مزین دارند علی الخصوص اداء صلوٰۃ باجماعت
بحضور وجمعیت واداء زکوٰۃ را ہم از اہم امور تصور نمودہ سعی نمایند کہ دقیقۂ از آں فروگذاشت نشود
وماہ مبارک رمضان را مغتنم عزیز داشتہ در اداء حقوق آں قیام نماید کہ برکات ایں ماہ بتمام سال
سرایت کند۔ وَابْتَغِ فِیْمَآ اٰتَاكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا
وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا۔

مکتوب ہفتاد وچہارم

در آنکہ درد نایافت نتیجۂ یافت است ومرتبۂ اطلاق عالیست

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَاٰلِهٖ. صحیفۂ گرامی کہ از روۓ شفقت ومہربانی نامزد فقراء گردیدہ
بود رسیدہ باعث بہجت فراواں گردید۔ اللہ تعالے ظاہر ایشاں را بظاہر شریعت غرا وباطن
را بحقیقت آں متحلی داشتہ بمراتب قرب خویش ممتاز دارد وحرف کہ بزبانی محمد مراد فرمودہ بودند
رسانید سبب عظیم خوش حالی گردید، اللہ تعالے درد ایں طلب زیادہ تر گرداند۔ وبزرگاں فرمودہ اند کہ
نخواستی داد نداد ے خواست، خود دست طلب خود را گرفتہ در طلب خود مقیاز اند، تا جمال حقیقی
بر دل متجلی نشود وشیفتۂ عشق خود نگرداند طلب وبے آرامی محال است ؎

ہر کجا حسن مے نماید رُو ۔ مے نہد سر بسجدہ عشق آنسو

ایں درد نایافت کہ از سرچشمۂ یافت است از گنجینۂ عنایت بے غایت تصور نمودہ شکرانۂ آں باید
آورد، بموجب لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ امیدوار مزید باشند۔ ہر چند در فضاء اطلاق
ودر سرادقات وحدت ذات ہیچ کس را گذرگاہ نیست واز آں بحر بے کراں جز سراب بدست نہ ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چیں ۔ کایں جا ہمیشہ باد بدست است جام را

؎ سپر پیوند ما ندارد یار ۔ چوں تواں شد زبخت برخوردار

ولیکن

اگر ندہی بکف داماں یارم ۔ گرفتاری کس دیگر ندارم

حضرت حق سبحانہٗ از آنچہ مسمّٰی بما سوا است آزاد مطلق ساختہ گرفتار مطلبے دارد کہ از حیطۂ افہام واوہام
بیروں است كُلُّ مَا هَجَسَ فِیْ بَالِكَ اَوْ خَطَرَ فِیْ خَیَالِكَ فَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَرَآءَ ذَالِكَ. رَزَقَنَا

اللہ سُبحانَہٗ وَ اِیَّاکُمُ الاِستِقامَۃَ عَلٰی مُتَابَعَۃِ سَیِّدِ المُرسَلِینَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّینَ عَلَیہِ
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحبِہٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکمَلُھَا۔

مکتوب ہفتاد و پنجم بنام فتح محمد خاں در آنکہ دنیاء دنیہ لیاقت آں ندارد کہ در طلب آں
از مطلب اعلیٰ باز مانند۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی۔ برادر اعزار شد
نجابت وسعادت آثار میاں فتح خاں را ازیں فقراء سلام عافیت انجام برسد چہ نویسید کہ خاطر فقراء از
جانب آں برادر مشفق چساں زیر بار تعلق انتظار است۔ اللہ تعالیٰ جمیع مشکلات صوریہ و معنویہ را
آسان گرداند اِنَّہٗ قَرِیبٌ مُجِیبٌ۔ بایدکہ خلاصۂ اوقات بیاد الٰہی جل شانہٗ مصروف گردد کہ دنیائے
فانی لائق آں نیست کہ در طلب آں از مطلب اعلا باز مانند کہ اقبال و ادبار آں از حیز اعتبار ساقط است
امور اخرویہ شایان اہتمام اند کہ معاملۂ ابدی بآں مربوط است و رضاء مولاء حقیقی برعایت آں منوط۔
ورایں ولا چوں فرزند معنوی میاں شرف الدین کہ از سر آمد اصحاب طریقت است روانۂ آں
جانب بود دو کلمہ نوشتہ آمد کہ صحبت و ملاقات مشار الیہ مغتنم خواہند دانست۔ توجہ دعاء ایشاں را
در امور صوریہ و معنویہ تاثر تام تصور خواہند نمود۔ وچوں خاطر ہموارہ در انتظار اخبار فرخندہ آثار است
ہموارہ بارسال صحائف خبر مسرور مے داشتہ باشند۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ہفتاد و ششم بنام میر محمد باقر در بیان تنزیہ و تشبیہ۔ نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی
حَبِیبِہٖ وَاٰلِہٖ۔ برادر اعزار شد محمد باقر ہموارہ بعافیت و استقامت باشد۔ احوال فقراء
ایں حدود مستوجب حمد است۔ امید از کرم حق سبحانہٗ چناں است کہ آں برادر امجد نیز بعافیت باشد
و آنچہ مسمّٰی بما سواست منقطع و معرض ع اَلَا کُلُّ شَیءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ۔ عاقل بباطل
محض و لاشئ چہ رو آرد۔ مع ذالک آنچہ در آں نمودار است جز کمالات او تعالیٰ نہ۔ پس ہر کہ بہر چہ
متوجہ است بکمالات ذاتیہ متوجہ است، فرق بجز پندار نیست سُبحَانَ اللّٰہِ، عَرَفتُ رَبِّی بِجَمعِ
الاَضدَادِ۔ او در جانب تنزیہ بمثابہ الیست کہ ہر چہ معبر بعبارت است و مشار باشارت و باحاطۂ
افہام و مؤداء اوہام ذات اقدس، از آں منزہ و مبرا است ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چیں   کانجا ہمیشہ باد بدست است دام را

و در جانب تشبیہ چناں است کہ بموجب مَا مِن دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا آنچہ در عرصہ گاہ
ظہور آمدہ و ہر چہ در تماشا گاہِ نمود جلوہ گر گشتہ جز شیون ذاتیہ و کمالات صفاتیہ و افعالیہ نیست لیکن
ظل چوں عین اصل نیست و انوار تجلیات جز پردہ دار صرافت اطلاق نہ، عینیت و حکم باتحاد مفقود است

www.maktabah.org

صاحب ایں ذوق ہمیشہ بداغ عبودیت متسم است۔ مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ گویان ہموارہ دامن محبوب را از آلائش دنس ممکنات مبرا خواہد داشت۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مُتَابَعَةَ حَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلٰى۔

مکتوب ہفتاد و ہفتم بنام عصمت پناہ بی بی خانمی بنت تربیت خاں مرحوم در اکمہ فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

فرزند معنوی عصمت پناہی بی بی خانمی بعافیت باشد چہ نویسد کہ از استماع خبر وحشت اثر اختلال حال برخورداری میر محمد اسحاق چہ قدر کلفت حاصل شد فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ۔ چوں فعل قادر مختار حکیم علی الاطلاق تمام حکمت و مصلحت است، دل تنگ نہ باشند و منتظر عنایت بے غایت بودہ بموجب اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا امیدوار کشائش باشند۔ بسا فعل است کہ در عالم اسباب کلیدش پیدا نمے شود و در مقصود مے کشاید۔ بالجملہ بحضرت کریم علی الاطلاق متوجہ باشند و توبہ و استغفار رو بدرگاہ اعلیٰ دارند کہ آنچہ بما میرسد البتہ اثر معاصی ما است و جناب مقدس تعالیٰ غنی است از عذاب و جفاء ما۔ و ایں فقراء را غافل ندانند کہ اللہ تعالیٰ دعاء ظہر الغیب را اثر اجابت دہد۔ چوں برادر سعادتمند میاں شرف الدین کہ بجا فرزندان است و درویش پسندیدہ احوال، متوجہ آں صوب بودند، دو کلمہ نوشت، دعاء و توجہ مشار الیہ را مغتنم دانستہ دریوزہ خواہد نمود۔ چوں خاطر نگران است، بزودی اخبار بنویسند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم بنام نصیر خاں در وجوب شکر نعمت و انقسام شکر بدو جزء امتثال اوامر و انتہاء از نواہی۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا۔ حضرت حق سبحانہ، بمتابعت سید الکونین عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا محلّٰی داشتہ بترقیات دارین سربلند داراد۔ چہ نویسد کہ خاطر فاتر حیباں زیر بار اخبار فرخندہ آثار است، مدتے است کہ نامہ کہ متضمن احوال خیر مآل باشد نرسیدہ۔ موانع بخیر باد! زیادہ از چہار ماہ است کہ مخلص حقیقی ملا محمد یار عازم خدمت است، معلوم نشد کہ بخدمت شریف رسیدہ است یا نہ۔ و چوں انتظار بکمال رسیدہ ناچار قاصد مخصوص فرستاد۔ مخدوما سعادت آثارا وقت کشت و کار است۔ اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ، سعی نمایند کہ اوقات شریفہ بیاد رب معبود معمور باشد شکر منعم شرعاً و عقلاً واجب است ہر چند نعم بسیار شکر باندازۂ آں زیادہ تر اِعْمَلُوْا

آلَ دَاوٗدَ شُکْرًا ۚ وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ۞ شکر را دو جزء است انتہاء از مناہی، چنانکہ عزیزے مے فرماید اَلشُّکْرُ اَنْ لَّا تَسْتَعِیْنَ بِنِعَمِهٖ عَلٰی مَعَاصِیْهِ ۔ وجزء ثانی امتثال اوامر حدیث صحیح بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا متضمن آن است و ہر کدام را از آں صورتے است وحقیقتے ۔ اہتمام باید نمود کہ بعد تتمیم صورت نصیبے از حقیقت یابد چنانکہ از صورت تلفظ بکلمۂ شہادت بحقیقت آں پے برد۔ کریمۂ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا اشعارے است بداں ۔ جہد نماید تا منفی ماسوا بالکل برسد۔ وباطن را آزادی بلکہ نسیان غیر بتمام حاصل آید۔ آں چناں متمسک ومستغرق حال لایزال گردد کہ اگر فرضاً یادِ ماسوا دہد ہرگز یاد نیاید ؎

از باد صبا دلم چو بوئے تو گرفت — بگذاشت مرا و جستجوءِ تو گرفت
اکنوں ز منِ خستہ نمے آید یاد — بوءِ تو گرفتہ بود خوءِ تو گرفت

بالجملہ بجاء محبت کہ بخود داشت وہمہ را بمحبت خود دوست میداشت، محبت مولاء حقیقی جاگیرد واز خود وغیرِ خود کہ بوصف غیریت متصف است نام ونشانے نگذارد۔ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ ؎

جسمم ہمہ اشک گشت وچشمم بگریست — در عشق تو بے جسم ہمے باید زیست
از من اثرے نماند ایں عشق از چیست — چوں من ہمہ لاشئ شدہ ام عاشق کیست

ع گر بگویم شرح آں بے حد شود

ہمچنیں بعد رعایت صورت نماز کہ عبارت از اداء واجبات وسنن ومستحبات است با ترک محرمات، سعی نماید کہ نصیبے از حضور بے کیف کہ حدیث اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ رَبَّكَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ الحدیث رمزے بداں است حاصل سازد وشربے از دولت اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ بدست آرد۔ کریمۂ وَاِنَّهَا لَکَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ۞ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ اشارہ بداں است ۔ وہمچنیں اداءِ زکوٰۃ کہ عبارت از تطہیر مال است باداءِ قدرِ معین پے بحقیقت آں برد۔ وآنچہ از جنس وجود وما یتبعہ من الکمالات است چوں مستعار ومستفاد از حضرتِ وجوب است، بآں حضرت بسپارد وخیانت در ملک وملک او ننماید وبحقیقت یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ متحقق شدہ پے بہ اِسْتَغْنُوْا بِغِنَاءِ اللّٰهِ برد۔ وہمچنیں در صوم رعایت صورت ترک اکل وشرب نمودہ سعی کند تا از مفطرات باطنیہ محترز باشد،

www.maktabah.org

ومعدۂ دل باغذیۂ فاسدہ کہ توجہات پراگندہ وتعلقات شتّٰی است پراگندہ نگردد۔ وتوفیق آں را رسیدن ماہ رمضان کہ متضمن جمیع فیوض وبرکات است وبمنزلۂ مرکز دائرہ سال است مغتنم شمارند، چنانکہ قرآن مجید حاوی جمیع کمالات آلہی است ہمچناں ماہ رمضان حاوی جمیع فیوض وبرکات است وبہماں مناسبت نزول قرآن مجید است دریں ماہ، چنانکہ آیۂ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اشارت بدان است۔ جمعیت ایں ماہ مبارک جمعیت تمام سال است۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ خَلْقِهٖ وَ اِذَا نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی عَبْدٍ لَمْ یُعَذِّبْهُ اَبَدًا۔ وَ لِلّٰهِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفُ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ۔ فَاِذَا كَانَ لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ اَعْتَقَ اللّٰهُ فِیْهَا مِثْلَ جَمِیْعِ مَا اَعْتَقَ فِی الشَّهْرِ كُلِّهٖ۔ فَاِذَا كَانَ لَیْلَةُ الْفِطْرِ اِرْتَجَّتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَتَجَلَّى الْجَبَّارُ تَعَالٰی بِنُوْرِهٖ مَعَ اَنَّهٗ لَا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ فَیَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ وَهُمْ فِیْ عِیْدِهِمْ مِّنَ الْغَدِ مَا جَزَآءُ الْاَجِیْرِ اِذَا وَفّٰى عَمَلَهٗ؟ یَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ یُّوَفّٰى اَجْرَتَهٗ۔ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اُشْهِدُكُمْ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ۔ رَوَاهُ الْاِصْبَهَانِیُّ۔ والسَّلام۔

مکتوب ہفتاد ونہم بنام یکے از ارباب طریقت کہ پریشانیٔ احوال ظاہرہ مرقوم نمودہ بود۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى۔ رقیمۂ گرامی کہ از رو شفقت ومہربانی مرسول داشتہ بودند رسیدہ موجب مزید مسرت گردید، از پریشانیٔ احوال ظاہرہ مرقوم بود اللہ تعالےٰ جمعیت نصیب کند، واز تشتت تعلقات کہ موجب بعد وحرمان است نجاتے ارزانی داشتہ مقبلِ بجنابِ مقدس گرداند ؎

ہر چہ جز عشق خداء احسن است   گر شکر خوردن بود جاں کندن است

وآنچہ از مضائق صوریہ مے رسید کہ ابوالخیر مرقوم نمودہ بود، سبب مزید گرانیٔ خاطر فاتر گردید۔ امروز با دوست آں کنند کہ فردا با دشمناں کنند۔ حالِ خود را بحال سلف سنجیدہ شکر وصبر باید ورزید، اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ۔ ہر قدر رو با سباب فانیہ مے آرند چوں سبب بعد از مولائے علی الاطلاق است، کشائش کمتر میسر مے شود۔ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ را پیش نظر داشتہ منتظر عنایت بے غایت باید بود وبموجب وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ جمیع مشکلات را ثمرۂ تقصیرات دانستہ باستغفار باید پرداخت۔ وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

www.maktabah.org

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی نص قاطع است۔ مرقوم بود کہ بہ بزرگانے کہ بآنہا اعتماد باشد دو کلمۂ سفارش بنویسند۔ مخدوما آنچہ بتجربہ معلوم شدہ آن است کہ اعتماد آشنائی ہیچ آشنا نباید کرد ؎

ہر تازہ گلے کہ اندریں گلزار است … گر بینی گل واگر بچینی خار است

چوں صفت رحم دولت منداں برخاستہ است تحریک آنہا عبث است ھَیْھَاتَ تَضَرُّعٌ فِیْ حَدِیْدٍ بَارِدٍ۔ بضرورت دو کلمہ باخوی میرزا محمد فاروق نوشتہ فرستادہ است و تاکید بسیار نمودہ۔ اگر خدا تعالیٰ توفیق دہد شاید بکار آید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ہشتادم بنام خان سعادت نشان در نصائح ضروریہ و مداحی طریقہ نقشبندیہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رَفَعَ اللّٰہُ قَدْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ بِحُرْمَۃِ جَدِّکُمُ الْاَمْجَدِ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا احقر فقراء بخدمت مخدوم زادہ عالی قدر متعالی منزلت مے رساند کہ صحیفۂ گرامی بمصحوب مخلص حقیقی ملا یار محمد طالقانی ارسال داشتہ بودند و بانواع اشفاق و مکارم یاد آوری فرمودہ بودند بورود اصناف بہجت و مسرت رسید۔ اللہ تعالیٰ حسب مامول مخلصاں را بحصول اعلیٰ مطالب مکرم دارا د چہ نویسد کہ از اخبار مزید استقامت ایشاں کہ از مشار الیہ مستمع گردید چہ قسم فرح و خوش حالی رو داد حق سبحانہ مزید کرامت فرماید و از استماع خبر فتح و نصرت بر اعداء دین کہ نصیب آں مکرم شدہ چہ قدر شکرانہ بجا آورد در حضرت کہ ال ہمشیرہ مظفر و منصور دارد در اوقات کہ محال اجابت دعا است غافل نیست۔ امید وار است کہ آثار اجابت و قبول بظہور آید۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ جزوی نیاز فقراء کہ مصحوب مشار الیہ بود بسیار بروقت رسید مثمر ثمرات کونین باد۔ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ قَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ ھُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِہٖ شَیْئًا وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝ وَکَفٰی بِالْقُرْاٰنِ وَاعِظًا۔ بالجملہ وقت عزیز را بامور ضروریہ و مہمات اخرویہ مصروف باید داشت و دریں

www.maktabah.org

فرصت قلیل سرانجام سفر طویل باید نمود کہ شیطان لعین درکمین گاہ است مبادا سرمایۂ عمر بامور لایعنی صرف شود وحسرت وندامت نقدوقت گردد وبموجب حاسبوا قبل ان تحاسبوا ہمیشہ مراقب احوال واقوال وافعال باید بود وبدوام بذکر تصفیۂ مرآت باطن باید کرد، تا از لوث ما سوا پاک ومصفا گشتہ وازحب دنیا وجاہ وریاست مزکی گشتہ مجلاء انوار الٰہیہ گردد، ومقصود آفرینش او کہ معرفت حق است سبحانہ بحصول آید۔ حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ کہ درطریقۂ علیہ باسہل وجوہ میسر است وباقرب طرق محصل حضرت خواجۂ بزرگ قَدَّسَ سِرَّہٗ فرمودہ اند کہ ما از خدائے تعالیٰ طریقے خواستیم کہ اقرب طرق است وابستہ موصل ے

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را

از دل سالک رہ جاذبۂ صحبت شاں مے برد وسوسۂ خلوت وفکر چلہ را

ہمہ شیران جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ قَطْرَۃً مِّنْ بِحَارِ اَلْطَافِہِمْ وَرَشْحَۃً مِّنْ عِنَایَاتِہِمْ وَاَلْطَافِہِمْ

ع وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا

مخدوم زادۂ سعادت مند بکمالات دارین محلّٰے باشند۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ہشتاد ودوئم بنام یکے از اصحاب طریقت درفضیلت محبت اہل اللہ واد

خال سرور بربرادر مسلم۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ حضرت حق سبحانہ در مراتب کمال واکمال ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَحُسْنِ تَوْفِیْقِہٖ احوال بعافیت مقرون است ہموارہ سلامتی ذات بابرکات مسئلت مے نماید بعز اجابت مقرون باد، ہرچند حسب صورت بعدا بدان است اما اوقات حسنہ کہ مظان استجابت دعا است، کم است کہ از یاد ودعاء خیر ایشاں فارغ باشد، ظاہر است کہ آں ثمرۂ وفور محبت ایشاں بفقراء باب اللہ است وبموجب حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امیدوار شرکت است بمقامات، ہرچند تقصیرے رود، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِی اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَّا کَانَ اَحَبُّہُمَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَشَدَّ ہُمَا حُبًّا لِصَاحِبِہٖ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ، یَغْبِطُہُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّہَدَآءُ وَالصِّدِّیْقُوْنَ رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ

www.maktabah.org

صحیحہ ۔ وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل یحب القوم ولا یستطیع ان یعمل بعملہم، قال یا ابا ذر انت مع من احببت. رواہ ابوداؤد ۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رجلا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم ۔ وعن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا رسول اللہ ای الناس احب الی اللہ تعالی؟ قال احب الناس الی اللہ تعالی انفعہم للناس واحب الاعمال الی اللہ تعالی سرور تدخلہ علی المسلم تکشف عنہ کربتہ او تقضی عنہ دینا او تطرد عنہ جوعا ولان امشی مع اخی فی حاجۃ احب الی ان اعتکف فی ہذا المسجد وفی مسجد المدینۃ شہرا، ومن کظم غیظہ ولو شاء ان یمضیہ امضاہ، ملأ اللہ تعالی قلبہ رضی، ومن مشی مع اخیہ فی حاجۃ حتی یقضیہا لہ، ثبت اللہ قدمیہ یوم تزول الاقدام رواہ الاصبہانی صدق اللہ وصدق الرسول ۔ والسلام علی من اتبع الہدی ۔

مکتوب ہشتاد و دوم بنام اورنگ زیب سلطان ہند در ایراد احادیث شریفہ در فضائل اعمال صالحہ از ہر نوع

الحمد للہ العلی العظیم والصلوۃ علی رسولہ الکریم والہ وصحبہ الذین فازوا منہ بحظ جسیم ۔ اما بعد فقد روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای جلسائنا خیر؟ قال من ذکر اللہ رؤیتہ، وزاد فی عملکم منطقہ، وذکرکم بالاخرۃ عملہ ۔ رواہ ابو یعلی ۔ وعنہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ارحم خلفائی ۔ قلنا یا رسول اللہ وما خلفاؤک؟ قال الذین یاتون من بعدی ویروون احادیثی ویعلمونہا الناس ۔ رواہ الطبرانی ۔ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما روی عن ربہ جل وعلا انہ قال وعزتی لا یجتمع علی عبد خوفان ولا امنان ۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ ۔ وعن کعب رضی اللہ عنہ قال اذا کان یوم القیامۃ جمع اللہ الاولین والاخرین فی صعید واحد، نزلت الملائکۃ فصاروا صفوفا فیقول اللہ لجبریل ائت بجہنم فیاتی بہا تقاد بسبعین زماما حتی اذا کانت من الخلائق علی قدر مائۃ عام زفرت زفرۃ

www.maktabah.org

طارت بها اشدة الخلائق. ثم زفرت ثانية فلا يبقى ملك مقرب ولا نبي
مرسل الا جثى على ركبتيه. ثم تزفرت الثا فتبلغ القلوب الحناجر وتذهل
العقول. فيفزع كل امرئ مع عمله حتى ان ابراهيم يقول بخلتي لا اسئلك الا
نفسي. ويقول عيسى بما اكرمتني لا اسئلك الا نفسي ولا اسئلك مريم التي ولدتني
ومحمد صلى الله عليه وسلم يقول امتي امتي لا اسئلك نفسي. فيجيبه الجليل
عز وجل جلاله ان اوليائي من امتك لا خوف عليهم ولا هم يحزنون لاقرن
عينك في امتك. ثم تقف الملائكة بين يديه ينتظرون ما يؤمرون. رواه
ابو نعيم. وعن سهل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال من اعان مجاهدا
في سبيل الله او غارما في عسرته او مكاتبا في رقبته اظله الله في يوم لا ظل
الا ظله. رواه احمد والحاكم. وعن ابي بكر الصديق رضي الله عنه قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الولي العادل المتواضع ظل الله
ورمحه في الارض، فمن نصحه في نفسه وفي عباد الله اظله الله في ظله يوم لا
ظل الا ظله. رواه الاصبهاني وابن شاهين. وعن عطاء بن يسار رضي الله
عنه ان موسى عليه السلام سأل ربه فقال يا رب اخبرني باهلك الذين
تؤويهم في ظل عرشك يوم لا ظل الا ظلك. قال هم الطاهرة قلوبهم البرية
ايديهم، يتحابون بحبي الذين اذا ذكرت ذكروا بي، واذا ذكروا ذكرت بهم،
الذين يسبغون الوضوء في المكاره وينيبون الى ذكري ويغضبون لمحارمي ويكلفون
بحبي كما يكلف الصبي بحب الناس. رواه احمد في الزهد. وعنه رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله اعددت لعبادي الصالحين ما
لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر. وموضع سوط في الجنة خير
من الدنيا وما فيها. رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة. وعنه رضي الله
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة مائة درجة
اعدها الله للمجاهدين في سبيل الله، ما بين الدرجتين كما بين السماء والارض
رواه البخاري. وعن ابن عباس رضي الله عنهما حور مقصورات في الخيام قال
الخيمة من درة مجوفة طولها فرسخ وعرضها فرسخ ولها الف باب من ذهب

حَوْلَهَا سُرَادِقٌ وَدَوْرُهَا خَمْسُوْنَ نُوْرًا تَجَابُ يَدْخُلُ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِّنْهَا مَلَكٌ بِهَدِيَّةٍ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا مِنْ ظَاهِرِهَا. فَقَالَ اَبُوْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيُّ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا وَّالنَّاسُ نِيَامٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا. ذرہ خاکسار بے مقدار بعد از اداءِ مَا يَجِبُ عَلَى الْفُقَرَاءِ بعرض باریافتگان محفل عالی مے رساند کہ دریں ایام ضعف مراسم اسلام چوں تائید ارکان ملت بیضاء وتقویت احکام شریعت غراء وابستہ بہ ذات اشرف است، بر کافۂ اہل اسلام عموماً وبرایں فقراء خصوصاً دعاءِ سلامت واستقامت ایشاں از اہم مہام واعظم واجبات است ناچار ہنگام سحر واوقات حسنہ ازاں فارغ نیست. چوں لوجہ اللہ است امید شرف قبول است. دریں ولا استماع یافت کہ چوں اہل گول کندہ سر از ربقۂ اطاعت واجب کشیدہ اند ونقض عہد نمودہ داخلِ جرگہ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ گشتہ اند وآں قبلہ گاہی از رو حمیت دین وغیرت اسلام توجہ بآں صوب تافتہ ہمت سامیہ را بر تخریب آں جماعۂ ناہنجار گماشتہ ونور دیدہ سلطنت واقبال شاہزادہ بلند اقبال وفطرت والا ہمت مقدمۂ لشکر ظفر قرین ساختہ ازایں ممر خاطر فاتر دعا گویاں زیر بار انتظار اخبار فتح ونصرت است ودر اوقات مبارکہ وامکنہ متبرکہ در خلا وملا واجتماع فقراء وصلحاء بدرگاہ حضرت مجیب الدعوات متبھل ومتضرع است وختم خواجہ ہا قدس سرہم فاتحہ خوانی وچوں ایں نسبت دعاء متضمن تقویت اسلام واہل اسلام است وتخریب اہل بدع وہوائے کہ کریمۂ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ نشان حال ایشاں است، انشاء اللہ تعالےٰ باجابت مقرون است. رجائے آں بود کہ ایں فقیر از سر قدم ساختہ شریک ایں مجاہدہ مے شد لیکن ضعف بدن کہ ہموارہ عارض است وقلت استعمال سفر بدعاءِ ظہر الغیب دلالت کرد وبموجب تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ بارسال نیاز اکتفاء نمود وزیادہ بر آں گستاخی نرفت. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا.

مکتوب ہشتاد وسوم بنام سعادت نشان خاں در بیان آنکہ وجود مفتاح ہر خیر و برکت وعدم مادۂ ہر شر ونقصان است. نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهٖ. حضرت

www.maktubah.org

حق سبحانہٗ ذات بابرکات جناب مخدوم زادہ عالی قدر متعالی منزلت شفق مکرم فقراء را مشمول عنایات بے غایات داشتہ باعلی مراتب کونین سربلند دارد۔ بحمد اللہ سبحانہٗ احوال فقراء این حدود مقرون بعافیت است۔ ہموارہ خاطر فاتر زیر بار اشکار اخبار فرخندہ آثار مے باشد۔ درین ولا کہ قاصد سرکار عالی رسید و نامہ گرامی کہ متضمن خیر سلامتی فتح و فیروزی بود رسانید، انواع مسرت و بہجت روداد۔ اللہ تعالیٰ بدین منوال جمیع مشکلات آسان ساختہ مورد التفات و اعطاف خود دارد، بِالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ الْأَمْجَادِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ إِلَى يَوْمِ التَّنَادِ۔ وجود منبع ہر خیر و برکت است، و چون نصیب ممکن عدم است کہ ماواء ہر شر و نقصان است تمام خیر مستلزم بحضرت واجب الوجود است تعالیٰ و تقدس۔ غایۃ الامر چون عدم مرآت وجود است و شر آئینہ دار کمال، إِذْ بِضِدِّهَا تَتَبَيَّنُ الْأَشْيَاءُ، ممکن مظہر خیر آمد و محمد کمالات واجب تعالیٰ گشت، آنچہ از جنس حسن و کمال در او ہویدا گردد ہمہ را منسوب بحضرت جمیلی علی الاطلاق داشتہ آئینہ عدم را خالی از خیر تصور نماید، بلکہ ماواء شر داند و امانت باہل امانت سپارد۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا۔ دریں وقت بموجب مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ بحقیقت فنا متحلی شدہ از دولت بقا نصیب خواہد یافت و از راہ کمال بندگی و افگندگی بدولت آزادی و حریت مستسعد خواہد گشت۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ شُرْبًا مِنْ هٰذِهِ الدَّوْلَةِ الْقُصْوٰى وَالسَّعَادَةِ الْكُبْرٰى۔

ع وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ آمِينًا   وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا

وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہشتاد و چہارم

بنام اورنگزیب سلطان ہند در اظہار داعیۂ زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ تعظیماً و شرفاً۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلَّامِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَنَامِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ هُدَاةِ النَّاسِ إِلٰى دَارِ السَّلَامِ۔ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ وَقَالَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ حَاكِيًا عَنْ رَبِّهٖ تَعَالٰى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهٗ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهٗ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ۔ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَّشَجَرٍ وَّمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰهِ فِيْهِ تَوْبَةً اَلسِّرَّ
بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةَ بِالْعَلَانِيَةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ. کمترین فقراء دعاء گو محمد سعید و محمد معصوم
و محمد یحیی بعرض خادمان عتبہ علیہ و عاکفان سدہ سنیہ، حضرت ناصر الملت والدین مُرَوِّجُ الْاِسْلَامِ
وَمُؤَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ محی انوار السنۃ البیضاء، ماحی آثار البدعۃ الغبراء اَعَزَّ اللّٰهُ اَنْصَارَ
سَلْطَنَتِهٖ وَاَعْوَانَ دَوْلَتِهٖ مے رساند کہ از مدت مدیدہ ایں فقراء باب اللہ را داعیۂ زیارت
حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و کرامۃً غالب بود ہموارہ منتظر دریافت سعادت عظمی بودند بِعَوْنِ
اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ دریں سال آرزو بحصول پیوست و از راہ جنون اشتیاق ترک
مقدمات عقلیہ و قطع نظر از حصول استطاعت شرعیہ نمودہ قدم دریں راہ بزرگ نہادیم و با جمعے
از فقیرزادہ ہا و درویشاں روانۂ آں صوب معلی شدیم و روز سہ شنبہ شانزدہم شہر ربیع الاول بہ
سرونج رسیدیم۔ امیداست کہ بعد از وصول بآں اماکن شریفہ وظیفۂ دعاء سلامتی و مزید اُبہت و اقبال
آں عالی حضرت کہ متضمن صلاح عام و تقویت اسلام است بجمیع ہمت و تمامی نہمت اشتغال
نمائید۔ و چوں دعاء ظہر الغیب اقرب باجابت است علی الخصوص کہ مقرون چندیں امور عظام باشد
غالباً شرف اجابت یابد زیادہ از آں گستاخی نرفت۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّالصَّلٰوةُ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا۔

مکتوب ہشتاد و پنجم بنام شیخ احمد تبری خطیب مدینہ منورہ در بیان آنکہ مدار طریقۂ ما
بر عمل بعزیمت و احتراز از رخصت است و بر متابعت صاحب شریعت است کہ آں برہفت
مراتب است۔ اَمَّا بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْمَنَّانِ، وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَاحِبِ
الْحُجَّةِ وَالْبُرْهَانِ، وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَخْيَارِ وَصَحْبِهِ الْاَطْهَارِ، اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ
فَيُبَلِّغُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ مُحَمَّدٌ سَعِيْدُ بْنُ النَّقْشَبَنْدِيِّ الْاَحْمَدِيِّ اِلَى الْمَوْلَى الْفَاضِلِ
قُدْوَةِ الْاَمَاجِدِ الْعِظَامِ، وَزُبْدَةِ الْاَفَاضِلِ الْكِرَامِ الْاَلْمَعِيِّ الزَّكِيِّ خَطِيْبِ مَسْجِدِ
النَّبِيِّ تُحَفَ التَّحِيَّةِ وَهَدَايَا السَّلَامِ، وَاِنَّا بِعَوْنِ عِنَايَتِهٖ تَعَالٰى وَصَلْنَا بِالسَّلَامَةِ
وَالْعَافِيَةِ اِلٰى بَنْدَرِ مَخَا فِيْ اَوَاخِرِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَنَرْجُوْ مِنْ كَرَمِهٖ تَعَالَى الْاِنْتِقَالَ
مِنْهُ اَوَاخِرَ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَى الْوَطَنِ الْمَاْلُوْفِ بِالْعَافِيَةِ وَالْاِسْتِقَامَةِ لٰكِنَّ اَلَمَ
فِرَاقِكُمْ وَفِرَاقِ تِلْكَ الْاَمَاكِنِ الشَّرِيْفَةِ مُحِيْطٌ بِنَا، وَحُزْنَ الْمُهَاجَرَةِ وَالْمُبَاعَدَةِ
مِنْ تِلْكَ السَّعَادَةِ الْعُظْمٰى وَارِدٌ عَلٰى قُلُوْبِنَا۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ الْمُعَاوَدَةَ اِلَيْهَا وَالتَّشَرُّفَ

www.maktabah.org

بِالْوُصُولِ إِلَيْهَا۔

ثُمَّ الْمَأْمُولُ مِنْ إِخْوَانِ الطَّرِيقَةِ الْمُدَاوَمَةُ عَلَى الذِّكْرِ الْمَأْخُوذِ فَإِنَّهُ نِعْمَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَوْلَةٌ جَسِيمَةٌ إِذْ ذِكْرُ الْقَلْبِ مِنْ أَعْلَى أَقْسَامِ الذِّكْرِ، إِذْ هُوَ يُنْتِجُ دَوَامَ الْحُضُورِ مَعَ اللهِ تَعَالَى وَيُثْمِرُ الْجَذْبَ الْإِلٰهِيَّ الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ طُرُقِ الْوُصُولِ إِلَى مَدَارِجِ الْعِرْفَانِ وَالْإِسْتِغْرَاقِ فِي أَحَدِيَّةِ الذَّاتِ. وَلْيُعْلَمْ أَنَّ مَدَارَ طَرِيقَتِنَا عَلَى رِعَايَةِ السُّنَّةِ وَالْإِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْعَمَلِ بِالْعَزِيمَةِ وَالْإِحْتِرَازِ مِنَ الرُّخْصَةِ مَهْمَا أَمْكَنَ، وَمُحَافَظَةِ الْبَاطِنِ عَنْ طَرَيَانِ الْغَفْلَةِ وَالذِّكْرِ وَالْمُرَاقَبَةِ عَلَى الدَّوَامِ حَتَّى تَحْصُلَ الْمَلَكَةُ وَيَتَيَسَّرَ الْخَلْوَةُ بِالْجَلْوَةِ وَيَرْتَفِعَ خُطُورُ الْأَغْيَارِ عَنِ الْقَلْبِ وَلَوْ تَحَمَّلَ الْإِخْطَارَ. وَهٰذِهِ الدَّوْلَةُ مَخْصُوصَةٌ بِهٰذِهِ الطَّرِيقَةِ الْعَلِيَّةِ مِنْ بَيْنِ عَامَّةِ الطُّرُقِ. فَإِنَّ أَرْبَابَهَا لِالْتِزَامِ السُّنَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالتَّحِيَّةُ صَارَتْ نِسْبَتُهُمْ كَنِسْبَةِ الْأَصْحَابِ الْكِرَامِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ فَإِنَّهُمْ كَمَا كَانُوا فِي أَوَّلِ صُحْبَةِ خَيْرِ الْبَشَرِ مَا كَانُوا، كَذٰلِكَ أَصْحَابُ هٰذِهِ الطَّرِيقَةِ كَانُوا فِي أَوَّلِ ابْتِدَائِهِمْ مَا نَالَهُ غَيْرُهُمْ فِي سِنِينَ. لِكَوْنِ سَيْرِهِمْ مُرَادِيًّا وَسَيْرِ غَيْرِهِمْ مُرِيدِيًّا، وَجَعْلِهِمُ الشُّرُوعَ فِي السُّلُوكِ مِنْ عَالَمِ الْأَمْرِ، وَهُوَ الْقَلْبُ وَغَيْرُهُ مِنَ اللَّطَائِفِ مِنَ الرُّوحِ وَالسِّرِّ وَالْخَفِيِّ وَالْأَخْفَى، وَشُرُوعِ سَيْرِ غَيْرِهِمْ مِنْ عَالَمِ الْخَلْقِ وَبَعْدَ مُجَاهَدَاتٍ وَرِيَاضَاتٍ يَصِلُونَ إِلَى عَالَمِ الْأَمْرِ وَلِهٰذَا صَارَ انْدِرَاجُ النِّهَايَةِ فِي الْبِدَايَةِ خَاصَّةَ طَرِيقَتِنَا، وَرِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمُ الْآيَةَ نَقْدُ حَالِ أَصْحَابِنَا.

ثُمَّ لِيُعْلَمْ أَنَّ دَرَجَاتِ مُتَابَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعٌ عَلَى مَا حَقَّقَهُ شَيْخُنَا وَإِمَامُنَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

الدَّرَجَةُ الْأُولَى الْإِتْيَانُ بِالْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَاتِّبَاعُ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ بَعْدَ تَصْدِيقِ الْقَلْبِ وَقَبْلَ اطْمِينَانِ النَّفْسِ الْمَنُوطِ بِالْوِلَايَةِ. فَكَافَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ عُلَمَاءِ الظَّاهِرِ وَالْعُبَّادِ وَالزُّهَّادِ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا مَرْتَبَةَ الْإِطْمِينَانِ مُشْتَرِكُونَ فِي هٰذِهِ الدَّرَجَةِ. وَكُلُّهُمْ فِي حُصُولِ هٰذِهِ الْمُتَابَعَةِ الصُّورِيَّةِ مُتَسَاوُونَ. لِأَنَّ النَّفْسَ فِي هٰذَا الْمَقَامِ لَمَّا لَمْ تَتَخَلَّصْ مِنَ الْكُفْرِ وَالْإِنْكَارِ، لَا جَرَمَ تَكُونُ هٰذِهِ الدَّرَجَةُ

www.maktubah.org

مخصوصة بصورة المتابعة. وهذه المتابعة الصورية مخصوصة موجبة للفلاح ومنجية من النار. والله سبحانه بكمال رأفته لم يعتد بإنكار النفس واكتفى بمجرد تصديق القلب.

والدرجة الثانية من المتابعة اتباع أقواله وأفعاله عليه الصلوة والسلام المتعلقة بالباطن من تهذيب الأخلاق ودفع رذائل الصفات وإزالة الأمراض الباطنية والعلل المعنوية. وهذه الدرجة متعلقة بمقام الطريقة ومخصوصة بأرباب السلوك الذين يأخذون الطريقة الصوفية من الشيخ المقتدى ويقطعون مفاوز السلوك وبوادي السير إلى الله تعالى.

والدرجة الثالثة من المتابعة اتباع أذواقه ومواجيده صلى الله عليه وسلم المنوط بالولاية الخاصة. وهذه الدرجة خاصة مخصوصة بصاحب الولاية مجذوبا سالكا أو سالكا مجذوبا.

والدرجة الرابعة مرتبة اطمينان النفس ومقام الإسلام الحقيقي. وفي هذه المرتبة خروج عن صورة المتابعة إلى حقيقة المتابعة، وهو نصيب العلماء الراسخين وفي المرتبة الثانية وإن تحقق حظ من اطمئنان النفس بعد تمكن القلب لكن كمال الاطمئنان يحصل ههنا وهي ثمرة كمالات النبوة ويفوز العارف في هذه المرتبة بفهم أسرار المقطعات القرآنية وبتأويل متشابهات الكتاب والسنة. ولا يتخيلن أن ذلك مثل تأويل اليد بالقدرة والوجه بالذات وغير ذلك مما للعلم الظاهر فيه مدخل بل هو من الأسرار الخاصة وهو بالأصالة حظ الأنبياء عليهم الصلوة وبتبعيتهم يتفضل على من يشاء من الكمل تقيين والأولياء. والوصول إلى هذه الدولة البهية بطريق الولاية أقرب من طرق أخر. وهو التزام السنة السنية والاجتناب عن البدعة الغير المرضية اجتنابا بالكلية. ذلك في هذا الزمان عسير جدا لعلو البدعة وشيوعها وخفي السنة وندرتها.

والدرجة الخامسة من المتابعة اتباعه صلى الله عليه وسلم في الكمالات التي لا مدخل في حصولها للعلم والعمل بل حصولها منوط بمجرد

www.maktaban.org

الفضل والاحسان الربانی. وهذه الدرجة عالیة جدا الاساس للمراتب السابقة بها. وهی بالاصالة نصیب اولی العزم من الانبیاء علیهم الصلوات والتسلیمات وبطفیلهم حظ لبعض الاولیاء.

والدرجة السادسة من المتابعة اتباعه صلی الله علیه وسلم فی الکمالات المخصوصة بمقام المحبوبیة الخاصة. وافاضة الکمالات فی هذه المرتبة منوط بمجرد المحبة التی هی فوق التفضل والاحسان. کما کان فی الدرجة الخامسة بالفضل والاحسان. وهذه الدرجة وان کانت بالاصالة مخصوصة به صلی الله علیه وسلم لکن لاحاد من الاولیاء واقلین من الصدیقین حظ منها بطفیله وتبعیته صلی الله علیه وسلم.

والدرجة السابعة من المتابعة منوطة بالهبوط والنزول. والدرجات السابقة کلها سوی الاولی منوطة بالصعود. وهذه الدرجة جامعة لجمیع الدرجات السابقة لان فیها تصدیق القلب مع تمکین واطمینان النفس وتزکیتها واعتدال اجزاء القالب، کان الدرجات السابقة بمنزلة الاجزاء لها وهذه کالکل لها. وفی هذه المرتبة یشتبه التابع بالمتبوع بحیث یتخیل الناظر من بعید انهما اتحدا وزال الامتیاز بینهما. والتابع الکامل من یتحلی بهذه المراتب السبع. رزقنا الله وایاکم حقیقة اتباعه صلی الله علیه وسلم والسلام علیکم وعلی من اتبع الهدی والتزم متابعة المصطفی علیه وعلی اله وصحبه من الصلوات افضلها ومن التحیات اکملها.

مکتوب ہشتاد وششم بنام مخدوم زادہ شیخ عبد الاحد پسر خود در ترغیب بر حصول صلاح ومحبت وبیان آنکہ ہمہ اشیا وسیلۂ خداوندی از اثر محبت اند.

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی. یا بنی ارسل الله تعالی ان یجعلک صالحا وهو یتولی الصالحین واسئله ان یرزقک المحبة بحیث لا یبقی لحب غیره تعالی مجال حتی حب نفسک، فتفنی عن مراداتک وتقوم بمراداته تعالی. فلا یکن المنع والعطاء والعز والرضاء الا تبعا لارادته تعالی فتنظر بنور ذاته الجلال فی مرآة الجمال والکمال، وتتلذذ بالایلام کما تتلذذ بالانعام.

www.maktabah.org

ولیکن ملاذ حالک وملجاء مقالک جناب قدسہ تعالیٰ وسرادقات کبریاءِ ذاتہ۔
وجمیع الاشیاءِ انما ہی وسیلۃ الی حضرتہ تعالیٰ من حیث انہا اثر من اثارہ۔
وحینئذٍ تتحقق بحقیقۃ العبودیۃ وتتحلّی بکمال الحریۃ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

مکتوب ہشتاد و ہفتم بنام امام اسماعیل والی یمن در بیان بعض فضائل اعمال و مناقب اہل بیت نبوت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ، وَعَلٰی اٰلِہٖ الْاَطْہَارِ وَصَحْبِہِ الْاَخْیَارِ۔ نخصُّ بالسلام والتحیۃ الحضرۃ التی اتصل نسبہا بالنبوۃ الطاہرۃ والامامۃ الباہرۃ، والسفرۃ التی تمسّکت بالعروۃ الوثقیٰ من الولایۃ والخلافۃ القاہرۃ من شیخٍ انف الزمان باوامرہ النافذۃ، وارتفعت اعلام العدالۃ والاحسان باحکامہ الجاریۃ ؎

خلیفۃٌ ملک الآفاق سطوتہ ۔۔۔ والحق کان مداہ آیۃٌ سلکا

یحوم حول ذراہ العالمون کما ۔۔۔ تری الحجیج ببیت اللّٰہ معترکا

اعنی امیر المؤمنین وامام المسلمین ناصر الشریعۃ القویمۃ سالک الطریقۃ المستقیمۃ، نتیجۃ النبی الامی سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام، صفوۃ اھل البیت الکرام، سیدنا ومولانا المتوکل علی اللّٰہ الجلیل المبین الامام اسماعیل بن امیر المؤمنین، لازالت رایات معدلتہ منشورۃ، وعساکر سلطنتہ مظفرۃ منصورۃ۔ اما بعد فلما منّ اللّٰہ تعالیٰ علینا باحراز السعادۃ العظمیٰ والفوز بالنعمۃ القصوی من طواف الکعبۃ المعظمۃ المکرمۃ وزیارۃ الروضۃ المطہرۃ المنورۃ التی ہی روضۃٌ من ریاض الجنۃ، زادہما اللّٰہ سبحانہ تشریفاً وتکریماً وقضینا الوطر من اداء المناسک العظام فی المشاعر الکرام مع اعتراف العجز والقصور عن ایفاء الحق المامور، ورجعنا امتثالاً للحدیث المأثور بروایۃ ام المؤمنین عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا قالت قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قضی احدکم حجتہ فلیعجل الرجوع الی اھلہ فانہ اعظم لاجرہ۔ اخرجہ الحاکم والبیہقی۔ ووصلنا الی ہذہ الدیار المعمورۃ المکرمۃ ببشارۃ سید المرسلین صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی مارواہ ابوہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ،

www.maktabah.org

أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوْبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَا
أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ، مَشْمُوْلَةٌ عَلٰى أَنْوَاعِ أَفْضَالِكُمْ وَإِكْرَامِكُمْ مَقْرُوْنَةٌ بِحِرَاسَ
وَحِمَايَتِكُمْ. وَأَلْفَيْنَا أَهْلَهَا بَلْ كُلَّ عَاكِفٍ وَبَادٍ وَمُقِيْمٍ وَوَارِدٍ فِيْهَا شَاكِرِيْنَ عَلٰى
إِحْسَانِكُمْ وَإِنْعَامِكُمْ، وَحَامِدِيْنَ عَلٰى مَكَارِمِ أَخْلَاقِكُمُ الْحَسَنَةِ الْمَوْرُوْثَةِ مِنْ جَدِّ
كُمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُوْفِيْنَ بِحُبِّكُمْ. إِذْ قَدْ وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ
الْمَرْفُوْعِ بِرِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ
النَّاسُ إِلَيْهَا. رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَكَيْفَ لَا وَقَدْ أَحْرَزْتُمْ مَجَامِعَ
الْكَمَالَاتِ بِحَذَافِيْرِهَا، وَقَدْ تَمَّ بِمَحَاسِنِ الْأَوْصَافِ نَشْرُ أَشْرِهَا. مِنْهَا بَذْلُ
النَّدٰى وَكَفُّ الْأَذٰى وَتَعْجِيْلُ الثَّوَابِ وَتَأْخِيْرُ الْعِقَابِ وَتَقْدِيْمُ الْعَدَالَةِ الَّتِيْ
يَفُوْزُ صَاحِبُهَا بِالْبِشَارَةِ النَّبَوِيَّةِ عَلٰى مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمٌ مِنْ إِمَامٍ عَادِلٍ
أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. تَشَوَّقْنَا إِلٰى زِيَارَتِكُمُ
الشَّرِيْفَةِ، وَتَقْبِيْلِ أَيْدِيْكُمُ الْمُنِيْفَةِ عَلٰى أَنَّ مَحَبَّتَكُمْ وَاجِبَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ
عَامَّةً، لِقَوْلِهٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَ
لِمَا رَوَى الْبَزَّارُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِيْ كَمَثَلِ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ
وَنَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ أَنْ يَحْشُرَنَا بِفَضْلِهٖ مَعَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهٖ، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ
الصَّلٰوةُ. وَذَالِكَ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ
وَغَيْرُهُمَا وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى.

مکتوب ہشتاد و ہشتم بنام خواجہ محمد صلاح کابلی در نصائح۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ
عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. حضرت حق سبحانہ آں مقلوب ارا بحصول سعادت دارین مکرم دارد
احوال فقراء مستوجب حمد است ہموارہ خاطر فاتر منتظر اخبار سلامت آں فرزند اعزمے باشد۔ اللہ
تعالے بر جادۂ شریعت استقامت کرامت فرماید، و از آنچہ نہ مرضی مولاء حقیقی است تعالی شانہ

معروض دارد. مکتوب مرغوب شما که از نواحی لاہور مرسل بود رسید، باعث مسرت فراواں گردید
چوں چشم انتظار در راه است ہمیشہ از احوال مطلع مے داشتہ باشند کہ موجب جمعیت است
باید کہ اوقات عزیزہ بامور لاطائل صرف نشود. و بیاد رب جلیل تعالیٰ شانہٗ بگذرد کہ حیات دنیاء
دنیۂ بسیار بے اعتبار و دار الغرور است. بمتاع الغرور پرداختن و از مہمات آخر فارغ نشستن از
عقل دور اندیش دور است سعی نمایند کہ نماز پنجگانہ بجماعت ادا یابد و بخشوع و خضوع مقرون بود
و وقت مستحب از دست نرود، و صدقات بمصارف صالحہ صرف شود۔ خدمت گاری و رضا مندی
والدہ خود از اہم مہمات تصور نمودہ در انصرام آں جہد تمام بجا آرند و دلجوئی ایشاں را افضل عبادات
دانند و از صحبت مخالف پرہیز نمایند کہ از رفیق سوء زود مے رسد و آئینۂ استعداد را فاسد مے
گردانند، و ہموارہ تجدید توبہ و استغفار ملتجی بحضرت حق سبحانہٗ باشند کہ کثرت استغفار موجب نجات
بلیاتِ دارین است، و نماز تہجد را سعی نمایند کہ متعاد شود کہ دولتِ حقیقت وابستہ باحیاء آں
وقت است، و ذکر باطنی را خصوصاً در آں وقت مداومت نمایند و بعد صبح و عصر ہندکہ معمور دارند کہ
ثمرات عظیم دارد. بالجملہ از امور مہمہ غافل و بے کار نباشد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ
مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا مِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا۔

مکتوب ہشتاد و نہم بنام شیخ عبد المجید در فضائل سورۂ یاسین و سورۂ تبارک الملک۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی. مِنَ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ. عَنْ اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْئٍ قَلْبًا وَّ
قَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ. وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ
وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ دُوْنَ يٰسٓ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ. وَعَنْ
جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَرَاَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔
رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ مَنْ قَرَاَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُلَّ لَيْلَةٍ مَنَعَهُ اللّٰهُ بِهَا مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَكُنَّا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نُسَمِّيْهَا الْمَانِعَةَ، وَ
اِنَّهَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، سُوْرَةُ الْمُلْكِ، مَنْ قَرَاَ بِهَا فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ
وَاَطَابَ. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب نودم بنام خواجہ محمد صلاح کابلی در موعظہ حسنہ و ضروریات طریقت۔ اَلْحَمْدُ

www.maktabah.org

لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ فرزند ارجمند خواجہ محمد صلاح بکمالات دارین سر بلند بودہ بعافیت باشد، احوال فقراء ایں حدود مستوجب حمد است مدتے ست کہ ازاں سعادت مند خبرے نرسیدہ، وکتابتے کہ مشعر کیفیت احوال باشد واصول نیافتہ، خاطر فاتر زیر بار انتظار است۔ اللہ تعالیٰ آں اعز را جمعیت داشتہ بکسب مرضیات خویش موفق دارد، وبموجب لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ زنہار آں فرزند از عنایت بے غایت مایوس نشود۔ اگر بعض احوال ظاہر نشود، سبب بے دلی نگردد، کہ حصول احوال علم در کار نیست۔ بالجملہ کار بندگی افتقار است، ہمیشہ باذکار و افکار وطاعت حسنہ متوجہ مولاء حقیقی باشند، موہبت بدست ایں کس نیست، مَا لِلتُّرَابِ وَ رَبِّ الْاَرْبَابِ۔ فقراء را از نہار غافل ندانند ودر اوقات حسنہ از توجہ ودعا فارغ نکنند۔ چوں محبت خان سر راہ بود ندید وکلمہ مصدع شد۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا۔

مکتوب نود ویکم نیز بخواجہ محمد صلاح کابلی در آنکہ ایں نشاء را بے مزگی وبے حلاوتی لازم است وایلام محبوب بہ از انعام او تصور باید کرد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ فرزند سعادت مند کمالات پناہ خواجہ محمد صلاح بعافیت باشد، مکتوب مرغوب رسید چوں مشعر سلامتی آں محب بود فرحت بخشید۔ اللہ تعالیٰ آں مخلص را بیاد خویش سرگرم داشتہ خوش وقت دارد، معلوم آں سعادت آثار باد کہ چوں حکیم علی الاطلاق بقسم مؤکد در کلام مجید فرمودہ است لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ۝ اگر سختی روزگار مشہود گردد تنگدل نباید بود کہ وضع شی در مرتبۂ خود است، چہ لازم ایں نشاء بے مزگی وبے حلاوتی است ؎

غرض از عشق توام چاشنی درد وغم است ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

جمعے کہ بمحبت ذاتیہ شرف یافتہ اند ایلام محبوب را بہ از انعام تصور نمودہ بآں خورسند اند ؎

فَاِنِّیْ فِی الْوِصَالِ عُبَیْدُ نَفْسِیْ وَفِی الْھِجْرَانِ مَوْلًی لِلْمَوَالِیْ

بندگی تنگدلی را برنتابد، باید کہ بمراد محبوب قائم بودہ جمال وجلال را پردہ دار ذات بے چون باید دانست۔ زیادہ برآں اطناب نرفت۔ قاصد شما در وقت تنگ رسید فرصت تفصیل نشد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب نود ودوم بنام خان خاناں در حل حدیث کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ

www.maktabah.org

وَالطِّيْنِ حضرت حق سبحانہٗ ذات بابرکات نواب مستطاب ملاذ و ملجاء اہل اسلام را دیرگاہ
بر مفارقِ فقراء دعاء کیش بکمال عز و احتشام دارد. بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمُ التَّحِيَّاتُ اِلٰى يَوْمِ التَّنَادِ. امیدگاہا چوں خدمت معارف پناہ شیخ احمد دینی مکرر از شغف
ایشاں بسخنانِ ایں طائفہ نوشتہ اند و نمودہ کہ بنویسید بنابراں بچند کلمہ جرأت نمودہ. چوں دریں ایام
حدیث نبوی علیٰ مصلاہا الصلوٰۃ والتحیۃ كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ درمیان دائر بود
سطرے چند در حل آں نوشتہ شد. مکرما وجود ارواح سابق است بر وجود اجساد. و گفتہ اند کہ حدوث
شاں مقارن فلک اعظم است کہ ابتداءِ خلق زمان است و قادر مختار روح محمدی را عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قطب ارواح و مسید خاص آنہا گردانیدہ بود. و در آں نشاء ارواح
را وجودے بودہ است در عالم غیب نہ شہادت، و در ہماں عالم روح طیب محمدی را عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بدولتِ نبوت و ارشاد و تکمیل مشرف و مستعد ساخت. پس در عہد ہر نبی
حقیقۃ دعوت آں سرور بود و ایں امر جلیل القدر بباطنِ اقدس او مفوض و جمیع انبیاء عَلَيْهِمُ
الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ گویا نائباں و معبراں بودند از آں مہبط فیوض. و در نص قرآنی وَجِئْنَا بِكَ
عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا اشارتے است بآں. چہ اداءِ شہادت را حضور شاہد درکار است.
و نیز حدیث مشہور وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ رمزے است بآں.
یعنی موسٰے عَلَيْهِ السَّلَامُ بوجود عنصری اگر مسبوق وجود من مے بود ہر آئینہ متابعت مے کرد.
مر شرائع را کہ مربوط بوجود عنصری من چنانکہ متبوع باطن من بود کریمۂ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ
مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا و کریمہ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ اَيِ اتَّبِعْ مِلَّتَكَ الَّتِيْ اَنْزَلْنَاهَا
عَلٰى لِسَانِ اِبْرٰهِيْمَ وَسَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ التَّسْلِيْمَاتُ وَلَمْ يَقُلْ اِتَّبِعْ اِبْرٰهِيْمَ
وَبِهِمُ اقْتَدِهْ، كَمَا قَالَ نَبِيُّنَا عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ اَكْمَلُ الْبَرَكَاتِ فِي الْحَدِيْثِ
السَّابِقِ لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ اشعارے است کہ جمیع انبیاء را نسبتِ متابعت است
بآں سرور بدونِ عکس و ازیں بیان حل حدیث مشہور کہ باغلاق معروف است، اِنَّ الزَّمَانَ
قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ شُهِدَ وَاسْتِدَارَتُهٗ اِنْتِهَاءُ دَوْرَتِهٖ بِالْاِسْمِ
الْبَاطِنِ، وَابْتِدَاءُ دَوْرَةِ الْاُخْرٰى بِالْاِسْمِ الظَّاهِرِ الَّذِيْ بِهٖ صَارَ الْحُكْمُ لَهٗ عَلَيْهِ
السَّلَامُ ظَاهِرًا وَنَسَخَ مَآ اَبْرَزَ الْاِسْمُ الْبَاطِنُ بِصِحَّةِ اخْتِلَافِ الْاِسْمَيْنِ. فَقَالَ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ اِسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ نِسْبَةِ الْحُكْمِ لَنَا

www.maktabah.org

ظَاهِرًا كَمَا كَانَ مَنْسُوبًا إِلَيْنَا بَاطِنِهِمَا وَإِنْ كَانَ فِي الظَّاهِرِ مَنْسُوبًا إِلَى مَا نُسِبَ إِلَيْهِ كَإِبْرَاهِيْمَ وَمُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. وازیں تحقیق نیز حدیث وَعَلِمْتُ عِلْمَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، وَأَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ، اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِيْ کہ حسب ظاہر اشکال است لائح گشت ومعنی محبوبیت او عَلَيْهِ أَكْمَلُ التَّسْلِيْمَاتِ واضح شدہ وَمِنْ بَعْدِ هٰذَا مَا يَدِقُّ صِفَاتُهٗ وَمَا كَتْمُهٗ أَحْظٰى لَدَيْهِ وَأَجْمَلُ

بقیۃ المرام آنکہ خدمت کمالات پناہ حقائق دست گاہ خواجہ محمد ہاشم کہ مربیٔ انواع اشفاق بزرگان است ومقبول مقبولاں چنانکہ شمۂ از آں بسمع شریف رسیدہ باشد چوں متعلقات دارد کہ ہر چند از ہمہ رو تافتہ بمطلب کہ درپیش دارد مشتغل است اما ناچار مزاحم مے شوند، وچوں دعاء ایں قسم صلحاء در تحصیل کمالات صوری ومعنوی دخل عظیم دارد بنا براں مصدعِ خدمتِ علیہ مے گردد کہ اگر وظیفہ از سرکار عالی مقرر فرمایند انتظام جمّ غفیر از درویشاں مے شود، زیادہ براں مصدع نہ شد. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى.

مکتوب نود وسوم بنام مرتضےٰ خاں در علاج وازالۂ فکر ما دون اللہ تعالےٰ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ. ترقیات ظاہری وباطنی وعروجات صوری ومعنوی ایشاں را از حضرت واہب العطایا جل برہانہ مسئلت نمودہ مے آید باجابت قرین باد، بِحُرْمَةِ جَدِّكُمُ الْأَمْجَدِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ ع از ہر چہ میرود سخن دوست خوش تر است۔

آدمی تا زمان کہ گرفتار ما دون او ست تعالیٰ وساحت سینۂ وے بنقوش ماسوا منقش، بمرض باطن گرفتار است واز قرب او تعالےٰ دُور ومہجور، فکر ازالۂ ایں مرض دریں فرصت یسیرہ از اہم مہمات است وعلاج دفع ایں علت معنوی در مدت قلیل از اعظم مقاصد۔ ازالۂ ایں مرض مربوط بذکر کثیر داشتہ اند وطہارت باطن را از لوث ماسوا منوط بیاد او تعالےٰ گردانیدہ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا ۝ ذکر کثیر وقتے متحقق گردد کہ غفلت در تقفاء آں نبود کہ دریں راہ سم قاتل است ومُمد مرض باطن۔ عزیزے فرماید لَوْ أَقْبَلَ مُقْبِلٌ عَلَى اللّٰهِ مُدَّةَ عُمْرِهٖ ثُمَّ أَعْرَضَ لَحْظَةً، لَكَانَ مَا فَاتَهٗ أَكْثَرَ مِمَّا نَالَهٗ. وکمال ایں ذکر آن است کہ ماسواء مذکور از ساحت سینہ رخت بربندد وکوس رحلت زند، از جمیع بائستیہا پاک ومصفا شود، نہ از شادیِ دنیا شادماں گردد ونہ از غمیِ آں غمگین، بحدیکہ اگر از تکلف احضار

www.maktabah.org

ماسوا نماید میسر نیاید، بواسطۂ نسیانے کہ باطن را از ماسوا حاصل گشتہ است۔ و بدون ایں نسیان ذکر او سبحانہٗ با یاد ماسوا مختلط است، ہر چہ درو شرکت غیر است، شایانِ جناب قدس او تعالیٰ نیست۔ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ وقال اللّٰہ تعالیٰ وَاذْکُرْ رَبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ اَیْ مَا سِوَاہُ تعالیٰ۔ ایں حالت معبر بفناء و قدم اول است دریں راہ سیر الی اللّٰہ اینجا بانجام مے رسد بعد از آں شروع در سیر فی اللّٰہ و سیر در کمالات اسماء و صفات اوست تعالیٰ۔ ایں سیر را سیر معشوق در عاشق نیز گویند، چہ عاشق دریں موطن از سیر سیر گشتہ است۔ ؎

آئینہ صورت از سفر دور ست کاں پذیرائے صورت از نور است

وکمال ایں سیر بنشاء اخروی ست معاملات ایں نشاء فانیہ نسبت بمعاملات آں نشاء شبہے بیش نیست، حکم شبنمے دارد نسبت بدریاء محیط۔ پس نظر عالی ہمتاں مقصود بر نشا اخروی ست وکمالات ایں نشاء مغتر و سیراب نمے گردند، لہذا از حال آں سرور انس وجاں خبر دادہ اند۔ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْحُزْنِ، مُتَوَاصِلَ الْفِکْرِ۔ باوجودیکہ ایں ہمہ کمالات کہ اورا عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ بودند خورسند نبود و از رفیق ایں نشاء اعراض نمودہ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی گویاں رخت بآخرت برد، و در آخرت ظاہر است کہ ایں حزن مرتفع خواہد شد اِنْشَاءَ اللّٰہُ تعالیٰ۔ چہ آں موطن معرض حزن نیست، موطن حزن دنیا است۔ کریمہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی مؤید ایں معنی است، و شروع معاملہ کہ بآخرت موعود است از موت است۔ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ، کریمہ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْ لِقَاءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ۔ ایمائے است از آں درمزے۔ از اں معاملہ اگر بعض کمل را در نماز کہ معراج مومن است و از دنیا گسستن و بآخرت پیوستن است، رو دہد گنجائش دارد۔ در حدیث آمدہ است کہ در وقت نماز حجابے کہ بین بندہ و خدا است حَبَّ وَعَلَا مرتفع مے گردد، وَ اَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ نیز اشارت است بآں۔ بالجملہ محل رضا و شادی آخرت است و محل درد و فقدان دنیا، بہترین امتعۂ ایں موطن درد و اندوہ است وگوارا نعم ایں مائدہ سوز و گداز است و آرام اینجا در بے آرامی ست و ساز در سوز، وصل ایں جا طلبیدن دریا در کوزہ جستن است و آفتاب را در طشت آب دیدن۔ ایں نشا بیش از مزرعہ نیست مر آں نشاء را، ہر قدر افزونی کہ در زراعت نمودہ آید، توقع ثمرات بے اندازہ است۔ ایں دار دار عمل است، دار اجر در پیش است۔ در وقت عمل جزا طلبیدن بے حاصل است۔ اِلَّا مَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ لِلدُّنْیَاہُ حُکْمَ اٰخِرَتِہٖ

www.maktubah.org

فَیَجُوْزُ اَنْ یَّتَرَشَّحَ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرِهِ الْعَمَلِ فِیْ هٰذِهِ النَّشْاَةِ وَلَمْ یَنْقُصْ مِنْ اَجْرِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ، کَمَا قَالَ تَعَالٰی فِیْ شَاْنِ خَلِیْلِهٖ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوةُ. وَاٰتَیْنَاهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۞

اگرچہ ایں لحظہ مسکن کار شب نیست ... زبخت مقبلاں ایں ہم عجب نیست

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ. فقراء پناہاں اخوی اعزی معارف آگاہی خواجہ محمد ہاشم کہ از جملہ مغتنمان روزگار اند و از خوردی در خدمت و تربیت اہل اللہ کلاں شدہ، وہموارہ اوقات شاں مصروف طاعات است، بواسطۂ قلت اسباب معیشت و کثرت متعلقان خیلگی مشوش باشند، چوں احوال ایں قسم مردم بایشاں کہ مربی و مہربان تر باین جماعہ از ایشاں دیگرے ظاہر نمے شود، از جملہ ضروریات جرءت نمودہ گستاخی مے نماید کہ اگر از سرکار علیہ امدادے بمتعلقانش مے شدہ باشد موجب ترقی دُنیا و آخرت است. چہ نعمتے است کہ درویشے نان از ایشاں بخورد، وقوتِ آں را صرف عبادات وطاعاتِ خداوندی نماید. وَالسَّلَامُ اَوَّلاً وَّاٰخِرًا۔

مکتوب نود و چہارم بنام سعادت نشان خاں در ترغیب بر عدل و احسان در رعایا

پروری و دیگر اعمال صالحہ. نَحْمَدُهٗ عَلٰی اٰلَائِهٖ وَنُصَلِّیْ عَلٰی اَکْرَمِ اَنْبِیَائِهٖ وَاٰلِهٖ ذرہ احقر بعد اداءِ مَا یَجِبُ عَلَی الْفُقَرَاءِ مِنْ اَدَاءِ وَظَائِفِ الدُّعَاءِ مے رساند کہ احوال شکستہ بال ایں مقصر بعافیت مقرون است حَمْدًا لِّلّٰهِ اَضْعَافَ مَا حَمِدَهُ الْحَامِدُوْنَ ہموارہ خاطر فاتر زیر بار انتظار اخبار فرخندہ آثار است. مدتے ست کہ خبرے از آں قرۂ باصرۂ خاندان کرامت باین مشتاقان نرسیدہ است متواقع بخیر باد. از حضرت مجیب الدعوات تعالےٰ مسئلت مے نماید کہ ظاہر ایشاں را بظاہر شرع محلّٰی دارد و باطن را بحضور بے غیبت و دوام آگاہی کہ خاصۂ طریقۂ علیہ است رسانیدہ بکمالات موروثۂ بزرگان مستسعد گرداند. اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی الْاٰیَةِ امید کہ بمتصدیان سرکار اہتمام فرمایند کہ در ترتیب لوازم عدالت و انصاف و رعایت احوال ضعفاء و مساکین جہد تمام نمایند کہ عَدْلُ سَاعَةٍ یُّوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ۔ و ابواب احسان بر ارباب حاجات و مساکین مفتوح دارند کہ وعدۂ موکد از مؤسس قواعد حقہ عَلَیْهِ وَعَلٰی الصَّلٰوةُ رفتہ، وَاللّٰهِ مَا نَقَصَ مَالُ امْرِءٍ مِّنْ صَدَقَةٍ قَطُّ. ہرچند دلالت برخیرات ایشاں تحصیل حاصل است کہ ذاتی

وطبعیِ ایشاں است. وچوں نماز رکن اعظم اسلام است بعد الایمان باللہ، در محافظت آں نوعے
تاکید فرمایند کہ سرمو از آں تجاوز نشود کہ وارد شدہ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَهَا اَقَامَ
الدِّیْنَ. وبالجملہ شکرِ منعم باندازۂ نعمت است، ہرچند نعم بیشتر وجلیل تر، شکرانۂ آں زیادہ تر،
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ. ونیز سعی نمایند کہ صحبت باخیار وصلحاء وابرار
بیشتر شود، بموجب کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ مصاحبت جمعے کہ معاملۂ ایشاں باحق سبحانہ راست
واست ودر زبان صدق ودل ہاءِ آنہا بے نفاق وشقاق، مغتنم دانستہ از صحبت آناں کہ از طریقِ
حق وصواب کہ شریعتِ غراء باں ناطق است منحرف اند، احتراز لازم شمرند کہ وارد شدہ دِیْنُ الْمَرْءِ
دِیْنُ خَلِیْلِہٖ. زیادہ بر آں جرأت اطناب نمودہ. مدت است کہ صلاح آثار ملا اسماعیل را با بعض
تبرکاتِ حرمین شریفین روانۂ خدمت ساختہ بودم معلوم نشد کہ رسیدہ یا نہ. فقیر زادہ سعد الدین
محمد صالح مشتاق خدمت است، لیکن چوں ضعف عظیم کشیدہ الحال صحت یافتہ وبرسات غلبہ
نمودہ. عازم است کہ عنقریب روانہ حضور شود وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.
وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی.

مکتوب نود وپنجم بنام خان سعادت نشاں خاں در آنکہ اداءِ شکر باندازۂ نعمت است
وفضائل نماز. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَاٰلِهٖ.
حضرت حق سبحانہ، ذات بابرکات مخدوم زادۂ عالی قدر متعالی منزلت مکرم فقراء را بمحبت ذاتیۂ
خود سربلند داشتہ بمتابعتِ سیّد الکونین عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوۃُ محلّٰی دارد بِمَنِّهٖ اللّٰہِ
وَحُسْنِ اَفْضَالِهٖ. احوال فقراء قرین عافیت وصلاح است، ہموارہ خاطر فاتر زیر بار انتظار
اخبار فرخندہ آثار است. مدتے است کہ بنامہ وپیام یاد آوری نفرمودہ اند. موانع بخیر باد چوں
انتظار از حد گذشت ونیز توجہ ایشاں بجانب گول کنڈہ سبب مزید تعلق خاطر فاتر شد. ناچار قاصد
مخصوص روانۂ خدمت ساخت تا بزودی از بہبودیِ احوال خیر مآل مطلع سازد. مخدوما مکرما چوں
حیات دنیا بے مقدار است وعیش آں بے اعتبار، وآخرت دار القرار، نشاید کہ عاقل مفتون
مزخرفات فانیہ گردد برمرضیۂ او تعالیٰ کہ منعم حقیقی است، مغضوبۂ آں را گزنید وچوں شکر منعم
باندازۂ نعم واجب است. ہرچند نعم زیادہ تر، اداءِ شکر زیادہ تر. اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَ
قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ۝ حضرت رب العالمین از روءِ کمال رأفتِ خویش دین متین در
کمال یسر وآسانی ساخت واز اعسار واغلال کہ در امم سابقہ بود ایں امت مرحومہ را آزاد گردانید.

www.maktabah.org

ومع ذالک بخطاب كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ سربلند ساخت امید آں دارد که بارکان خمسهٔ اسلام از عهدهٔ شکر برآیند. وچوں نماز متضمن جمیع ابواب خیر است، اہتمام نماید که حقِ آں بجا آید که وعدهٔ نبوی عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ رفته که ہر که حقِ آں ادا نماید برخدا عهد است که او را بدولتِ مغفرت رساند وجمیع زلّاتِ او عفو فرماید. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ. وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلٰوةُ فَاِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهٖ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْاِمَامِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ. وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا.

مکتوب نود وششم بنام میرزا ابوالقاسم در آنکه ظاہر را تابع شریعت غرّاء نموده باطن را بدوام افتقار والتجاء بجناب قدس خداوندی متحلّی باید داشت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى حضرت حق سبحانهٗ ذات شریف برادر اعزّ رفعت وسعادت آثار میرزا ابوالقاسم را بحصول اعلیٰ مقاصد سربلند داشته بعافیت واستقامت دارد. بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ احوالِ فقراء بعافیت مقرون است ہموارهٔ خاطر فاتر نگران منتظر اخبار فرخنده آثار مے باشد. توقع آن است که بارسال صحائف متضمن اخبار سلامت مسرور مے داشته باشند باید که ظاہر را تابع شریعت غرّاء داشته وباطن را بدوام افتقار والتجاء که مثمر دولت تجلیه وتخلیه است، منور دارد. واز آنچه مسمّٰی بماسواست، دیدهٔ باطن را از آں معرض داشته بجلیه متوجه ذاتِ احدیت باشند، که آفتاب ہویت از پس غمام ظلال اسماء وصفات متجلّی فرموده ازما واو رہاند وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى.

مکتوب نود وہفتم بنام شیخ محمد خاله زاده خود در حل کلمهٔ مشهورهٔ امام اعظم ابوحنیفه کوفی

www.maktabah.org

عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ مع ذکرِ مناقبہ و کمالاتہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اخوی عزی میاں شیخ محمد پرسیده بودند کہ جمعے بر قول امام المسلمین امام ابو حنیفہ سُبْحَانَكَ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ الخ اعتراض دارند کہ ایشاں ہر چند در معرفت قدم عالی داشتہ باشند بدرجۂ حضرت خاتمیت عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ نخواہند رسید و آں سرور علیہ السلام فرمودہ سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ معلوم آں برادر باد کہ ہر گاہ تذکر بآیات ربانی جَلَّ وَعَلَا مخصوص بدو قوت بوده باشد چنانکہ کریمہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝ اشعار بداں دارد و آثار سلف نیز بوجہ اولی کسے کہ ازیں دو قوت خالی ست شایاں مخاطب نیست۔ بدیہی ست کہ معترض بکنہ مقال نارسیده بحث کرده است و از حد مناظره برآمده است بمکابره پیش آمده۔ بدانند کہ بر تقدیر صحت حدیث سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وسلامتی از نسخ کہ ثبات ایں دو مقدمہ از محالات است گویم کہ مے تواند کہ مراد امام از حق معرفت حصول حیرت باشد و تحقق عجز از درک ادراک مطلوب لِاَنَّ كَمَالَ الْمَعْرِفَةِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ التَّحَيُّرُ فِيْهِ، كَمَا قَالَ وَاحِدٌ مِّنَ الْاَكَابِرِ اِنَّ اَكْمَلَهُمْ مَعْرِفَةً فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ اَشَدُّهُمْ تَحَيُّرًا فِيْهِ و دریں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمودند اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ پس معنے عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ عَرَفْنَاكَ بِاَنَّكَ لَا سَبِيْلَ لِلْمَعْرِفَةِ اِلَيْكَ۔ و مناسب ایں معرفت ادراک بسیط است کہ اہل کمال تحقیق نموده اند و فرموده اند ؎

از حضرت ذات بہره استہلاک است استہلاکے کہ مجرد ادراک است

ادراک است بسیط کانجا چہ محل دانش ادراک است

و مے تواند کہ مراد از نفیِ حق معرفت در حدیث نفی معرفت کنہ ذات است، و مراد از اثبات حق معرفت در قول امام اعظم غیر آں از معرفت کمالات و آثار فَلَا اِشْكَالَ۔ و نیز مے تواند کہ نفی در حدیث نبوی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ باعتبار انتساب باشد بمتکلم نہ نفی اصل معرفت، چنانکہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ دلیل آن است۔ یعنی حق معرفت تو بنورِ تو ادا یابد و سالک را جز استہلاک نصیب نیست۔ فَهُوَ الْعَارِفُ وَالْمَعْرُوْفُ، کریمۂ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ نیز ایماء بداں دارد۔ و ایں مقام نزد اہل تحقیق بفنا معتبر است و بجمع و جمع الجمع معروف، و تفصیل در کتب قوم مشروح۔ و اثبات حق معرفت از امام المسلمین

www.maktabah.org

باعتبار وجود موہوب حقانی ست نہ وجود فانی امکانی. ومحصول ایں دفع تناقض اختلاف مورد معرفت است. ونیز مے تواند کہ حق معرفت باعتبار اختلاف استعدادات مختلفہ باشد وباعتبار وسعت وعاء صدری متنوع. ممکن است کہ اِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بمنتہاء مقامات استعداد بخود در معرفت رسیدہ باشند. وچوں صدر مبارک سروری بخطاب اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ در انشراح وسعت بمرتبہ کمال رسیدہ است، ہموارہ بنداء رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا مناجی ست وَھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ نقد وقت اشرف او. واز تمامی سیر استعدادی سدِ باب فیض لازم نیاید، زیراکہ وراء حرکت طبعی حرکت قسری ہم دریں راہ ثابت است، واز راہ معیتے کہ محب را با محبوب است وحدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ دلیل آن است محب ہمیشہ شریک الدولہ محبوب است کہ خادم را از خوشہ مخدوم نصیب است وتابع را از الوش متبوع حظ وافر، کہ نصیب اصالتی آں پیش آں خط تبعی حکم قطرہ دارد بنسبت بدریاء محیط، تفاوت اقدام اولیاء در قرب الٰہی جَلَّ وَعَلَا باندازۂ تفاوت محبت باں محبوب رب العزت است کہ علامت آں صحت اتباع است مر آں سرور دین ودنیا را عَلَیْہِ السَّلَامُ. تصور باید نمود وکمال متابعت او را از آں باید دانست کہ نماز بست سالہ بظہور ترک اولیٰ از آداب وضو اعادہ فرمود ودقیقہ را از دقائق متابعت فرو نگذاشت. ولہذا سواد اعظم امت مذہب او اختیار نمودند واکابر اولیاء تلمذ وتقلید او را اختیار کردند. از آں جملہ ابویزید بسطامی وابراہیم ادہم وفضیل عیاض وعبداللّٰہ بن مبارک وبشر حافی وداؤد طائی وشقیق بلخی وحکیم ترمذی وحکیم ابوالقاسم سمرقندی وابوسلیمان دارانی ویحییٰ بن معاذ رازی وجم غفیر از اہل سلاسل مثل حضرات خواجہا وحضرات چشت واکثر سہروردیہ وقادریہ وجمہور کبرویہ وعامہ کیسویہ وشطاریہ متابعت او برگزیدہ اند ومحققان اہل طریقت مثل مولانا رومی وشیخ فرید الدین عطار وحکیم سنائی غزنوی وشیخ علی ہجویری وشیخ زین الدین ابی تائبادی وامیر قوام سجستانی وامیر حسینی وغیر شاں مِمَّنْ تَتَعَسَّرُ تَعَدُّدُھُمْ راہ تقلید او مے نمودند. واعاظم از محدثین مثل وکیع بن الجراح ویحییٰ بن معین وطحاوی ورقی ومعلّٰے صغانی وغیرہم وجماہیر فقہاء ومتکلمین کہ شموس ہدایت اند وبدور درایت وتعداد شاں جز تطویل نیست ومعتمدین اہل فقہ قدیماً وحدیثاً ہمہ بر مذہب او رفتہ اند. وشیوخ معتزلہ باں قوت جدلیہ واستدلالیہ در فروع دین تقلید او برگزیدہ اند واز خاکساران سرۂ افادۂ او گشتہ اند چنانکہ تو الیف حافظ وفاء اللّٰہ ومطرزی وغیرہ دلالت برآں دارد. شمۂ از مناقب شریفہ اش در خاتمہ

www.maktabah.org

مکتوب ایراد خواہد یافت انشاء اللہ سبحانہ۔ و دریں مقام اشتغال تحقیق مرام از اہم مہام
داشتہ عنان بیان بداں مصروف مے دارد۔ بدانند کہ علامہ ابن حجر شافعی کہ از اکابر محدثان
است در کتاب اَلْخَیْرَاتُ الْحِسَانُ فِیْ مَنَاقِبِ الْإِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ النُّعْمَانِ گفتہ
لَا یُنَافِیْ مَا نُقِلَ عَنْهُ إِنْ صَحَّ مِنْ قَوْلِهٖ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ مَا قَالَ غَیْرُهٗ
سُبْحٰنَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ، لِاَنَّ مُرَادَ الْإِمَامِ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ
اللَّائِقِ فِیَّ وَانْتَهٰی اِلَیْهِ عِلْمِیْ، فَفِیْهِ تَجَوُّزٌ۔ وَمُرَادُ غَیْرِهٖ اَنَّ حَقِیْقَةَ الْمَعْرِفَةِ
اللَّائِقَةِ بِالْحَقِّ لَا یُمْکِنُ لِاَحَدٍ اَنْ یَّصِلَ اِلَیْهَا وَهُوَ الْحَقِیْقَةُ اِنْتَهٰی۔ ازیں عبارت
شریفہ استفادۂ چند معنی شد۔ یکے آنکہ نقلے کہ از امام اعظم نمودہ اند یقینی الثبوت نیست۔ دوم
آنکہ قول سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ حدیث پیغمبر صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ نیست، بلکہ
قول دیگران است وبِذٰلِكَ یَنْحَسِمُ مَادَّةُ الْإِشْکَالِ۔ سوم آنکہ اثبات حق معرفت در
قول امام اعظم باعتبار عارف است ونفی حق معرفت در آں قول باعتبار از حق معرفت است
پس اشکال مرتفع شد۔ چہ حق معرفت باعتبار لحوق بشریت ممکن است بل واقع۔ ونسبت حضرت
قدس خداوندی جَلَّ وَعَلَا محال۔ ونیز مے تواند کہ مراد از اثبات حق معرفت معرفت قطعیہ
استدلالیہ باشد کہ مصفا ست از کدورات شکوک واوہام ومؤید است بنور الٰہی جَلَّ وَعَلَا
کہ کریمہ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ رمزے ست
بداں۔ وایں معرفت اعلیٰ اقسام ایمان است کہ اہل تقلید از ظن بہ یقین نہ رسیدہ اند و بساحلِ
استدلال نبر آمدہ۔ و عامۂ عوام داخل ایں جرگہ اند۔ واہل استدلال صرف کہ از تائیدات الٰہی
جَلَّ وَعَلَا کہ نتیجۂ تہذیب اخلاق وتصفیۂ باطن است معریٰ است وبہواجس نفسانی و
وساوس شیطانی کہ بجہت اہمال قوت عملیہ وتربیت قوت شہودیہ وغضبیہ استیلا یافتہ مشوب
واکثر علماء ظواہر کہ اہل قیل وقال اند وخداوندان خصومت وجدال داخل ایں فرقہ اند، ازیں
معرفت بے نصیب اند وازیں سعادت محروم۔ یعنی معرفت کہ بمعنے ادراک است از جملہ اقسام
آں قسم اعلا دارد وقسم ناقص آں رسم۔ ونیز مے تواند کہ حق المعرفت عبارت از مرتبۂ حق الیقین باشد
چرا کہ معرفت ویقین متساویانند بلکہ یقین اکمل است۔ وچوں اہل تحقیق یقین را بسہ مرتبہ منقسم
ساختہ اند۔ علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ اول را نصیب مبتدیاں داشتہ اند وثانی را متوسطان
بل کاملان نیز مقرر نمودہ اند وثالث را نصیب اکملاں ساختہ اند۔ ممکن است کہ امام المسلمین ازیں

www.maktabah.org

مرتبہ ثالثہ کہ نصیب احض الخواص است خبر دادہ باشند وبموجب وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اظہار ایں نعمت کبری نمودہ۔ ودریں گفتن از سواد اعظم عرفاء برآمدہ، فَلَا اِشْکَالَ۔ ونیز مے تواند کہ مراد از حق معرفت معرفت حقہ باشد یعنی خداوند بعقیدۂ حقہ درباب معرفت خود مکرم ساختی بے آنکہ مزج باطل داشتہ باشد، وایں نیز نصیب کرام عباد اللہ است والا از خلط باطل وامتزاج ہوائیہ حق خلاص یافتن درکمال است کَمَا لَا یَخْفٰی۔ ونیز مے تواند کہ مراد از اثبات حق المعرفۃ اَلْمَعْرِفَۃُ الْمُتَخَصِّصَۃُ باشد وآں ایمان تفصیلی است بادلیل، و تحصیل آں نصیب خواص است زیراکہ فرائض شرعی فہمیدن وشعب ایمانی بتفصیل دانستن جز عالم نحریر را میسر نباید۔ وَلِذَا امام بیہقی شعب ایمان را در مجلدات جمع نمودہ است وبذل مجہود در تحصیل وتحقیق آں فرمودہ۔ ونیز مے تواند کہ مراد از حق المعرفت تحقیق ایمان باشد بے قید استثناء واشارت است بایں کہ اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا چنانکہ تحقیق آں در کتب کلامیہ مفصل است واحتراز است از قول بعض علماء اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کہ موہم شک است در حصول دولت ایمان کہ آں درکمال استتباع است ذِکْرُہٗ بُدِلَّ بِمِنْ فَضَائِلِہٖ وَمَآثِرِہٖ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بایددانست کہ عمدہ در درک حقائق تخلیۂ وعاء باطن است از اثقال نفسانی ومکائد شیطانی کہ نتیجۂ آں سد منافذ بصیرت است بغشاوۂ عناد وعصبیت فساد بدیہی است کہ حصول مراتب عقل مُسْتَفَادُ الْفِعْلِ موقوف بعقل ہیولانی ست کہ قابلیت بخش استعداد است بفیوض رحمانی۔ ہرکہ بعقل مستقیم وعقل قلب سلیم موصوف است، اگر مجملاً در اطوار وآثار آں مطلع انوار امام الابرار تامل نماید، داند کہ صاحب ایں قسم علم وافر وورع کامل وفہم اوفی وذکاء اسنے وخداوند چنیں شمائل نفیسہ وفضائل شریفہ وزہد وتقوی وصبر بنور الہی مؤید است وتشریفات خداوندی مکرم۔ ناچار در جمیع احوال واقوال او بجز ادب راہ نخواہد رفت، وجز حسن ظن پیش نخواہد آمد، چہ معارض را مساوات معارض درکار است وکرا طاقت ہمسری است باں کوہ معرفت وولایت وباں علم نور وہدایت۔ در مسند امام مذکور است کہ پانصد ہزار مسئلہ فقہیہ وبیک روایت دہ صد ہزار را استخراج نمودہ است وباں دقت وغموض وباں رعایت اصول بلکہ یک مسئلہ از آں رسیدن از مشکلات است۔ پس کسیکہ در تحقیق یک مسئلہ مستخرجہ او از میاں پانصد ہزار مسئلہ عاجز باشد ودر رعایت یک ادبے از آداب صوریہ ومعنویہ او قاصر، دعواء معارضت ومکابرت ومرافعت از و بغایت مکابرہ است ونہایت مستنکر۔ اندیشۂ صائب را کارفرمودہ بعقل لازم است کہ شخصے کہ عموم خلائق و

جمہور انام از خواص و عوام باوجود سرکشی کہ در نہاد علماء و فضلاء است و باوجود تحکم و ریاست کہ در جمیع سلاطین و امراء است سر از ربقۂ انقیاد تقلید او نمے کشند و گردن تسلیم در قیدا و نہادہ۔ ایں قسم شخص از کمل اولیاء است و از خلص عباد اللہ۔ بتعبیر قاصرانے کہ محکوم احکام نفس اندو مغلوب مکائد شیطان نقص بجناب اکرم او راہ نخواہد یافت۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ پیغمبر خدا فرمودہ عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ ظاہر آں است سواد اعظم ازیں امت بل نوع انسان بعد طبقۂ صحابہ و تابعین اتباع ابو حنیفہ اند رضی اللہ عنہ، رُوم باں کثرت و شوکت وَمَا وَرَاءَ النَّہْرِ باں عظمت و ہندوستان باں وسعت کہ اکثر جنود اللہ اند، و کاشغر و خوارزم و بلاد ترک باں صفاء اعتقاد و کثرت، و بدخشاں باں لطافت سیرت و بسیاری از دیار خراسان و عراق باں نباہت شان و جلالت برہان برخے از دیار عرب باں رفعت و ابہت حنفی المذہب اند پس باشارۂ نبوی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ اختیار ایں مذہب لازم باشد۔ در تذکرۃ الاولیاء مذکور است کہ یحیی بن معاذ قدس سرہ گفتہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دیدم گفتم اَیْنَ اَطْلُبُکَ ؟ قَالَ عِنْدَ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ۔ و نیز گفتہ کہ آنگاہ بسر روضۂ سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام آمد۔ آنحضرت فرمود اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ امام عدل ابو الفضل احمد بن خسرو بلخی در مسند خلف بن ایوب روایت کردہ کہ علم از خدا تعالےٰ بمحمد عَلَیْہِ السَّلَامُ آمد و از و باصحاب او عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ آمد پس تر تابعین پستر با بو حنیفہ و اصحاب او، ہر کہ خواہد راضی شود و ہر کہ خواہد ساخط گردد۔ و در مسند امام علیہ الرضوان از علی بن میمون آوردہ اند کہ از امام شافعی شنیدہ ام کہ مے گفت بدرستی کہ من بابی حنیفہ برکت مے جویم و بقبر او مے آیم و از خدا تعالےٰ طلب حاجت خود مے کنم و بعز اجابت قرین مے گردد۔ علامہ سیوطی در کتاب تبییض الصحیفہ بمناقب الامام ابی حنیفۃ گفتہ، قَدْ ذَکَرَ الْاَئِمَّۃُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ بِالْاِمَامِ مَالِکٍ فِیْ حَدِیْثِ یُوْشِکُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَۃِ، وَبَشَّرَ بِالْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ فِیْ حَدِیْثِ لَا تَسُبُّوْا قُرَیْشًا فَاِنَّ عَالِمَہَا یَمْلَاُ الْاَرْضَ عِلْمًا۔ قُلْتُ وَقَدْ بَشَّرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْحَدِیْثِ الَّذِیْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ رِجَالٌ

www.maktabah.org

مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ. وَاَخْرَجَ الشِّیْرَازِیُّ فِی الْاَلْقَابِ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ قَوْمٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ وَحَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَصْلُہٗ فِیْ صَحِیْحِ الْمُسْلِمِ وَالْبُخَارِیِّ، لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ قَوْمٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ. وَفِیْ مُعْجَمِ الطَّبْرَانِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا وَفِیْہِ لَوْ کَانَ الدِّیْنُ الخ. وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ نَقْلًا عَنْ بَعْضِ تَلَامِذَةِ السُّیُوْطِیِّ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مَا خَرَّجَ بِہِ الشَّیْخَانِ اَنَّ الْاِمَامَ اَبَا حَنِیْفَةَ هُوَ الْمُرَادُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ لَا شَکَّ فِیْہِ، لِاَنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ اَحَدٌ زَمَنَہٗ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ فِی الْعِلْمِ مَبْلَغَہٗ وَلَا مَبْلَغَ اَصْحَابِہٖ وَفِیْہِ مُعْجِزَةٌ ظَاهِرَةٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُ اَخْبَرَ بِمَا سَیَقَعُ. ثُمَّ قَالَ وَمِمَّا یَصْلَحُ لِلْاِسْتِدْلَالِ بِہٖ عَلٰی عِظَمِ شَاْنِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا رُوِیَ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ تُرْفَعُ زِیْنَةُ الدُّنْیَا سَنَةَ خَمْسِیْنَ وَمِائَةٍ. قَالَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْکُرْدَرِیُّ (بِفَتْحِ الْکَافِ) هٰذَا الْحَدِیْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِاَنَّہٗ مَاتَ تِلْکَ السَّنَةَ اِنْتَهٰی. واز دلائل مرجحۂ مذہب او آن است کہ او از طبقۂ تابعین است کہ مخبر صادق عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خبر بصدق وخیریت او دادہ است، وہیچ کس ازیں ائمۂ متبوعین را میسر نشدہ است، وانس بن مالک خادم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را دیدہ، وبیک روایت پنج صحابہ را دیدہ واز آنہا روایت کردہ. چنانکہ در مسانید بتفصیل ذکر یافتہ. وعلامۂ سیوطی وغیر او از محققان تحقیق تابعی بودنِ او نمودہ. واز دلائل مرجحہ است کہ علامہ ابن حجر گفت کہ چوں امام شافعی داخل بغداد شد، نمازے کرد بے رفع یدین باآنکہ از سنن است نزد او رحمۃ اللہ علیہ، وقنوت فجر باوجود مسنونیت آں ترک کرد او فرمود اَدَبًا مَعَ هٰذَا الْاِمَامِ اَنْ اُظْهِرَ خِلَافَہٗ بِحَضْرَتِہٖ قَالَ فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ وَنَاهِیْکَ بِہٖ جَلَالَةً ونیز از امام شافعی نقل کردہ کہ از امام مالک پرسیدم کہ ابوحنیفہ را دیدہ؟ فرمود مردے بود کہ اگر مے گفت ایں ستون از طلاست البتہ حجت آں اقامہ مے نمود واثبات مے کرد. ونیز امام شافعی نقل کردہ اند کہ فرمودہ کہ کسے کہ فقہ را مے خواہد، ملازم ابوحنیفہ شود. خطیب بغدادی کہ از اکابر شافعیہ است واز مقدمان اہل حدیث است از امام شافعی باسناد روایت کردہ کہ اَلنَّاسُ کُلُّهُمْ عِیَالٌ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِی الْفِقْهِ. وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ کَانَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ یُحْیِیْ کُلَّ اللَّیْلِ بَعْدَ

www.maktabah.org

أن كان يحيي نصفه، قال أنا أستحيي من الله سبحانه أن أوصف بعبادة ليس فيّ. وقال بعضهم ما رأيت أصبر على الطواف والصلاة والقيام بمكة من أبي حنيفة لأنه كان في الليل والنهار في طلب الآخرة. وسمع هاتفا في المنام وهو في الكعبة يقول يا أبا حنيفة أخلصت خدمتي وأحسنت معرفتي فقد غفرت لك، أي لما كنت عليه من إخلاص الخدمة بإحياء كل الليل وصيام أكثر الدهر وبذل الجهد في نشر العلم على الوجه الأكمل وإحسان المعرفة وإتقان العلوم الظاهرة والباطنة وإخلاص الوسع فيها ورفض الدنيا والإعراض عنها رأسا والإقبال على الآخرة وبذل الوسع في تحصيل أسبابها ولمن اتبعك ببركة إخلاصك وإحسانك المذكورين إلى قيام الساعة. وفي هذا بشرى له ولأتباعه ما يحمل الموفق منهم على بذل طاقته في اقتفاء آثار إمامه في ما كان عليه من تلك الأخلاق العلية والصفات الظاهرة الزكية التي قلما تجتمع إلا للعارفين والأئمة المجتهدين. وتلمذ له كبار من المشائخ والأئمة المجتهدين والعلماء الراسخين كالإمام الجليل المجمع على جلالته وبراعته وتقدمه عبد الله بن المبارك، وكالإمام الليث بن سعد وكالإمام مالك بن أنس، وناهيك بهؤلاء الأئمة. وكالإمام إسعر بن كدام وزفر وأبي يوسف ومحمد وغيرهم. وتحمل في تقلد القضاء وكذا مفاتيح خزائن بيت المال ما تحمل من العقوبة والضرب الشديد وإيثار عذاب الدنيا على عذاب الآخرة. ومن ثم لما ذكر عند عبد الله بن المبارك قال تذكرون رجلا عرضت عليه الدنيا بحذافيرها فأعرض عنها، وما خالط الظلمة وما قبل منهم شيئا. ومن ثم لما أرسل إليه أبو منصور بعشرة آلاف درهم ولم يمكنه ردها، أوصى ابنه حمادا أنه إذا مات يردها، ففعل. وما اشتغل بدعوة الناس إلى مذهبه إلا بالإشارة النبوية في المنام ليدعوهم إلى مذهبه بعد ما قصد الانزواء تواضعا واحتقارا لنفسه. فلما جاءه الإذن على أن ذلك حتم، فدعا الناس إليه حتى ظهر مذهبه وانتشر وكثرت أتباعه وخذلت حساده شرقا وغربا عجما وعربا، ورزق حظا وافرا في

www.maktabah.org

أتباعه. فقاموا بتحرير مذهبه وفروعه وأمعنوا النظر في معقوله حتى صار بحمد الله سبحانه محكم القواعد، معدن الفوائد. ويؤيد ذلك ما حكاه بعض أصحاب المناقب أن ثابتا والد أبي حنيفة أتى به وهو صغير إلى علي كرم الله وجهه فدعا له بالبركة والذرية فكان ما أوتي أبو حنيفة من بركة تلك الدعوة. وما استظل بحائط المديون حين أتاه متقاضيا وتصدق ما لا أتى به وكيله لما خلط ثمن ثوب معيب بيع حال كونه مخفيا وكان المال ثلاثين ألفا وترك لحم الغنم لما فقدت شاة بالكوفة إلى أن علم موتها، لأنه سئل عن أكثر ما يعيش فقيل له سبع سنين، تورعا. فإن أهل الورع ما سبقوا به غيرهم إلا من نور القلوب وتأهلهم بشهود الحق وقيامهم في خدمته بحسب طاقتهم. وليس ما ذكر في مناقب هذا الإمام يدل على خصوصية فيه بل هو قطرة من بحر لا ساحل له. ومن غيرها أنه صلى الفجر بوضوء العشاء أربعين سنة. فقيل له ما الذي قواك على هذا؟ فقال إني دعوت الله بأسمائه على حروف المعجم. وهي مجموعة في كل من هاتين الآيتين محمد رسول الله إلى آخر سورة الفتح، والثاني ثم أنزل عليكم من بعد الغم الآية في سورة آل عمران، وأنه يختم في رمضان ستين ختمة بالليل والنهار. انتهى كلام العلامة ابن حجر. در کنز خفی از عبد العزیز ابن داؤد روایت کرده که وے گفته، ابوحنیفه آزمائش است کسے که اورا دوست دارد، او سنی ست وکسے که با او کینه دارد مبتدع است. واز محدث الرجال یحیی بن معین حکایت کرده قرءت نزد من قرءت حمزه است، وفقه فقه ابی حنیفه، مردم را برین یافته ام. واز ابوعاصم نبیل نقل کرده که امید وارم که هر شب برائے ابوحنیفه ثواب پیغمبری بردارند. واز امام احمد حنبل آورده از ابن المبارک رأيت الحسن بن عمارة آخذا بركاب أبي حنيفة وهو يقول والله ما أدركنا أحدا تكلم في الفقه أبلغ ولا أخبر ولا أحضر جوابا منك فإنك سيد لمن تكلم فيه في وقتك غير مدافع. قال أبو الحسن بن علي الوراق سألت أبا عبد الله محمد بن نصر المروزي سنة ست وستين ومائتين عن أبي حنيفة فقال هو في الفقهاء كقطب الرحى عليه يدور أمر الفقه، وهو فيه بارع إلى

www.maktabah.org

إلى يوم الدين. وقال أبو العباس أحمد بن عمرو بن شريح لو أن القيامة قامت ونادى منادٍ ليقم أفقه الناس لا يقوم إلا أبو حنيفة وأصحابه. وقال أحمد بن حرب الزاهد النيشابوري كان أبو حنيفة في العلماء كالخليفة في الأمراء. وقال سفين الثوري من وقع في أبي حنيفة فانتهوه في أبي بكر وعمر. وقال ابن المبارك ذكر أبو حنيفة بين يدي داود الطائي. فقال هو نور يهتدى به الساري، وعلم يقبله قلوب المؤمنين. وكل علم ليس من علمه فهو بلاء على حامله معه. وقال العلامة السيوطي وروى أبو عبد الله ابن خسرو البلخي في مقدمة مسنده قال وكيع والله كان أبو حنيفة عظيم الأمانة وكان يؤثر رضاء ربه على كل شيء ولو أخذته السيوف في الله لاحتمل. وروي عن الحسن عن النضر بن شميل كان الناس نياما في الفقه حتى أيقظهم أبو حنيفة. وعن عبد الله بن المبارك يقول، قال أبو حنيفة إذا جاء الحديث عن النبي، صلى الله عليه وسلم فعلى الرأس والعين، وإن كان من أصحاب النبي، صلى الله عليه وسلم، لم نخرج من قولهم، وإن كان من التابعين زاحمناهم. وعن إسحق بن بهلول سمعت سفيان بن عيينة أستاذ الشافعي ما مثلت عيني مثل أبي حنيفة. وعن عفان بن مسلم سمعت حماد بن سلمة وذكر أبا حنيفة فقال من أحسن الناس فتوى. وعن الأوزاعي أن أبا حنيفة أعلم الناس بمعضلات الفقه. وعن علي بن عاصم لو وزن عقل أبي حنيفة بعقل نصف أهل الأرض لرجح بهم. وقال نعيم سمعت أبا حنيفة يقول عجبا للناس يقولون إني أفتي بالرأي، ما أفتي إلا بالأثر. وقال ابن خسرو وأنشدنا القاضي الأديب أبو سعيد محمد بن أحمد لنفسه ؎

حسبي من الخيرات ما أعددته … يوم القيامة من رضى الرحمن
دين النبي محمد خير الورى … ثم اعتقادي مذهب النعمان

وعن نوح قال قلت لأبي حنيفة ما تقول فيما أحدث الناس من الكلام في الأعراض والأجسام. فقال مقالات الفلاسفة عليك بالأثر وطريقة السلف وإياك وكل محدث فإنها بدعة. وفي تاريخ ابن خلكان كان أبو حنيفة عالما عاملا

www.maktabah.org

زاهدًا ورعًا تقيًا كثير الخشوع، دائم التضرع إلى الله تعالى. أراد المنصور توليه على القضاء فأبى فحلف عليه ليفعلن. فحلف أبو حنيفة أن لا يفعل فقال للربيع حاجب المنصور، أمير المؤمنين أقدر على كفارة يمينه مني وقال جعفر بن ربيع أقمت على أبي حنيفة خمس سنين، فما رأيت أطول صمتًا منه، وإذا سئل عن الفقه سال كالوادي. وكان أبو حنيفة حسن الوجه ربعة وقيل كان حلو الكيف تعلوه السمرة. وكان ولادته سنة ثمانين للهجرة وتوفي في رجب وقيل في شعبان من خمسين ومائة. وقيل احدى عشر ليلة خلت من جمادى الأولى. قيل توفي اليوم الذي ولد فيه الشافعي. وكانت وفاته ببغداد ودفن بمقبرة الخيزران. وقبره هناك شهير تزار. وصلى عليه ست مرات ولم يقدر على دفنه إلى العصر لكثرة الزحام. وعن سويد بن سعيد المروزي سمعت عبد الله بن المبارك يقول ؎

لقد زان البلاد ومن عليها — إمام المسلمين أبو حنيفة
بآثار وفقه في حديث — كآيات الزبور على الصحيفة
فما في المشرقين له نظير — ولا بالمغربين ولا بكوفة
رأيت العائبين له سفاهًا — خلاف الحق من حجج ضعيفة

قال أبو القاسم الغسان الشرقي ؎

وضع القياس أبو حنيفة كله — فأتى بأوضح حجة وقياس
وبنى على الآثار أس بنائه — فأبنت ما صنعوا على الأساس
والناس متبعون فيها قوله — لما استبان ضياءه للناس
أعني الإمام أبا حنيفة الذي — هو عالم بالشرع والقياس
سبق الأئمة والجميع عياله — فما تحراه بحسن قياس

وقال بعضهم إنه أول من دون علم الشريعة ورتبه أبوابًا، ثم تابعه مالك في ترتيب الموطأ ولم يسبق أبا حنيفة أحد. انتهى كلام العلامة السيوطي. وقال العلامة ابن حجر الصفات التي تميز بها كثيرة. منها أنه رأى جماعة من الصحابة ومنها ما اتفق له من الأصحاب ما لم يتفق لأحد.

قال رجل عند وكيع اخطاء ابو حنيفة نزجره. فقال وكيع من يقول فهو كالانعام بل هم اضل سبيلاً. كيف يخطئ وعنده ائمة الفقه كابي يوسف ومحمد وزفر وائمة الحديث وعددهم، وائمة اللغة وعددهم وائمة الزهد والورع كالفضيل وداؤد الطائي. ومنها انه اول من دون الفقه ورتبه على ماهو عليه اليوم وتبعه مالك، ومن قبله كانوا يعتمدون على حفظهم وهو اول واضع كتاب الفرائض وكتاب الشروط. ومنها انتشار مذهبه في الاقاليم ليس فيها غيره كالهند والسند والروم وماوراء النهر. ومنها انفاقه على نفسه وغيره من العلماء من كسب نفسه ولم يقبل جائزة. ومنها ماتواتر من كثرة عبادته وزهده وكثرة محبته واعتماده. ومنها انه مات مظلوماً محبوساً وروى الخطيب عن بعض ائمة الزهد، يجب على اهل الاسلام ان يدعوا لابي حنيفة في صلاتهم بحفظه عليهم السنة والفقه. وقال مسعر بن كدام، من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله ارجوا ان لا يخاف. قيل له لم تركت رأى اصحابه واخذت برائه قال لصحته، فأتوا باصح منه لارغب منه اليه. قال ابن المبارك رأيت مسعراً في حلقة ابي حنيفة يسأله ويستفيد منه، وقال ما رئيت افقه منه. قال معمر. ما رأيت رجلاً يحسن ان يتكلم في الفقه ويسعه ان يقيس ويشرح الحديث احسن معرفة من ابي حنيفة. وسأل يحيي بن معين هل حدث سفيان عنه، قال نعم كان ثقة وصدوقاً في الفقه والحديث مأموناً على دين الله. قال الذهبي قد تواتر قيامه بالليل وتهجده وتعبده، ومن ثم كان يسمى الوتد من كثرة قيامه بل احيائه القرآن في ركعة ثلثين سنة. قال ابو مطيع ما دخلت الطواف الا رأيت اباحنيفة وسفيان فيه. وقال الفضيل رئيت جماعة من التابعين وغيرهم فما رئيت احسن صلوٰة من ابي حنيفة. وقال الشريك كنت معه سنة، فما رئيته وضع جنبه على الفراش. وقال اسد بن عمر كان بكاء ابي حنيفة يسمع بالليل حتى يترحمه جيرانه. وقال غير واحد انه كان اكرم الناس مجالسة واكثرهم اكراماً ومواساة لاصحابه ولمن جلس اليه قال ابو

www.maktabah.org

یوسف کان ابو حنیفۃ یغتم لمن شکرہ علی شیء اعطاہ ایاہ ویقول اشکر الله فانما هو رزق ساقہ الله الیک وکان یعولنی عشرین سنۃ، ما رایت اجمع الخصال المحمودۃ منہ. وکانوا یقولون ابو حنیفۃ امنیۃ العلم والعمل والسخاء والبذل واخلاق القران. قال ابن المبارک تدمت المدینۃ فسالت عن ازهدا اهلها فقالوا ابو حنیفۃ. وعن هارون الرشید انہ ذکر عندہ یوما فرحم علیہ وقال، کان ینظر بعین عقلہ ما لا ینظر غیرہ بعین راسہ. وقال الحسن بن عمارۃ علی قبرہ کنت لنا خلفا مما مضی، وما ترکت خلفا بعد ان خلفوک فی العلم الذی علمتهم، ولن یخلفوک فی الورع الا بتوفیق الله سبحانہ. وعن فضل بن خالد قال رایت النبی صلی الله علیہ وسلم فقلت یا رسول الله ما تقول فی علم ابی حنیفۃ فقال ذالک یحتاج الناس الیہ. وعن مسدد البصری انہ نام بمکۃ بین الرکن والمقام قبیل الفجر، فرای رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقال ما تقول فی هذا الرجل الذی بالکوفۃ النعمان بن ثابت اخذ من علمہ؛ فقال رسول الله، صلی الله علیہ وسلم خذ من علمہ واعمل بعلمہ فنعم الرجل هو. قال فقمت وکنت اکثر الناس لنعمان وانی استغفر الله مما کان منی. وحکی عن عبد الله ما حاصلہ ان ابا حنیفۃ لم ینفرد بالقول بالقیاس بل علی ذالک فقهاء الامصار. انتهی کلام العلامۃ ابن حجر. بعد ازآں گفتہ کہ جمعے امام ابو حنیفہ را از مرجیہ شمردہ اند وآں خلاف حق است؛ بلکہ غسان مرجی بجہت ترویج مذہب باطل خود نسبت باین چنیں امام جلیل شہیر نمودہ است. ونیز معتزلہ مخالفان خود را مرجیہ مے نامند، ونیز ابو عمرو بن عبد البر کہ از اکابر محدثان است، گفتہ کہ ابو حنیفہ محسود بودہ است وباو منسوب ساختند آنچہ لائق جناب او نبود. وایں دلیل نہایت شان اوست کہ شرکت بزرگانِ گذشتہ بہم ساند. وانہذا سرور دین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ فرمودہ مر علی را کرم الله وجہہ کہ درتو دو گروہ ہلاک گشتہ اند. اول محب مفرط، دوم حاسدان پس از طعن قاصرانِ منقصت باو عائد نشود وقصور در عدالتِ او نرود. امام علی بن المدینی فرمودہ کہ از ابو حنیفہ سفیان ثوری وابن مبارک وحماد بن زید وہشیم ووکیع وعباد بن عوام وجعفر روایت کنند واو ثقہ است وشعبہ درباب او حسن رائے بود. وآنچہ خطیب بغدادی در تاریخ خود بعض از موجبات قدح نقل کردہ

www.maktabah.org

غرض خطیب آن است کہ اکابر از حسد حُسّاد خلاص نیافتہ اند نہ جہت طعن در امام، باآنکہ اسانید آن مشتمل بر مجروحین ومناکیر است، وَ لِہٰذا در مدحِ امام المسلمین فضائل جمیلہ و فضائل جلیلہ چنداں نقل کردہ است کہ دیگراں نکردہ، ودر مسند آوردہ کہ بتواتر پیوستہ است از امام ابن شریح کہ از اکابر اصحاب شافعی است رضی اللہ عنہ کہ او شنید مردے را کہ عیب ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مے کرد۔ ابن شریح گفت: عیب کسے مے کنی کہ سہ رُبع علم او را مسلّم است۔ آں کس پرسید چگونہ باشد؟ گفت بجہت آنکہ علم سوال است وجواب وابوحنیفہ اول کسے ست کہ وضع اسولہ را کردہ است پس نصف باو مسلّم شد، وجواب داد مخالفاں را در نصف جواب باو مخالفت کردند پس سہ رُبع باو مسلّم شد، و رُبع رابع متنازعہ فیہا است؛ مخالفاں دعوائے حقیقت در آں مے نمایند وابوحنیفہ مسلّم مے دارد۔ ونیز در مسند از یزید بن ہارون حکایت نمودہ کہ گفت: ہیچ کس را از ابوحنیفہ اعلم نیافتہ ام۔ ونیز در مسند از شقیق بلخی حکایت کردہ کہ ہمراہ ابوحنیفہ در راہ بودم، مردے او را از دور دید خجل گشتہ ایستاد۔ چوں ابوحنیفہ بداں مطلع شد از حقیقت حال او پرسید، عرض کردہ کہ دہ ہزار درہم از تو قرض بر ذمۂ من است، و زمان امہال تبطویل انجامیدہ و قدرت اداءِ آں ندارم۔ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرمود کہ تمام قرض خود را بتو بخشیدم و ترسے کہ در دل تو راہ یافتہ از من او را عفو کن۔ شقیق گوید کہ دانستم از اں کہ ابوحنیفہ زاہد حقیقی ست۔ ونیز صاحب مسند از صدر ریکے خوارزمی روایت نمودہ کہ وے چنیں انشاء کردہ است ؎

هٰذَا مَذْهَبُ النُّعْمَانِ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ ۞ كَالْقَمَرِ الْوَضَّاحِ خَيْرُ الْكَوَاكِبِ
تَفَقَّهَ فِيْ خَيْرِ الْقُرُوْنِ مَعَ التُّقٰى ۞ فَمَذْهَبُهٗ لَا شَكَّ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

ونیز در جامع مسند گفتہ است کہ امام ابوحنیفہ را غسل دادم، بر جبہۂ مبارک او نوشتہ یافتم يَآ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ وبر دستِ راست او نوشتہ یافتم، اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وبر دستِ چپ او نوشتہ دیدم إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۝ وبر شکم او نوشتہ دیدم يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا ط إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ أَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وچوں بر جنازہ نہادم، آوازے شنیدند از ہاتف کہ گفت ؎

يَا قَائِمَ اللَّيْلِ طُوْلَ الْقِيَامِ ۞ يَا صَائِمَ الْيَوْمِ خَيْرَ الصِّيَامِ
أَبَاحَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَشْرَبُ ۞ مِنْ جَنَّةِ الْخُلْدِ دَارِ السَّلَامِ

www.maktabah.org

و نیز آوردہ اند کہ ابو حنیفہ گفتہ است کہ رب العزۃ را نود و نہ بار در خواب دیدہ ام۔ چوں نوبت صدم دیدم، پرسیدم اے رب عَزَّ شَانُکَ وَعَظُمَ بُرْهَانُکَ بچہ چیز خلائق را از عذاب تو نجات حاصل شود در جواب فرمود، ہر کہ در بیگاہ ایں کلمات بگوید، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَافِعِ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا، سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ در ابراہیم شاہی آوردہ است کہ قطب مظفر قُدِّسَ سِرُّہٗ گوید کہ از حضرت عَلَیْہِ السَّلَامُ شنیدم کہ چوں فرداء قیامت میان نفس و شیطان مخاصمت شود نفس گوید، خداوندا زمین استعداد من مصفا بود۔ شیطان در آں تخم معصیت کاشت، حکم حضرت جبار جل جلالہٗ وارد شود کہ مفتیان مرا ابو حنیفہ و شافعی طلب نمایند تا حکم کنند۔ ابو حنیفہ گوید اَلزَّرْعُ لِمَنْ زَرَعَ یعنی زراعت از زراعت کنندہ است بحکم کند کہ گناہ آدمی بر شیطان تحمیل نمایند۔ امام شافعی گوید وَلِرَبِّ الْاَرْضِ اُجْرَۃُ الْمِثْلِ، یعنی خداوند زمین را اجرت المثل است، حکم حضرت قہار صدور یابد کہ حسنات شیطان را با آدمی عطا فرمایند۔ ھٰذَا اٰخِرُ مَا اَوْرَدَ فِیْ مَنَاقِبِہٖ، وَمَا ھُوَ اِلَّا قَطْرَۃٌ مِّنْ بِحَارِ شَمَائِلِہٖ وَحِسَانِ خَصَائِلِہٖ۔ تَذْیِیْلٌ فِیْ ذِکْرِ بَعْضٍ مِّنْ اَسَاتِذَتِہٖ وَجَمْعٍ مِّنْ تَلَامِذَتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ۔ جامع مسند از خطیب خوارزمی نقل مے کند کہ او از امام ابو حفص کبیر امام المحدثین روایت کردہ کہ اصحاب امام ابو حنیفہ و اصحاب امام شافعی درباب تفضیل مذاہب باہم مناظرہ کردند۔ امام ابو حفص فرمود کہ مشائخ امام شافعی را بشمارند، شمردند، ہشتاد شیخ برآمد گفت مشائخ امام ابو حنیفہ را بشمارند، شمردند، چہار ہزار شیخ بظہور پیوست، علامہ سیوطی گفتہ امام ابو معشر طبری شافعی جزوے تالیف نمودہ در روایت امام ابو حنیفہ از صحابہ، گفتہ کہ امام ابو حنیفہ فرمودہ است، ہفت کس از اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را ملاقات نمودم، انس بن مالک عبد اللہ بن اُنیس عبد اللہ بن جریر، جابر بن عبد اللہ و معقل بن یسار و واثلۃ بن الاسقع، و عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہم۔ و صاحب کنز خفی باسناد خود روایت کردہ از محمد بن سماعۃ از ابو یوسف از ابو حنیفہ و در آں لقاء و سماع ست از عبد اللہ بن جریر صحابی۔ و جمعے از اہل حدیث در صحت ایں روایت توقف دارند چنانچہ دار قطنی شافعی گفتہ کہ لَمْ یَلْقَ اَحَدًا مِّنَ الصَّحَابَۃِ اِلَّا اَنَّہٗ رَاٰی اَنَسًا بِعَیْنِہٖ وَلَمْ یَسْمَعْ مِنْہُ۔ و امام ابن اثیر در جامع الاصول گفتہ کہ چہار کس

www.maktaban.org

از صحابہ در زمانِ ابو حنیفہ بودہ اند کہ لقا و اخذ حدیث از آنہا بثبوت پیوستہ است، اما ابن خسرو بلخی و قاضی مرسانی و صلوانی از حنفیہ و ابو معشر از شافعیہ و ابن نجار صاحب تاریخ وغیرہم روایت اخذ و لقاء از صحابہ ثبت ساختہ اند و جرحے در آں نیاوردہ اند و اللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃِ الحالِ۔ و تفقہ را از امام حماد بن سلیمان کہ از کبار فقہاء بودہ است، گرفتہ است۔ در جامع الاصول گفتہ است کہ کانَ اَعلمَ النّاسِ بِرأیِ اِبراھیمَ النَّخَعیِّ و گفتہ سَمِعَ عَنْ اِبراھیمَ النَّخَعیِّ وَ سَعیدِ ابنِ جُبَیرٍ، رَوی عَنہُ مَنصُورٌ وَ المُغیرۃُ وَ الحَکَمُ وَ شُعبۃُ وَ الثَّوریُّ وَ ماتَ سَنۃَ عِشرینَ وَ مِائۃٍ۔ و استاد امام حماد در فقہ ابراہیم نخعی است۔ در جامع الاصول گفتہ، ھُوَ اَبُو عِمرانَ اِبراھیمُ بنُ یَزیدَ النَّخَعیُّ، اَلفَقیہُ الکُوفیُّ، اَحَدُ الاَئِمّۃِ الاَعلامِ المَشھُورینَ، تابِعیٌّ جَلیلُ القَدرِ رَأی عائِشۃَ وَ لَمْ یَثبُتْ لَہُ مِنھا سَماعٌ۔ وَ سَمِعَ عَلقَمۃَ وَ الاَسوَدَ، رَوی عَنہُ الحَکَمُ وَ مَنصُورٌ وَ الاَعمَشُ، ماتَ سَنۃَ سِتٍّ وَ تِسعینَ وَ لَہُ تِسعٌ وَ اَربَعُونَ وَ قیلَ ثَمانٌ وَ خَمسُونَ، وَ الاَوَّلُ اَصَحُّ۔ و استاد ابراہیم نخعی علقمہ است۔ در جامع الاصول گفتہ ھُوَ عَلقَمۃُ بنُ قَیسِ بنِ مالِکٍ النَّخَعیُّ رَوی عَنْ عُمَرَ وَ ابنِ مَسعُودٍ، رَوی عَنہُ اِبراھیمُ وَ الشَّعبیُّ وَ ابنُ سیرینَ۔ وَ ھُوَ تابِعیٌّ کَبیرٌ، اِشتَھَرَ بِحَدیثِ ابنِ مَسعُودٍ وَ صُحبَتِہِ، ماتَ سَنۃَ اِحدی وَ سِتّینَ۔ و استاد علقمہ عبد اللہ بن مسعود است رضی اللہ عنہ کہ از اکابر صحابہ است و از فحولِ علماء و فقہاء و نجباءِ معتبرین و صاحب فضائل جمیلہ و شمائل جزیلہ و مقامات علیہ و کرامات جلیلہ کہ در کتب احادیث و تواریخ مشروع است۔ در جامع الاصول گفتہ کانَ اِسلامُ عَبدِ اللہِ قَدیماً قَبلَ عُمَرَ، وَ قیلَ کانَ سادِساً وَ ضَمَّہُ النَّبیُّ، صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ سَلَّمَ، اِلی عُمَرَ وَ کانَ مِنْ خَواصِّہِ، وَ قالَ النَّبیُّ، صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ سَلَّمَ، رَضیتُ لِاُمَّتی ما رَضیَ لَھا ابنُ اُمِّ عَبدٍ، یَعنی ابنَ مَسعُودٍ۔ شَھِدَ بَدراً وَ المَشاھِدَ، وَ صَلّی اِلی القِبلَتَینِ، وَ شَھِدَ لَہُ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ سَلَّمَ بِالجَنّۃِ، ماتَ بِالمَدینۃِ سَنۃَ اثنَتَینِ وَ ثَلاثینَ وَ لَہُ بِضعٌ وَ سِتُّونَ سَنۃً، رَوی عَنہُ اَبُو بَکرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثمانُ وَ عَلیٌّ وَ مَنْ بَعدَھُمْ مِنَ الصَّحابۃِ وَ التّابِعینَ۔ و نیز از اساتذہ امام ابو حنیفہ است عطاءِ بن ابی رباح کہ او را سیدَ التابعینَ گفتہ اند، و ابو اسحٰق سُبَیعی و محارب بن دثار و محمد بن المنکدر و نافع مولی ابن عمر و سماک بن حرب چنانکہ امام ابن الاثیر گفتہ است۔ و قالَ

www.maktabah.org

العلامة السيوطي نقلاً عن الحافظ جمال المزي، روى أبو حنيفة رضي الله عنه عن إبراهيم بن محمد المنتشر وإسمعيل بن عبد الملك والحارث بن عبد الرحمن الهمداني والحسن بن عبد الله والحكم بن عيينة وخالد بن علقمة وربيعة بن أبي عبد الرحمن وزبيد اليمامي وزياد بن علاقة وسعيد بن مسروق الثوري وسلمة بن كهيل وشداد بن عبد الرحمن وشيبة بن عبد الرحمن النحوي وهو من أقرانه وطاؤس بن كيسان كما قيل وطريف أبي سفيان السعدي وطلحة بن نافع وعاصم بن كليب وعامر الشعبي وعبد الله بن أبي حبيبة وعبد الله بن دينار وعبد الرحمن بن هرمز الأعرج وعبد العزيز بن رفيع وعبد الكريم بن أبي أمية البصري وعبد الله بن عمير وعدي بن ثابت الأنصاري وعطاء بن أبي رباح وعطاء بن السائب وعتبة بن سعد العوفي وعكرمة مولى بن عباس وعلقمة بن مرثد وعلي بن الأقمر وعلي الرزاز وعمرو بن دينار وعون بن عبد الله وقابوس بن أبي ظبيان والقاسم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود وقتادة بن دعامة وقيس بن مسلم ومحمد بن زبير الحنظلي ومحمد بن السائب الكلبي وأبي جعفر محمد بن علي بن حسين بن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهم ومحمد بن قيس الهمداني والزهري ومحمد بن المنكدر ومخول بن راشد ومسلم البطين ومنصور وموسى بن أبي عائشة ويحيى بن سعيد الأنصاري وكثير سواهم. انتهى. وقد عد جامع المسانيد شيوخ أبي حنيفة رضي الله عنه على حروف المعجم من تطول ذكره، وأذكر طائفة، منهم جعفر الصادق حسن بن حسن البصري وحسن بن حسن بن علي المرتضى وحسن بن محمد بن علي المرتضى وحسن بن سعد مولى علي بن أبي طالب وحميد الطويل وداود بن زياد تلميذ علي المرتضى، وزيد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، وزيد بن أسلم مولى عمر بن الخطاب رضي الله عنه وزيد بن وليد وزياد بن مسيرة مولى ابن عباس وزر بن حبيش وزيد بن الذي أدرك ثمانية عشر صحابياً وسالم بن عبد الله بن عمر وسليمان بن مهران الأعمش وسعيد بن المقبري وسعيد مولى حذيفة وشريح بن هاني

الكوفي وشريح القاضي وطلحة بن مصرف وعبد الرحمن الأعرج وعدي
بن ثابت وعاصم بن كليب وعبد الله بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب
رضي الله وعمرو بن شعيب وعاصم إمام القراء وروى عنه الإمام ودوى هو
عن الإمام وأخذ بقوله وقال جزاك الله يا أبا حنيفة أتيتنا صغيرا وأتيناك
كبيرا وعبد الله بن حسن بن علي بن أبي طالب وعمران مولى ابن مسعود وهشام
بن عروة. انتهى. وناهيك بهؤلاء الأكابر. من كان هؤلاء شيوخه مع ذالك
الإتقان والفهم والدراية كيف يخطئ. وما ذكرت الأشرذمة قليلة منهم
والله أعلم. وها أنا أشرع في بيان حال جماعة من أصحابه وشرذمة من
علماء مذهبه. وقد مر فيما نقلت من كلام العلامة ابن حجر أن الإمام مالكا
من تلامذته وكذا الليث بن سعد فقيه المصر. وقد قال العلامة ابن
الأثير عن يحيى بن بكير ما رأيت أكمل من الليث بن سعد. وقال الشيخ ابن
حجر العسقلاني ثقة مثبت إمام مشهور فقيه مات في شعبان سنة
خمس وسبعين ومائة ومولده سنة أربع وتسعين وكذالك مر أن مسعرا
من تلامذته. قال العسقلاني ثقة مثبت فاضل مات سنة ثمان أو خمس
وخمسين بعد المائة قلت وأكبر أصحاب الإمام أبي حنيفة الإمام أبو يوسف
القاضي. في جامع الأصول هو القاضي أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم صاحب
الإمام أبي حنيفة كوفي سمع أبا إسحق وسليمان بن تيمي ويحيى بن سعيد
الأنصاري والأعمش وهشام بن عروة وعطاء بن محمد بن إسحاق وليث بن
سعد وأبا حنيفة وروى عنه محمد بن الحسن الشيباني وبشير بن الوليد
الكندي وعلي بن جعد وأحمد بن حنبل ويحيى بن معين وأحمد بن منيع وغيرهم
سكن بغداد وولاه الهادي القضاة وبعده الرشيد وهو أول من دعي بقضاء
القضاة في الإسلام. كان إماما عالما حافظا كبير القدر فقيها فاضلا عظيم المحل
في الفقه والحديث وله سنة ثلاث وعشر ومائة، ومات سنة اثنين وثمانين
ومائة. وفي تاريخ الإمام اليافعي قال يحيى بن معين، كان القاضي أبو يوسف
يصلي بعد ما ولي القضاء كل يوم مائتي ركعة. وتولى القضاء لثلث من الخلفاء

www.maktabah.org

المهدي والهادي والرشيد يكرمه. وقال يحيى بن معين سمعته يقول عند
الوفاة كل ما أفتيت به فقد رجعت عنه إلا ما وافق الكتاب والسنة سمع جمعا
من كبار الأئمة وجالس محمد بن أبي ليلى. ثم الإمام الرباني محمد بن الحسن
الشيباني. قال الإمام ابن أثير في جامع الأصول هو أبو عبد الله محمد بن الحسن
بن فرقد الشيباني مولاهم صاحب الإمام أبي حنيفة وإمام أهل الرأي. أصله
دمشقي من قرية تسمى قرية حرستا سمع أبا حنيفة ومسعرا والثوري ومالك
بن مغول وكتب عن مالك بن أنس والأوزاعي وأبي يوسف القاضي سكن بغداد
وحدث بها روى عنه الشافعي وهشام بن عبيد الله الرازي وأبو عبيد القاسم
بن سلام وإسمعيل بن توبة وعلي بن مسلم وغيرهم كان الرشيد ولاه
القضاء فخرج معه إلى خراسان فمات بالري ودفن بها. ولد سنة اثنين وثلاثين
ومائة ونظر في الرأي فغلب عليه وعرف به وتوفي سنة تسع وثمانين ومائة
وهو ابن ثمان وخمسين سنة. وقال محمد ترك أبي ثلاثين ألف درهم فأنفقت
خمسة عشر ألفا على النحو والشعر وخمسة عشر ألفا على الحديث والفقه وأقمت
على باب مالك عشر سنين. وبالغ الشافعي في مدحه والثناء عليه. قال الإمام
الشافعي لما توفي هو والكسائي أي في سنة واحدة، قال الرشيد دفنا الفقه والنحو
بالري. وقال أيضا لقي جماعة من أعلام الأئمة وحضر مجلس أبي حنيفة رضي الله
عنه وتفقه على أبي يوسف ونشر علم أبي حنيفة. وذكر من الدين الجندي. كان
محمد فقيها محققا في الفقه والزهد والتقوى. وله تصنيفات في أنواع العلوم و
صحب الثوري. وقال العمل والعلم من علامات السعادة وبصفة ديانته. ومن
تلامذته الكرخي والطحاوي وأبو حفص الكبير، كان الكسائي القاري النحوي ابن
خالته. انتهى. ومن تلامذته وخلص أصحابه الفاضل زفر بن الهذيل صاحب
الذكاء الوافر والفهم الظاهر، أستاذ الشيخ الكبير الولي الشهير شقيق البلخي. قال
اليافعي مات سنة ثمان وخمسين ومائة. وهو أحد المجتهدين المعول على قولهم
بعد الإمام وصاحبيه. ومنهم فقيه الفقهاء الإمام حسن بن زياد اللؤلؤي.
قال الإمام ابن الأثير الحسن بن زياد أحد أصحاب أبي حنيفة رضي الله عنه

www.maktabah.org

حَدَّثَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَوٰی عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ الْقَاضِیْ وَمُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ
الْكُوْفِیُّ نَزَلَ بَغْدَادَ قَالَ كَتَبْتُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ حَدِیْثٍ كُلُّهَا
یَحْتَاجُ اِلَیْهَا الْفُقَهَاءُ. مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَمِائَتَیْنِ. قَالَ الشَّافِعِیُّ وَهُوَ سَنَةُ وَفَاتِ
الشَّافِعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ الذَّهَبِیُّ كَانَ رَئِیْسًا فِی الْفِقْهِ. وَمِنْهُمْ اِمَامُ ابْنُ الْاِمَامِ
حَمَّادُ بْنُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَوٰی عَنْ اَبِیْهِ. قَالَ الْیَافِعِیُّ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاحِ وَالْخَیْرِ
مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَسَبْعِیْنَ وَمِائَةٍ. قَالَ الْعَلَّامَةُ السُّیُوْطِیُّ فِیْ ذِكْرِ مَنْ رَوٰی عَنْ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ. اِبْرَاهِیْمُ الطَّهْمَانُ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُرَاسَانِیُّ
سَكَنَ نَیْشَاپُوْرَ. قَالَ الشَّیْخُ ابْنُ حَجَرِ ابْنِ الْاِمَامِ ثِقَةٌ مِنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ
ثَمَانٍ وَسِتِّیْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ. وَعَدَّهُ مِنْ شُیُوْخِ السِّتَّةِ. قَالَ السُّیُوْطِیُّ هُوَ الْاَبْیَضُ
بْنُ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَاحِ الْمِنْقَرِیُّ، قُلْتُ هُوَ التَّمِیْمِیُّ مَوْلَاهُمْ. قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ ثِقَةٌ
مِنَ السَّادِسَةِ وَعَدَّهُ مِنْ شُیُوْخِ اَبِیْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیِّ وَالنَّسَائِیِّ. قَالَ السُّیُوْطِیُّ
وَاَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ. قُلْتُ هُوَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ مَوْلَاهُمْ. قَالَ فِیْ تَقْرِیْبِ
التَّهْذِیْبِ ثِقَةٌ ضَعَّفَهُ الثَّوْرِیُّ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ مِائَتَیْنِ وَعَدَّهُ مِنْ
مَشَائِخِ السِّتَّةِ. قَالَ السُّیُوْطِیُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ قُلْتُ هُوَ اِسْحٰقُ
الْمَخْزُوْمِیُّ الْوَاسِطِیُّ، قَالَ الْعَسْقَلَانِیُّ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِیْنَ
بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ وَلَهٗ ثَمَانٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَعَدَّهُ مِنْ شُیُوْخِ السِّتَّةِ. قَالَ
السُّیُوْطِیُّ وَاَسَدُ بْنُ عَمْرٍو النَّخْلِیُّ. قَالَ الذَّهَبِیُّ صَحِبَ الْاِمَامَ اَبَا حَنِیْفَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَتَفَقَّهَ عَلَیْهِ، فَقَدِمَ بَغْدَادَ وَوَلِیَ قَضَاءَ الشَّرْقِیَّةِ. قَالَ النَّسَائِیُّ لَیْسَ
بِالْقَوِیِّ، قَالَ الدَّارَقُطْنِیُّ یُعْتَبَرُ بِهٖ. قَالَ ابْنُ عَدِیٍّ لَمْ اَرَ لَهٗ مُنْكَرًا وَاَرْجُوْ
اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ. وَقَالَ ابْنُ عَمَّادٍ لَا بَاْسَ بِهٖ. وَعَنْ یَحْیٰی لَا بَاْسَ بِهٖ. قَالَ اَحْمَدُ
الصَّدُوْقُ، قَالَ مُرَّةُ صَالِحُ الْحَدِیْثِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ. قَالَ السُّیُوْطِیُّ
وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الصَّیْرَفِیُّ، قُلْتُ كَاَنَّهٗ اِسْمٰعِیْلُ الشَّیْبَانِیُّ الَّذِیْ عَدَّهُ الشَّیْخُ
ابْنُ حَجَرٍ فِیْ مَرْتَبَةِ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَضَعَّفَهُ وَعَدَّهُ مِنْ شُیُوْخِ التِّرْمِذِیِّ. وَاللّٰهُ
سُبْحٰنَهٗ اَعْلَمُ قَالَ السُّیُوْطِیُّ وَاَیُّوْبُ بْنُ هَانِی الْجُعْفِیُّ، قُلْتُ هُوَ كُوْفِیٌّ. قَالَ
الْعَسْقَلَانِیُّ صَدُوْقٌ فِیْهِ لِیْنٌ مِنَ السَّادِسَةِ، وَعَدَّهُ مِنْ شُیُوْخِ التِّرْمِذِیِّ. قَالَ

www.maktabah.org

السيوطي والجارود بن يزيد بن يزيد النيسابوري. قال الذهبي قيل كنيته
أبي الضحاك. قال أبو داود غير ثقة. مات سنة ثلاث ومائتين. وجعفر بن
عون. قلت وهو المخزومي قال في تقريب التهذيب صدوق من التاسعة مات
سنة ست أو سبع ومائتين ومولده عشرون وقيل ثلاثون بعد المائة.
قال السيوطي وحبان بن علي، قلت هو العنزي بفتح العين والنون ثم الزاي
أبو علي الكوفي، قال في تقريب التهذيب ضعيف وله فقه وفضل من الثامنة
مات سنة إحدى واثنين وستين بعد المائة وله سبعون سنة وعده من
شيوخ ابن ماجة. قال الذهبي قال محمد بن عبد الجبار ما رأيت فقيها بالكوفة
أفضل من حبان. وقال ابن معين حبان صدوق مات سنة إحدى وسبعين.
قال السيوطي والحسن بن زياد قلت قال الحسن بن فرات القزاز قلت هو التميمي
الكوفي. قال في تقريب التهذيب صدوق يهم، وعده من شيوخ مسلم والترمذي
قال السيوطي والحسن بن الحسين بن عطية العوفي كان من رؤساء الشيعة. قال
ابن عدي لا يشبه حديثه حديث الثقات، وحفص بن عبد الرحمن البلخي قلت
هو الفقيه النيسابوري قاضيها قال الشيخ ابن حجر صدوق عابد رمي بالإرجاء
من التاسعة، مات سنة تسع وتسعين ومائة، وعده من شيوخ أبي داود
والنسائي وابن ماجة. قال الذهبي تفقه بأبي حنيفة وعنه محمد بن رافع
وسلم بن شبيب وجماعة. قال النسائي صدوق. قيل كان ابن المبارك
يزوره لدينه وتعبده. قال الحكم حفص أفقه أصحاب أبي حنيفة ولي القضاء
ثم ندم وأقبل على العبادة، مات سنة تسع وتسعين ومائة. قال السليماني
وفيه نظر. قال السيوطي وحكام بن سلم الرازي. قلت هو عبد الرحمن الكناني
بنونين. قال العسقلاني ثقة له غرائب، مات سنة تسعين ومائة وعده
من شيوخ الأربعة. وقال السيوطي وأبو مطيع الحكم بن عبد الله البلخي
قلت هو من أكبر تلامذته، روى عنه الفقه الأكبر، مات سنة تسع وتسعين
بعد المائة. كذا في بعض التواريخ. قال الذهبي أبو مطيع البلخي صاحب أبي
حنيفة روى عن ابن عون وهشام وعنه أحمد بن منيع وخلاد الصفار وجماعة.

تفقّه به اهل تلك الديار و كان بصيرًا بالرأي، علامة كبير الشأن ولكنه
واهٍ في ضبط الأثر. انتهى ذكر ما يدل على كمال زهده واستقامته بحيث لا يخاف
في الله لومة لائم. قال السيوطي وحماد بن ابي حنيفة رضي الله عنه. قلت
تقدم ذكره. وحمزة بن حبيب الزيات قلت هو القارئ المعروف احد القراء
السبعة المتواتر قراءتهما المجمع على جلالته وامامته وهو في القراءة تلميذ
عاصم استاذ الكسائي وشيخ سفيان الثوري. قيل كان يختم في كل شهر خمسًا
وعشرين ختمة. قال في تقريب التهذيب مات سنة ست او ثمان وخمسين
بعد المائة. وكان مولده سنة ثمانين. قال الذهبي ولد هو وابو حنيفة
في سنة. قال ابن فضيل ما احسب ان الله يدفع البلاء الا بحمزة. وقد وثقه
ابن معين. وقال النسائي لا بأس به. وقال الساجي صدوق ليس متقنًا. وقد
تقدم ان عاصمًا القارئ ايضًا كان ممن استفاد من الامام ابي حنيفة. و
خارجة بن مصعب السرخسي، قلت كنيته ابو الحجاج، عده العسقلاني من
شيوخ ابن ماجة والترمذي. وضعفه من الثامنة مات سنة ثمان وستين
بعد المائتين. قال الذهبي خارجة بن مصعب الفقيه، وهاه احمد. قال
ابن عدي هو ممن يكتب حديثه وكان له جلالة بخراسان. قال السيوطي
وداؤد بن نصير الطائي، قلت هو داؤد بن نصير بضم النون. ابو سليمان الطائي
الكوفي. قال بعضهم في ذكره فقيه الفقهاء، عالم فائق في الزهد والتقوى ولم
يكن في وقته مثله، وهو تلميذ ابي حنيفة ومعتقد حبيب العجمي، استاذ
معروف الكرخي، اختار الخلوة والعزلة وترك الرئاسة، وكان يكسر
الخبز ويدلكه ويجعله فتيتًا ثم يبلّه بالماء ويشربه ويقول بين شرب
الفتيت واكل الخبز قراءة خمسين آية. فضائله اكثر من ان تحصى. كان امامًا
كبيرًا عارفًا شهيرًا، جليل القدر عظيم المحل في العلم والمعرفة. قال
العسقلاني ثقة فقيه زاهد من الثامنة مات سنة ستين وقيل خمس وستين
ومائة وعده من مشائخ النسائي رحمة الله عليه. قال السيوطي وزفر.
قلت قد مر ذكره. قال وزيد بن الحباب العكلي بضم المهملة وسكون الكاف

www.maktabah.org

أصله من خراسان. وكان بالكوفة ورحل في الحديث فأكثر منه. قال في تقريب التهذيب صدوق. وفي حديث الثوري من التاسعة، مات سنة ثلاث ومائتين. قال الذهبي زيد بن حباب العابد الفقيه صدوق جوال وقد وثقه ابن معين وابن المديني. وقال أبو حاتم صدوق. وقال ابن عدي من أثبات الكوفيين لا يشك في صدقه. قال السيوطي وسابق الرقي. قلت هو سابق بن عبد الله. قال الذهبي روى عن أبي خلف وروى عنه جماعة. قال السيوطي وسعد بن أبي الصلت قاضي شيراز وسعيد أبو الجهيم القابوسي وسعيد بن سلام البصري وسلام بن سالم البلخي وسليمن بن عمرو النخعي وسهل بن مزاحم وشعيب بن إسحق الدمشقي، قلت هو شعيب الأموي مولاهم البصري ثم الدمشقي. قال في تقريب التهذيب ثقة رمي بالإرجاء من كبار التاسعة وعده من مشائخ البخاري ومسلم وأبي داود والنسائي. قال السيوطي والصباح بن محارب قلت هو أيضا التميمي الكوفي نزيل الري قال الشيخ ابن حجر صدوق ربما خالف من الثامنة وعده من شيوخ ابن ماجة. قال السيوطي وصلت بن حجاج وأبو عاصم ضحاك بن مخلد هو أبو عاصم النبيل البصري الشيباني. قال في تقريب التهذيب ثقة ثبت من الثامنة مات سنة اثنتي عشرة أو بعدها ومائة. قال السيوطي وعامر بن الفرات العنزي وعابد بن حبيب، قلت هو أبو أحمد الكوفي ويقال أبو هشام بياع الهروي على تقدير المضاف إليه. قال الشيخ ابن حجر صدوق رمي بالتشيع من التاسعة وعده من شيوخ النسائي وابن ماجة قال السيوطي وعباد بن عوام. قلت أبو سهل الواسطي. قال في تقريب التهذيب ثقة من الثامنة مات سنة خمس وثمانين أو بعدها ومائة وله نحو من سبعين. وقال السيوطي وعبد الله بن مبارك قلت هو عبد الرحمن، عبد الله بن المبارك الحنظلي مولاهم. قال ابن الأثير في جامع الأصول، كان من الربانيين إماما فقيها حافظا زاهدا ورعا جوادا مثبتا. وعن إسمعيل بن عباس ما على وجه الأرض مثل عبد الله بن المبارك ولا أعلم أن الله خلق خصلة من خصال الخير إلا جعلها فيه. قدم بغداد غير مرة وحدث بها، ولد في سنة ثمانية عشر و

وَقِيلَ تِسْعَ عَشَرَ وَمِائَةٍ وَمَاتَ سَنَةَ إِحْدَى وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ . وَفِي تَارِيخِ الْإِمَامِ الْيَافِعِي صَنَّفَ تَصَانِيفَ كَثِيرَةً وَحَدِيثُهُ نَحْوٌ مِنْ عِشْرِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ . قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَطْلَبَ لِلْعِلْمِ مِنْهُ وَقَالَ شُعْبَةُ مَاقَدِمَ عَلَيْنَا مِثْلُهُ . وَقَالَ أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ وَعَنْ شُعَيْبِ بْنِ حَرْبٍ مَالَقِيَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مِثْلَ نَفْسِهِ . وَقَالَ غَيْرُهُ كَانَ لَهُ تِجَارَةٌ وَاسِعَةٌ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى الْفُقَرَاءِ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَكَانَ يَحُجُّ سَنَةً وَيَغْزُوْ سَنَةً وَعَنِ الثَّوْرِيِّ وَدِدْتُ أَنَّ عُمْرِي كُلَّهُ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ ذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي شُيُوخِ السِّتَّةِ . قَالَ مَاتَ وَلَهُ ثَلَاثُوْنَ أَوْ سِتُّوْنَ سَنَةً . رَوٰى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ وَابْنِ وَهْبٍ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ الْمَكِّيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ وَكُلُّ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْعُلَى . وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بَالِغُ الْمَحَبَّةِ بِأَبِي حَنِيفَةَ مَدَّاحًا لَهُ شَدِيدًا عَلَى مَنْ عَادَاهُ عَلَى مَا مَرَّ فِي الْخَاتِمَةِ . قَالَ السُّيُوطِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قُلْتُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِيُّ أَصْلُهُ مِنَ الْبَصْرَةِ وَالْأَهْوَازِ قَالَ الْحِبْرُ الْمُدَقِّقُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ فَاضِلٌ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ نَيِّفًا وَسَبْعِينَ سَنَةً مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ وَقَدْ قَارَبَ الْمِائَةَ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ شُيُوخِ الْبُخَارِيِّ وَقَدْ قَالَ الْعَلَّامَةُ السُّيُوطِيُّ إِذَا حَدَّثَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَاهَنْشَاهْ قَالَ السُّيُوطِيُّ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرْجَانِيُّ ، قُلْتُ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ مَقْبُوْلٌ مِنَ التَّاسِعَةِ . مَاتَ فِي حُدُوْدِ الثَّمَانِينَ وَمِائَةٍ . قَالَ السُّيُوطِيُّ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبِي رَوَّادٍ ، قُلْتُ الرَّوَّادُ بِفَتْحِ الرَّاءِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ . قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوْقٌ يُخْطِئُ وَعَدَّهُ مِنْ شُيُوخِ الْأَرْبَعَةِ . قَالَ السُّيُوطِيُّ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ . قُلْتُ هُوَ أَبُوعُبَيْدَةَ التَّنُّوْرِيُّ الْعَنْبَرِيُّ مَوْلَاهُمُ الْبَصْرِيُّ . قَالَ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ ثَبْتٌ مِنَ الثَّامِنَةِ وَمَاتَ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَمِائَةٍ . قَالَ السُّيُوطِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زُبَيْرٍ الْقُرَشِيُّ . وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّاقِيُّ . قُلْتُ هُوَ أَبُو وَهْبٍ الْأَسَدِيُّ . قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ ثِقَةٌ فَقِيهٌ رُبَّمَا وَهِمَ مِنَ الثَّامِنَةِ . مَاتَ سَنَةَ ثَمَانِينَ بَعْدَ مِائَةٍ وَلَهُ ثَمَانُوْنَ

www.maktaban.org

الأسنة، وعده من شيوخ الستة. قال وعبد الله بن موسى. قلت هو
أبو محمد الكوفي العبسي. قال الشيخ ابن حجر ثقة فقيه ربما وهم من
الثامنة مات سنة ثلاث عشر ومائتين. قال السيوطي وعباس بن محمد و
علي بن ظبيان قلت هو علي بن ظبيان بمعجمة مفتوحة ثم موحدة ساكنة
بن هلال العبسي بالموحدة قاضي بغداد من التاسعة مات سنة اثنين و
تسعين بعد مائة عده العسقلاني من شيوخ ابن ماجة. قال السيوطي و
علي بن عاصم. قلت هو علي بن عاصم التميمي مولاهم الواسطي من التاسعة
مات سنة احد ومائتين وقد جاوز تسعين، عد من شيوخ ابي داود والترمذي
وابن ماجة. قال السيوطي وعلي بن سمير وعمرو بن محمد الناقد وابو قطن
عمرو بن هيثم القطعي. قلت هو من صغار طبقته التاسعة مات على رأس المائتين
في تقريب التهذيب قال السيوطي والفضل بن موسى قلت هو الفضل بن موسى
السيناني بمهملة مكسورة ونونين المروزي. قال العسقلاني ثقة ثبت من
كبار التاسعة مات سنة اثنين وتسعين في ربيع الأول وعد من شيوخ لستة.
قال السيوطي والقاسم بن حكم. قلت هو القاسم العرني بضم المهملة و
فتح الراء بعدها نون. ابو احمد الكوفي قاضي همدان. قال العسقلاني صدوق
فيه لين وعده من شيوخ الستة مات سنة ثمان ومائتين. قال السيوطي
القاسم بن معين، قلت هو القاسم بن معن بفتح الميم وسكون المهملة ابن
عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود الكوفي ابو عبد الله القاضي. قال الحافظ ابن
حجر ثقة فاضل من السابعة مات سنة خمس وسبعين ومائة من شيوخ
ابي داود والنسائي قال العلامة السيوطي وقيس بن ربيع قلت هو ابو محمد
الكوفي مات سنة بضع وستين ومائة. قال العسقلاني صدوق تغير لما كبر
وادخل عليه ابنه ما ليس من حديثه فحدث به من الطبقة السابعة. قال
السيوطي ومحمد بن ابان ومحمد بن نصر العبدي. قلت هو ابو عبد الله الكوفي
قال العسقلاني ثقة حافظ من التاسعة مات سنة ثلاث ومائتين وعد من
شيوخ الستة، قال العسقلاني ومحمد بن الحسن الشيباني قلت تقدم ذكره.

www.maktabah.org

وقال محمد بن خالد الذهبي ومحمد بن عبد الله الانصاري، قلت لعله
ابو مسلمة البصري من الطبقة الثامنة من شيوخ ابن ماجة. قال السيوطي
ومحمد بن فضل ابن عطية قلت هو محمد بن فضل الكوفي نزيل بخارا من الثامنة
ومن شيوخ ابي داؤد وابن ماجة. قال السيوطي ومحمد بن القاسم الاسدي قلت
هو محمد بن القاسم الكوفي. قال في تقريب التهذيب صدوق من السابعة.
قال ومحمد بن مسروق الكوفي ومحمد بن يزيد الواسطي قلت هو ابو سعيد و
ابو يزيد وابو اسحق اصله شامي. قال العسقلاني ثقة ثبت عابد من كبار
التاسعة مات سنة تسعين او قبلها او بعدها ومائة. قال السيوطي ومروان
بن سالم قلت لعله مروان بن سالم الغفاري ابو عبد الله بن الحضرمي من كبار
التاسعة ومن شيوخ ابي داؤد. وقال السيوطي ومصعب بن مقدام والمعافي
بن عمران الموصلي ومكي بن ابراهيم قلت هو ابو السكن التميمي البلخي قال
الحافظ ابن حجر ثقة ثبت من التاسعة مات سنة عشر ومائتين وله تسعون
سنة. قال السيوطي وابو سهل نصر بن عبد الكريم البلخي المعروف بالصقل
ونصر بن عبد الملك العسكري والنضر بن عبد الله الازدي. قلت هو ابو غالب
الكوفي نزيل اصبهان من الطبقة التاسعة. قال السيوطي والنظر بن محمد
المروزي قلت هو ابو محمد وابو عبد الله مولى بني عامر. قال العسقلاني صدوق
ربما وهم من الطبقة الثامنة ومن شيوخ النسائي. قال السيوطي والنعمان
بن عبد السلام قلت هو ابو المنذر الاصبهاني التيمي، قال الحافظ ابن حجر
ثقة عابد فقيه من التاسعة وعد من شيوخ ابي داؤد والنسائي. قال
السيوطي ونوح بن دراج القاضي قلت هو نوح بن دراج النخعي مولاهم ابو
محمد الكوفي من الطبقة الثامنة ومن شيوخ ابن ماجة. قال السيوطي ونوح
بن ابي مريم قلت هو ابو عصمة المروزي القرشي ويعرف بالجامع لجمعه
العلوم لكن ضعفه اهل الحديث من الطبقة السابعة مات سنة ثلاث وسبعين
ومائة. قال السيوطي هريم بن سفين وحوزة بن خليفة، قلت هو ابو الاشهب
الثقفي البكري البصري الاصم نزيل بغداد. قال الحافظ ابن حجر صدوق من

www.maktabah.org

التاسعة وعد من شيوخ ابن ماجة مات سنة ست عشرة ومائتين قال
السيوطي والهياج قلت هو الهياج بن بسطام التميمي البرجمي بضم الموحدة و
الجيم بينهما راء ساكنة ابو خالد السهروي من الطبقة السابعة مات سنة سبع
وسبعين ومائة. قال السيوطي ووكيع بن جراح قلت قال الامام ابن الاثير في جامع
الاصول ابو سفيان وكيع بن جراح ابن مليح ابن عدي الرواسي الكوفي من قيس
غيلان وقيل اصله قرية من قرى النيشابور سمع اسماعيل بن ابي خالد وهشام
بن عروة وسليمان الاعمش وابن جريج والاوزاعي وشعبة روى عنه ابن المبارك
وقتيبة بن سعيد واحمد بن حنبل ويحيى بن معين وعلي بن المديني وخلق
كثير سواهم قدم بغداد وحدث بها وهو من مشائخ الحديث الثقات المعول
بحديثهم المرجوع الى قولهم كبير القدر قال يحيى بن معين ما رأيت افضل
من وكيع وكان يفتي بقول ابي حنيفة وكان قد سمع منه شيئا كثيرا. ولد سنة
تسع وقيل ثمان وعشرين ومائة ومات سنة سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء
وعده العسقلاني من مشائخ الستة وقال ثقة حافظ عابد من كبار التاسعة.
وفي الكرماني في شرح البخاري قال احمد بن حنبل ما رأيت اوعى للعلم ولا احفظ
من وكيع. وقال يحيى بن اكثم كان يصوم الدهر ويختم القران كل ليلة ويفتي
بقول ابي حنيفة. انتهى. قال السيوطي ويحيى بن ابي ايوب المصري ويحيى بن نصر
بن صاحب ويحيى بن يمان ويزيد بن ذريع. قلت هو ابو معاذة البصري. قال في
تقريب التهذيب ثقة ثبت من الثامنة مات سنة اثنين وثمانين ومائة و
عد من مشائخ الستة. قال ويزيد بن هارون قلت هو ابو خالد الواسطي السلمي
مولاهم. قال الحافظ ابن حجر ثقة متقن عابد من التاسعة مات سنة ست
ومائتين وقد قارب التسعين وفي جامع الاصول روى عنه احمد بن حنبل و
علي بن المديني وابو بكر بن ابي شيبة واحمد بن منيع والحسن بن عرفة وغيرهم
قدم بغداد وحدث بها ولد سنة ثماني عشرة ومائة. قال ابن المديني لم ار
احدا احفظ من ابن الهارون، كان عالما بالحديث حافظا ثقة عابدا عالما زاهدا
قال الزعفراني ما رأيت احدا قط خيرا من يزيد بن هرون. قال السيوطي ويونس

بن بكير الشيباني قلت هو أبو بكر الجمال الكوفي من التاسعة مات سنة تسع وتسعين ومائة وهو من شيوخ البخاري ومسلم والترمذي وابن ماجة. قال السيوطي وأبو إسحاق الفزاري قلت هو إبراهيم بن محمد بن الحارث الإمام قال الحافظ ابن حجر ثقة حافظ له تصانيف من الثامنة مات سنة خمس وثمانين ومائة وقيل بعدها. قال السيوطي وأبو حمزة اليشكري. قلت هو محمد بن ميمون المروزي. قال ابن حجر ثقة فاضل من السابعة مات سنة سبع أو ثمان وستين ومائة وعد من شيوخ ابن ماجة. قال السيوطي وأبو صغير الصغاني وأبو شهاب الحناط الكبير واسمه موسى بن نافع الأسدي ويقال الهذلي. قال في تقريب التهذيب صدوق من السادسة وعد من شيوخ البخاري ومسلم والنسائي قال السيوطي وأبو مقاتل السمرقندي قلت قال الحافظ ابن حجر مقبول من الثامنة وعد من شيوخ الترمذي قال السيوطي القاضي أبو يوسف قلت هو الإمام فقيه الفقهاء وقدوة العلماء يعقوب بن إبراهيم أبو يوسف القاضي تقدم ذكره أولا. انتهى كلام السيوطي ولا يخفى أن ما ذكره السيوطي شرذمة من أصحابه وها أنا أذكر جمعا من معتمدي أصحابه. قال العلامة ابن حجر في رسالته المسماة بخيرات الحسان إن من أصحاب أبي حنيفة عبد الرزاق. قلت ذكر في جامع الأصول هو أبو بكر عبد الرزاق بن نافع بن حميري مولاهم صنعاني من اليمن وهو أحد المشهورين المكثرين بالرواية صاحب تأليفات كثيرة وكانت الرحلة إليه من أقطار الأرض سمع معمرا والثوري وغيرهما، روى عنه أحمد بن حنبل ويحيى بن معين وأحمد بن منصور وغيرهم ولد سنة ست وعشرين ومائة ومات سنة احدى عشرة ومائتين. قال الحافظ ابن حجر هو من الطبقة التاسعة مات وله خمس وثمانون سنة. ومنهم يحيى بن زكريا بن أبي زائدة على ما في مسند الإمام أبي حنيفة عده العسقلاني من شيوخ الستة وقال متقن من كبار التاسعة مات سنة ثلاث أو أربع وثمانين ومائة. قال الإمام الشافعي في اثنين وثمانين ومائة على الأصح. توفي عالم أهل الكوفة يحيى بن زكريا بن أبي زائدة الحافظ عاش ثلاثا وستين سنة.

قال ابن المديني انتهى العلم اليه في زمانه وكان يعد الثوري اثبت منه ذكره الجزري في طبقات القراء من رواة حمزة ومنهم ابو يحيى الحماني وهو عبد الحميد بن عبد الرحمن ابو يحيى الكوفي ثقة شهير من الطبقة التاسعة ومات سنة اثنتين ومائتين وعده العسقلاني من شيوخ البخاري ومسلم وابي داود والترمذي وابن ماجة ـ ومنهم ابو داود الطيالسي على ما رواه الامام ابو معشر باسناده عن ابي داود الطيالسي عن ابي حنيفة قال ولدت سنة ثمانين نقدم عبد الله بن انيس الكوفي سنة اربع وتسعين سمعته وانا ابن عشرة سنة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حبك الشيئ يعمي ويصم وابو داود هذا هو سليمان بن داود بن جارود الطيالسي البصري ـ قال الحافظ ابن حجر ثقة حافظ من التاسعة مات سنة اربع ومائتين وهو من شيوخ البخاري ومسلم وغيرهما ومن جملة رواته ايضا امام الجرح والتعديل الحافظ الناقد عظيم القدر كبير المنزلة امام الائمة الاعلام يحيى بن معين على ما روى ابو معشر باسناده عن يحيى بن معين عن ابي حنيفة انه سمع عائشة بنت عجرد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثر جند الله في الارض الجراد لا اكله ولا احرمه قال الحافظ ابن حجر يحيى بن معين الغطفاني مولاهم ابو زكريا البغدادي ثقة حافظ امام الجرح والتعديل من العاشر ثلث مات بالمدينة وغسل على الاعواد غسل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كتبت بيدي هذه ستمائة الف حديث ـ قال الامام الشافعي روى عنه كبار الائمة منهم المسلم والبخاري وابو داود ـ ومن تابعي الامام ابي حنيفة ومقتفي اثاره الامام يحيى بن سعيد القطان ويدل على ما رواه الخطيب عن يحيى بن معين قال سمعت يحيى بن سعيد القطان يقول ما سمعنا احسن من رأي ابي حنيفة وقد اخذنا اكثر اقواله ـ قال يحيى بن معين وكان يحيى بن سعيد يذهب في الفتوى الى قول الكوفيين ويختار قول ابي حنيفة من اقوالهم ويتبع رأيه من بين اصحابه قال الامام ابن الاثير في جامع الاصول روى عن يحيى بن سعيد القطان عبد الرحمن بن مهدي وعفان بن مسلم وعلي بن المديني ومسدد واحمد بن

www.maktabah.org

حنبل و يحيى بن معين و محمد بن المثنى و غيرهم قدم بغداد و حدث بها
وهو امام كبير ثقة حافظ عالم عارف بالحديث مشهور مكثر ولد سنة عشرين
ومائة ومات في صفر سنة ثمان وتسعين ومائة. قال احمد بن حنبل لم
ير عيني مثل يحيى بن سعيد. وقال ابراهيم بن محمد التيمي ما رأيت عالما
بالرجال من يحيى بن سعيد القطان. قال العلامة ابن حجر سئل ابن معين
هل روى صفوان عنه قال نعم. وحكى عن ابي يوسف سفيان الثوري اشد
متابعة مني لابي حنيفة. قلت ظهر من هذا ان سفيان الثوري من اصحاب
ابي حنيفة ومن اخذ العلم منه. قال ابن حجر العلامة قال الثوري لما
قيل جئت من عند ابي حنيفة، لقد جئت من عند افقه اهل الارض. وقال
ايضا ان الذي يخالفه يحتاج الى ان يكون اعلى منه قدرا واوفر علما وبعيد
ما يوجد ذالك ولما حج كان يقدمه ويمشي خلفه ولا يجيب اذا سئل حتى يكون
ابو حنيفة هو المجيب انتهى. فما حكاه بعض المؤرخين لا يعبأ به، لعل من وضع
الحاسدين له. قال في جامع الاصول في ذكر سفيان هو ابو عبد الله سفيان بن
سعيد بن مسروق الثوري الكوفي، امام المسلمين وحجة الله على خلقه اجمعين
في رتبة من العلم والاجتهاد والحديث والزهد والورع والفقه واليه
المنتهى في علم الحديث وغيره من العلوم وهو احد الائمة المجتهدين و
احد اقطاب الاسلام واركان الدين ولد في ايام سليمان بن عبد الملك سنة
سبع وتسعين ومات بالبصرة سنة احدى وستين ومائة في خلافة المهدي
روى عنه معمر والاوزاعي وابن جريج وشعبة وابن عيينة وفضيل بن عياض
ويحيى القطان ووكيع وابن المبارك وغيرهم وسمع ابا اسحق وعمرو بن مرة
ومنصورا وغيرهم. وقد مر غير مرة ان الامام مالك بن انس من تلامذة
الامام ابي حنيفة رضي الله عنه. قال الامام ابن الاثير وهو ابو عبد الله مالك
بن انس بن مالك بن ابي عامر من بني حمير بن سباء الاكبر ثم من بني يشجب
بن قحطان وفي نسبه خلاف غير هذا ولد سنة خمس وتسعين ومات بالمدينة
سنة تسع وسبعين ومائة وله اربع وثمانون سنة. قال الواقدي مات

www.maktabah.org

وَلَهُ تِسْعُوْنَ سَنَةً وَلَهُ وَلَدٌ اِسْمُهُ يَحْيٰى وَلَا يُعْلَمُ لَهُ غَيْرُهُ وَهُوَ اِمَامُ الْحِجَازِ
بَلِ النَّاسِ فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَكَفَاهُ فَخْرًا اَنَّ الشَّافِعِيَّ مِنْ اَصْحَابِهٖ۔ اَخَذَ الْعِلْمَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَنَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَسَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَخَلْقٍ
كَثِيْرٍ سِوَاهُمْ وَاَخَذَ الْعِلْمَ عَنْهُ خَلْقٌ كَثِيْرٌ لَا يُحْصَوْنَ كَثْرَةً وَهُمْ اَئِمَّةُ
الْبِلَادِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ وَاَبُوْ هِشَامِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَ
عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عِيْسٰى وَهٰؤُلَاءِ نُظَرَاءُهٗ وَاَصْحَابُهٗ وَمَعِيْنُ بْنُ
عِيْسٰى وَيَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ وَاَصْبَغُ
وَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ مِمَّنْ لَا يُحْصٰى عَدَدُهٗ۔ وَهٰؤُلَاءِ مَشَائِخُ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَاَبِيْ
دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ
قَالَ مَالِكٌ قَلَّ مَنْ كَتَبْتُ عَنْهُ الْعِلْمَ مَا مَاتَ حَتّٰى يَجِيْئَنِيْ وَيَسْتَفْتِيَنِيْ۔ وَكَانَ
مَالِكٌ بَالِغًا فِيْ تَعْظِيْمِ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ حَتّٰى كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُحَدِّثَ تَوَضَّأَ وَ
جَلَسَ عَلٰى صَدْرِ فِرَاشِهٖ وَسَرَّحَ لِحْيَتَهٗ وَاسْتَعْمَلَ الطِّيْبَ وَتَمَكَّنَ مِنَ الْجُلُوْسِ
عَلٰى وَقَارٍ وَهَيْبَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذَالِكَ فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ اُعَظِّمَ حَدِيْثَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ قَطَّانٍ مَا فِي الْقَوْمِ اَصَحُّ حَدِيْثًا
مِنْ مَالِكٍ۔ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِذَا ذُكِرَ الْعُلَمَاءُ فَمَالِكٌ النَّجْمُ۔ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَاَيْتُ
عَلٰى بَابِ مَالِكٍ كُرَاعًا مِنْ اَفْرَاسِ خُرَاسَانَ وَبِغَالِ مِصْرَ مَا رَاَيْتُ اَحْسَنَ مِنْهُ فَقُلْتُ
لَهٗ مَا اَحْسَنَهٗ۔ فَقَالَ هُوَ هَدِيَّةٌ مِنِّيْ اِلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ دَعْ لِنَفْسِكَ
مِنْهَا دَابَّةً تَرْكَبُهَا۔ فَقَالَ اَنَا اَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ اَطَأَ تُرْبَةً فِيْهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَافِرِ دَابَّةٍ۔ وَكَمْ مِثْلُ هٰذِهِ الْمَنَاقِبِ لِهٰذَا الطَّوْدِ
الْاَشَمِّ وَالْبَحْرِ الذَّاخِرِ۔ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ عَنِ الْاِمَامِ الْبُخَارِيِّ اَصَحُّ الْاَسَانِيْدِ
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِيْنَ وَكَانَ مَوْلِدُهٗ
سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِيْنَ۔ وَذَكَرَهُ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِيُّ فِيْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ قَالَ رَوٰى
عَنْ نَافِعٍ وَرَوٰى عَنْهُ الْاَوْزَاعِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْحُلْوَانِيُّ۔ وَمِنْ جُمْلَةِ اَصْحَابِ
الْاِمَامِ الشَّيْخُ الزَّاهِدُ الْفَقِيْهُ ابْنُ اَيُّوْبَ الْعَامِرِيُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْبَلْخِيُّ الْحَنَفِيُّ قَالَ

www.maktabah.org

الذهبي خلف بن أيوب أبو سعيد البلخي أحد فقهاء الإسلام ببلخ. روى عن عوف ومعمر وجماعة، عنه أحمد وأبو كريب وخلف. قال ابن حبان في الثقات. وقال ابن معين ضعيف. قلت وكان ذا علم وعمل وتأله. مات سنة خمس ومائتين على الصحيح وروى عنه جماعة. انتهى. وقال بعضهم إنه رأى أبا حنيفة وتلمذ على أبي يوسف وقال هو إمام فقيه فائق في البلاد في الديانة والصلاح والتقوى وصحب الثوري أيضاً وعده في تقريب التهذيب من شيوخ الترمذي وقال من التاسعة مات سنة خمس عشرة بعد المائتين وفي كنز الخفي أن خلف بن أيوب كان من كبراء العلماء العاملين بالعلم بلغ من الزهد والورع مبلغاً قصر عنه أحزابه وأمثاله. وكان لا يخاف في الله لومة لائم. قيل قام إبراهيم بن يوسف يوماً من المجلس ودخل مسكنه فانتصبت امرأة بين يديه فقال لها تكلمي بحاجتك. فقالت ألستم تروون أن النظر في وجه العالم عبادة. فبكى إبراهيم حتى صفت العبرة. فقال غلطت أولئك الذين أصبحوا في أطباق الثرى منذ كذا. وإن أردت فهذا ان قبر خلف بن أيوب وشقيق بن إبراهيم. ثم ذكر من كرامات خلف ما يطول ذكره. ومن جملة رواة الإمام الأعظم حماد بن زيد على ما مر. قال العسقلاني حماد بن زيد بن درهم الأزدي الجهضمي أبو إسماعيل البصري ثقة ثبت فقيه. قيل إنه كان ضريراً ولعله طرأ عليه لأنه صح أنه كان يكتب من كبار التاسعة. مات سنة تسع وسبعين ومائة وله إحدى وثمانون سنة وعده من مشائخ الستة. وفي جامع الأصول حماد بن زيد أحد الأعلام الأثبات روى عنه ابن المبارك ويحيى بن سعيد بن مهدي مات سنة تسع وسبعين ومائة ومن رواته إسماعيل بن عياش على ما رواه أبو معشر بإسناده. وهو من شيوخ أبي داؤد والنسائي والترمذي وابن ماجة وحكى الإمام عبد العظيم المنذري عن ابن معين أنه ثقة. قال الحافظ ابن حجر من الثامنة، مات سنة إحدى أو اثنتين وثمانين بعد مائة وله تسع وتسعون سنة. ومن أصحاب الإمام الكبير وولي الشهير ذي المناقب العلية والمقامات الجلية إبراهيم بن أدهم رضي الله عنه. حكي أنه كان يحضر مجلس

www.maktabah.org

أَبِي حَنِيفَةَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ بِنَظَرِ الْحَقَارَةِ فَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يُعَظِّمُهُ وَيَقُولُ
يَا سَيِّدَنَا إِبْرَاهِيمُ. وَعَدَّهُ الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَةِ الْأُولَى
مِنْ مَشَائِخِ الصُّوفِيَّةِ وَفَضَائِلُهُ وَمَنَاقِبُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصٰى. مَاتَ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْنِ
وَسِتِّينَ بَعْدَ الْمِائَةِ بِالشَّامِ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْجَلِيلُ وَالْإِمَامُ النَّبِيلُ أَبُو عَلِيٍّ
فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ الْخُرَاسَانِيُّ وَلَهُ مَقَامَاتٌ وَكَرَامَاتٌ سَنِيَّةٌ مَشْرُوحَةٌ فِي
الْكُتُبِ. وَبَدَأَ الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِنَ الطَّبَقَةِ الْأُولٰى مِنْ أَكَابِرِ الصُّوفِيَّةِ
بِذِكْرِهِ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَمَّاسٍ سَمِعْتُ سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ يَقُولُ وُلِدْتُ بِأَبِي
وَرْدٍ. وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ بُخَارِيُّ الْأَصْلِ مَاتَ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ سَبْعٍ
وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ وَقِيلَ قَبْلَهَا. وَمِنْهُمْ قُطْبُ الْأَوْلِيَاءِ وَقُدْوَةُ الْأَتْقِيَاءِ
الْمَحْبُوبُ الصَّمَدَانِيُّ أَبُو يَزِيدَ الْبِسْطَامِيُّ عَلٰى مَا ذُكِرَ فِي تَارِيخِ مُشَاهَدَةِ الْأَصْفِيَاءِ
لِإِخْوَانِ الْعِلْمِ وَالصَّفَاءِ حِكَايَةً عَنْ بَعْضِهِمْ مَاتَ أَبُو يَزِيدَ سَنَةَ إِحْدٰى وَسِتِّينَ
وَمِائَتَيْنِ. وَسَمِعْتُ حُسَيْنَ بْنَ يَحْيٰى أَنَّهُ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ وَاللّٰهُ
أَعْلَمُ. وَمِنْهُمْ شَقِيقٌ الْبَلْخِيُّ وَمِنْهُمْ شَقِيقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ مِنْ
أَهْلِ بَلْخَ حَسَنُ الْجَرْيِ عَلٰى سَبِيلِ التَّوَكُّلِ وَحُسْنِ الْكَلَامِ فِيهِ وَهُوَ مِنْ مَشَاهِيرِ
خُرَاسَانَ وَأَظُنُّهُ أَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ بِعُلُومِ الْأَحْوَالِ بِكُوَرِ خُرَاسَانَ. كَانَ أُسْتَاذَ حَاتِمٍ
الْأَصَمِّ، صَحِبَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَدْهَمَ وَأَخَذَ عَنْهُ الطَّرِيقَةَ. اِنْتَهٰى. قُلْتُ هُوَ
تِلْمِيذُ زُفَرَ وَقَدْ صَحِبَ أَبَا حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا. وَمِنْهُمْ تِلْمِيذُ الْإِمَامِ
الْأَعْظَمِ بِالْوَاسِطَةِ الْإِمَامُ الْهُمَامُ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْأَنَامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ
الْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ صَاحِبُ نَوَادِرِ الْأُصُولِ وَالْمَقَامَاتِ الْعَلِيَّةِ وَالْكَرَامَاتِ الْجَلِيَّةِ
مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ الشَّيْخُ السُّلَمِيُّ لَقِيَ أَبَا تُرَابٍ النَّخْشَبِيَّ
وَصَحِبَ يَحْيٰى بْنَ جَلَاءٍ وَأَحْمَدَ خِضْرَوَيْهِ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ مَشَائِخِ خُرَاسَانَ وَصَاحِبُ
التَّصَانِيفِ الْمَشْهُورَةِ وَكَتَبَ الْحَدِيثَ الْكَثِيرَ. قُلْتُ هُوَ يَرْوِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ الْحَسَنِ. وَمِنْهُمْ بِالْوَاسِطَةِ فِيمَا أَظُنُّ أَبُو حَمْزَةَ الْبَغْدَادِيُّ. قَالَ الشَّيْخُ
السُّلَمِيُّ صَحِبَ السَّرِيَّ السَّقَطِيَّ وَكَانَ مِنْ رُفَقَاءِ أَبِي تُرَابٍ النَّخْشَبِيِّ فِي أَسْفَارِهِ وَ
هُوَ مِنْ أَوْلَادِ عِيسٰى بْنِ أَبَانَ وَصَحِبَ أَيْضًا بِشْرًا. تُوُفِّيَ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَثَمَانِينَ بَعْدَ

www.maktabah.org

أَلْبَاتَيْنِ انتهى. قُلْتُ عِيسَى بْنُ أَبَانَ مِنْ أَعْيَانِ فُقَهَاءِ أَبِي حَنِيفَةَ، قَالَ مَاتَ قَبْلَ جُنَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

تَتْمِيمٌ فِي ذِكْرِ جَمْعٍ مِنْ أَئِمَّةِ مَذْهَبِهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ وَالْعُلَمَاءِ

الْمُعْتَمَدِيْنَ فَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الْفَقِيهُ الْمُحَدِّثُ الْقَارِي أَبُو يَعْلٰى مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي الْبُخَارِيُّ نَزِيلُ بَغْدَادَ وَعَدَّهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ مِنْ شُيُوخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ ثِقَةٌ سُنِّيٌّ فَقِيهٌ طُلِبَ الْقَضَاءَ فَامْتَنَعَ، مِنَ الْعَاشِرَةِ. مَاتَ سَنَةَ إِحْدٰى عَشَرَةَ وَمِائَتَيْنِ وَذَكَرَهُ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِيُّ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ وَقَالَ إِنَّ مُعَلَّى بْنَ مَنْصُورٍ الْفَقِيهَ الْحَنَفِيَّ ثِقَةٌ مَشْهُورٌ رَوَى الْقِرَاءَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي يُوسُفَ وَحَدَّثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ. رَوَى الْقِرَاءَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ وَسَمِعَ مِنْهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَأَبُو بَكْرِ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْعِجْلِيُّ ثِقَةٌ نَبِيلٌ صَاحِبُ السُّنَّةِ طَلَبُوهُ عَلَى الْقَضَاءِ غَيْرَ مَرَّةٍ. قُلْتُ كُتُبُ الْحَدِيثِ بِرِوَايَةِ مُعَلّٰى عَنْ أَبِي يُوسُفَ مَشْحُونَةٌ. وَمِنْهُمَا ابْنُهُ يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ أَبُو عَوَانَةَ الرَّازِيُّ نَزِيلُ بَغْدَادَ وَعَدَّهُ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي شُيُوخِ ابْنِ مَاجَةَ وَقَالَ صَدُوقٌ صَاحِبُ حَدِيثٍ مِنَ الْحَادِي عَشَرَ. وَمِنْهُمْ بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ تِلْمِيذُ الْإِمَامِ أَبِي يُوسُفَ رَوَى عَنْهُ الْبَغَوِيُّ أَبُو يَعْلٰى وَحَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ. قَالَ الذَّهَبِيُّ تَفَقَّهَ بِأَبِي يُوسُفَ، كَانَ وَاسِعَ الْفِقْهِ مُتَعَبِّدًا، وِرْدُهُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مِائَتَا رَكْعَةٍ كَانَ يَلْزَمُهَا بَعْدَ مَا فُلِجَ وَشَاخَ. قَالَ صَالِحٌ صَدُوقٌ وَلٰكِنَّهُ لَا يَعْقِلُ. وَعَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ ثِقَةٌ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِيْنَ ابْنُ مَاجَةَ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ. مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَمَانِيْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ. قَالَ ابْنُ حَجَرٍ هُوَ مِنَ الْفُقَهَاءِ الْحَنَفِيَّةِ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ. قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ سَمَاعَةَ الرِّفَاعِيُّ الْكُوفِيُّ. وَلِيَ الْقَضَاءَ بِبَغْدَادَ وَرَوٰى عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ رَوٰى عَنْهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ. رِفَاعَةُ بِكَسْرِ الرَّاءِ وَتَخْفِيفِ الْفَاءِ وَالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَسَمَاعَةُ بِفَتْحِ السِّيْنِ وَتَخْفِيفِ

www.maktabah.org

المبيع. هذا. ولكن ذكر الحافظ ابن حجر. محمد بن سماعة عبد الله بن هلال التميمي الكوفي القاضي الحنفي صدوق من العاشرة. مات سنة ثلاث و ثلاثين بعد المائتين وقد جاوز المائة. قلت هو تلميذ الامام الحسن بن زياد اللؤلؤي. ومنهم الحارث بن مرة ابو مرة الحنفي اليمامي ثم البصري قال ابن حجر صدوق من التاسعة. قال ابن اثير روى عن اسمعيل بن هشام الحنفي. ومنهم الامام العالم الصالح الفقيه محمد بن شجاع فقيه العراق تلميذ الامام الحسن بن زياد. قال الامام الشافعي مات سنة ست و ستين و مائتين. وقال الحافظ ابن حجر من الحادي عشر مات وله خمس و ثمانون سنة وعده العلامة الجزري في طبقات القراء. وقال محمد بن شجاع ابو عبد الله البلخي البغدادي الفقيه الحنفي عالم صالح مشهور كان ينال من احمد و ينقص الشافعي و لما حضرته الوفات رجع عن ذالك كله وذكر ما تبهم و مات يوم عرفة وهو ساجد في اخر سجدة من صلوة العصر سنة اربع و ستين و مائتين وقيل سنة ست و ستين في عاشر ذي الحجة. ومنهم الامام الطحاوي. قال الامام ابن الاثير هو ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الازدي الطحاوي. اليه انتهت رياسة ابي حنيفة بالمصر. اخذ العلم عن جعفر بن عمران و ابي حازم عبد الحميد بن عبد العزيز، كان شافعيا يتفقه على المزني فانتقل منه الى جعفر بن عمران و بلغ الغاية في العلم و صنف الكتب ولد سنة ثمان و ثلاثين و مائتين و مات سنة احدى و عشرين و ثلاث مائة. قال الامام الشافعي صنف كتبا مفيدة. منها احكام القران و اختلاف العلماء و معاني الاثار و الشروط وله تاريخ كبير و غير ذالك و نسبته الى قرية بصعيد مصر. قال الجزري اخذ الطحاوي مذهب ابي حنيفة عن محمد بن سنان عن عيسى الشيرازي وهو عن محمد بن الحسن الشيباني. اخذ القراءة عن موسى بن عيسى وهو عن خلف وهو عن يحيى وهو عن حمزة فيما اظن الشيخ الطحاوي و غيره جعفر بن عمران. قال العسقلاني هو جعفر بن محمد بن عمران التغلبي الكوفي قد ينسب الى جده صدوق من الحادي عشر، عده من

www.maktabah.org

شيوخ النسائي وابن ماجة ومنهم شيخ الطحاوي وغيره أبو حازم عبد الحميد بن عبد العزيز الحنفي. قال الإمام الشافعي قاضي القضاة له أخبار ومحاسن مات سنة خمس وتسعين ومائتين ومنهم الإمام أبو عصمة عصام بن يوسف البلخي شيخ الحنفية. قال أبو مطيع لو كان العصام في زمن الفاروق لشاوره مات سنة خمس عشرة ومائتين عن أربعة وثمانين ومنهم إمام أئمة الهدى، فقيه الفقهاء، عمدة المحدثين الشيخ الشهير أبو حفص الكبير البخاري وشيخ ما وراء النهر، تلميذ الإمام الرباني محمد بن حسن الشيباني، مات سنة سبع عشرة بعد المائتين من سبع وستين ببخارا وتخطئة الإمام البخاري في مسئلة رضاع الصبي من ثدي غيرا لادمي وإخراج البخاري من أجل ذالك معروف في الكتب ومنهم القاضي بكار بن قتيبة شيخ الطحاوي وغيره. قال الإمام الشافعي كان من البكائين العالمين لكتاب الله تعالى، بقي مسجونا مدة سنين وكان يحدث في السجن مات سنة سبعين ومائتين. ومنهم عبد الله بن البارق الحنفي الكوفي شيخ أبي عبد الله الكوفي من شيوخ الترمذي من الثامنة كذا في تقريب التهذيب. ومنهم عمدة المحدثين القدوة الحافظ القاضي أبو العباس أحمد بن محمد بن عيسى البرتي الفقيه الحافظ صاحب المسند. قال الإمام الشافعي كان بصيرا بالفقه عارفا بالحديث وعدة زاهد الكبير القدر من أعيان الحنفية مات سنة ثمانين ومائتين. ومنهم الشيخ العالم الحكم بن المعبد الخزاعي الفقيه الأصفهاني. قال الإمام اليافعي كان من كبار الحنفية وثقاتهم. مات سنة خمس وتسعين ومائتين والبرتي نسبة إلى البرت وهو بيت كبير من خوارزم، انتقلوا إلى بخارى وبرق أصله بره. كذا في الأنساب ومنهم أبو الحسن علي بن موسى القمي صاحب أحكام القرآن وإمام الحنفية تلميذ محمد بن شجاع و شيخ أحمد بن سعدون كذا في الأنساب السمعاني مات سنة خمس وثلاث مائة. ومنهم القاضي إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة رضي الله عنه. قال الإمام اليافعي كان موصوفا بالزهد والعبادة والعدل في الأحكام ولي

www.maktabah.org

القضاء ببغداد ثم ببصرة مات سنة اثنی عشر ومائتين قال العسقلاني
من الطبقة التاسعة، مات في خلافة المأمون. قال الذهبي حدث عن عمر
بن ذر ومالك بن مغول وابن ابي زنيب وطائفة وعنه سهل بن عثمان وعلي
الثمر من الرازي وجماعة وهو من كبار الفقهاء. وقال محمد بن عبد الله
الانصاري ما ولي قضاء الرصافة من لدن عمر الى اليوم اعلم من اسمعيل
قيل ولا الحسن، قال ولا الحسن البصري. ومنهم الشيخ الفقيه عبد الكبير
بن عبد المجيد البصري ابو بكر الحنفي. قال العسقلاني ثقة من الطبقة
التاسعة وهو من شيوخ البخاري ومسلم وابي داود والترمذي والنسائي وابن
ماجة مات سنة اربع ومائتين. ومنهم محمد بن خالد البصري الحنفي من
شيوخ ابي داود والنسائي والترمذي وابن ماجة. ذكره الحافظ ابن حجر من
العاشرة. ومنهم محمد بن مبشر ابو سعيد الصاغاني البلخي الحنفي. قال
ابن حجر من التاسعة وهو من شيوخ الترمذي. ومنهم الشيخ ايوب بن النجار
ابو اسمعيل الحنفي. قال الحافظ ابن حجر ثقة مدلس من الثامنة وهو من شيوخ
ابي داود ومسلم والنسائي ومنهم يونس بن قاسم ابو عمر اليمامي الحنفي. قال
في تقريب التهذيب ثقة من الثامنة وهو من شيوخ البخاري. ومنهم الفقيه
ابو حنيفة محمد بن مقاتل الرازي من اعيان الحنفية، عده العسقلاني من
الطبقة الحادي عشرة من المحدثين. ومنهم الامام احمد بن الحسين شيخ
الحنفية ببغداد. وقال الامام اليافعي ناظره داود الظاهري مرة فانقطع. مات
سنة سبع عشرة وثلاث مائة. ومنهم الفقيه الصالح محمد بن عبد الله
بن دينار النيشابوري في تاريخ اليافعي عن الحاكم قال قال كان يصوم النهار
ويقوم الليل ويصبر على الفقر. ما رأيت في مشائخنا اصحاب الرأي اعبد منه
مات سنة ثمان وثلاثين وثلاث مائة. ومنهم عمدة اهل المعقول بشر
المريسي تلميذ الامام ابي يوسف مات سنة ثمان عشرة بعد المائتين. و
منهم العارف الكبير الولي الشهير يحيى بن معاذ الرازي رأى النبي صلى
الله عليه وسلم فقال اين اطلبك يا رسول الله فقال عند علم ابي حنيفة.

www.maktabah.org

قَالَ السُّلَمِیُّ خَرَجَ یَحْیٰی اِلٰی بَلْخَ وَاَقَامَ بِہَا مُدَّۃً ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی نَیْسَابُوْرَ وَمَاتَ بِہَا سَنَۃَ ثَمَانٍ وَخَمْسِیْنَ وَمِائَتَیْنِ. قُلْتُ مَحَاسِنُہٗ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰی. مَنْ اَرَادَ الْاِطِّلَاعَ عَلَیْہَا فَلْیَرْجِعْ اِلَی الْمُطَوَّلَاتِ. وَمِنْہُمْ قُدْوَۃُ اَہْلِ اللُّغَۃِ الْجَاحِظُ الْبَصْرِیُّ فِی الْاُصُوْلِ الْحَنَفِیُّ وَفِی الْفُرُوْعِ. فَضَائِلُہٗ مَذْکُوْرَۃٌ فِی التَّوَارِیْخِ مَا یَتَحَیَّرُ فِیْہِ النَّاظِرُ مِنْ بَرَاعَتِہٖ فِی الْفُنُوْنِ الْاَدَبِیَّۃِ وَبُلُوْغِہِ الدَّرَجَۃَ الْقُصْوٰی فِی الْعُلُوْمِ الْعَرَبِیَّۃِ. مَاتَ سَنَۃَ خَمْسٍ وَخَمْسِیْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ. وَمِنْہُمُ الْفَقِیْہُ اَبُوْبَکْرِ یَحْیٰی بْنُ نَصْرٍ الْبَلْخِیُّ الْقُوْمَشِیُّ. مَاتَ سَنَۃَ ثَمَانٍ وَسِتِّیْنَ وَمِائَتَیْنِ. وَمِنْہُمُ الْعَلَّامَۃُ شَیْخُ الْحَنَفِیَّۃِ بِمَاوَرَاءَ النَّہْرِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِیُّ. قَالَ الْاِمَامُ الْیَافِعِیُّ کَانَ مُحَدِّثًا رَأْسًا فِی الْفِقْہِ. صَنَّفَ التَّصَانِیْفَ، مَاتَ سَنَۃَ اَرْبَعِیْنَ وَثَلَاثِ مِائَۃٍ. وَمِنْہُمُ الْاِمَامُ عَلَی الْاِطْلَاقِ شَیْخُ الْحَنَفِیَّۃِ بِالْعِرَاقِ اَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْکَرْخِیُّ قَالَ الْاِمَامُ الْیَافِعِیُّ خَرَجَ لَہٗ اَصْحَابٌ اَئِمَّۃٌ وَکَانَ اِمَامًا قَانِعًا مُتَعَفِّفًا عَامِلًا صَوَّامًا قَوَّامًا کَبِیْرَ الْقَدْرِ. مَاتَ سَنَۃَ اَرْبَعِیْنَ وَثَلَاثِ مِائَۃٍ عَنْ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً. وَمِنْہُمْ قَاضِی الْحَرَمَیْنِ شَیْخُ الْحَنَفِیَّۃِ فِیْ وَقْتِہٖ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ. قَالَ الْاِمَامُ الْیَافِعِیُّ تَفَقَّہَ عَلَی الْاِمَامِ اَبِی الْحَسَنِ الْکَرْخِیِّ وَبَرَعَ فِی الْفِقْہِ. مَاتَ سَنَۃَ اَحَدٍ وَخَمْسِیْنَ وَثَلَاثِ مِائَۃٍ. وَمِنْہُمُ الْاِمَامُ الْفَقِیْہُ وَالْمُحَدِّثُ الْوَرِعُ قَامِعُ الْبِدَعِ اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ الْبُخَارِیُّ الْحَنَفِیُّ مَاتَ سَنَۃَ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ وَثَلَاثِ مِائَۃٍ. وَمِنْہُمُ الْاِمَامُ الْعَابِدُ وَالْفَقِیْہُ الزَّاہِدُ اَبُوْبَکْرٍ طَرْخَانُ الْبُخَارِیُّ مَاتَ سَنَۃَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِیْنَ وَثَلَاثِ مِائَۃٍ. وَمِنْہُمُ الْاِمَامُ عَلَمُ الْہُدٰی قُدْوَۃُ اَہْلِ الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْمَاتُرِیْدِیُّ الْمُتَکَلِّمُ الْفَقِیْہُ الْحَنَفِیُّ الْمُفَسِّرُ الْمَعْرُوْفُ. وَاَہْلُ مَا وَرَاءَ النَّہْرِ وَغَیْرُہُمْ مِنَ الْحَنَفِیَّۃِ یُطْلِقُوْنَ اَہْلَ السُّنَّۃِ عَلٰی اَتْبَاعِہٖ وَیَحْکُوْنَ مَذْہَبَہٗ فِی الْکَلَامِ. قَالُوْا کَانَ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ شَدِیْدَ الْاِتِّبَاعِ بِالْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ. مَاتَ بِسَمَرْقَنْدَ سَنَۃَ خَمْسٍ وَثَلَاثِیْنَ وَثَلَاثِ مِائَۃٍ. قَالَ الْاِمَامُ صَدْرُ الْاِسْلَامِ فِیْ عَقَائِدِہٖ. کَانَ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْمَاتُرِیْدِیُّ السَّمَرْقَنْدِیُّ مِنْ رُؤَسَاءِ اَہْلِ السُّنَّۃِ صَاحِبَ کَرَامَاتٍ حَکَی الشَّیْخُ الْاِمَامُ وَالِدِیْ عَنْ جَدِّہٖ الشَّیْخِ الْاِمَامِ الزَّاہِدِ عَبْدِ الْکَرِیْمِ ابْنِ مُوْسٰی کَرَامَاتِہٖ.

www.maktabah.org

قال حدثنا أخذ معاني كتب أصحابنا كتاب التوحيد وكتاب التأويلات من الشيخ
أبي منصور. انتهى. وهذان الكتابان من تواليف الشيخ أبي منصور. ومنهم الفقيه
الزاهد محمد البصري السيد أبي الحنفي مات ببغداد سنة خمس وثلاثين وثلاث
مائة. ومنهم العلامة الفقيه الزاهد محمد بن يعقوب الحنفي البخاري مات
سنة أربعين وثلاث مائة. ومنهم العلامة الفقيه الوجيه أبو عمرو
البصري شارح الجامعين للإمام محمد بن حسن رحمة الله عليه مات سنة
أربعين وثلاث مائة. ومنهم علي بن محمد. قال العلامة الجزري في طبقات
القراء علي بن محمد بن كاش النخعي البغدادي الحنفي قاضي دمشق أول من ولي
من الحنفية مطلقا. روى القراءة عن محمد بن علي بن عفان ومحمد بن الحسن
بن عطية وسهل بن سعد ومحمد بن خلف روى القراءة عنه عبد الواحد
بن عمر والحافظ أبو الحسن علي بن عمر. ومنهم الشيخ الثقة الفقيه المحدث
المقرئ عيسى بن سليمان أبو موسى الحجازي المعروف بالشيرازي. قال
الجزري عيسى بن سليمان الحنفي مقرئ عالم نحوي معروف. قال سبط الخياط
كان حجازيا ثم انتقل إلى الشيراز وأقام بها إلى أن مات أخذ القراءة عنه
عرضا وسماعا عن الكسائي وله عنه انفرادات وأخذ الفقه عن محمد بن
الحسن صاحب أبي حنيفة رضي الله عنه وروى الحروف عن إسمعيل عن نافع
وأبي جعفر وشيبة روى القراءة عنه محمد بن سنان الشيرازي وموسى
بن شعيب ومحمد بن عامر القرشي والحارث بن سعيد البزري كان من قدماء
أصحاب الكسائي وكان نحويا عالما بوجوه القراءة وكان محدثا. دخل العراق
قديما وكتب عنهم ثم رحل إلى الشام فكتبوا عنه علما كثيرا. ومنهم ابن
سنان بن سرج أبو جعفر التنوخي الشيرازي الضرير قاضي شيراز. قال
العلامة الجزري مقرئ ضابط أخذ القراءة عن عيسى الشيرازي صاحب
الكسائي وأحمد الأنطاكي وغيرهما. روى القراءة عن ابن شنبوذ وإبراهيم
بن عبد الرزاق ومحمد بن عبد الله الرازي وعبد الصمد بن سعيد الحنفي و
محمد بن أحمد بن محمد الهروي وروى عنه الطحاوي والطبراني وعنه

www.maktabah.org

أخذ الطحاوي مذهب أبي حنيفة رضي الله عنه وهو عن عيسى الشيرازي وهو عن محمد بن الحسن مات سنة ثلاث وسبعين ومائتين. ومنهم محمد بن أحمد بن صاعد أبو سعيد النيشابوري القاضي الحنفي. قال العلامة الجزري روى الحروف عن أحمد بن ابراهيم عن ابن مهران وروى عنه الحافظ أبو علاء الهمداني. ومنهم الشيخ الفقيه محمد بن عامر أبو علي القرشي من أعيان الحنفية وثقاتهم. في طبقات القراءة مقرئ قرء على عيسى بن سليمان الشيرازي قرء عليه ابنه. ومنهم علي بن محمد بن عامر القرشي. قال الجزري قرء عليه إسمعيل بن حسن الخاشع العسقلاني. ومنهم الشيخ المقرئ محمد بن حفص الحنفي الكوفي. قال في طبقات القراء أخذ القراءة عن حمزة وهو عن أحمد الذي خلفوه بالقيام بالكوفة القراءة. روى الحروف عن حفص عن عاصم روى القراءة عنه عرضا عنبسة القرئ الأحمدي وسمع الحروف من محمد بن علي بن خصالة الكوفي من كبار أصحاب حفص أبي عبد الله الحسن بن جامع ويحيي بن زكريا. ومنهم محمد بن عبد الله بن الحسين الجعفي الكوفي القاضي الحنفي الفقيه. قال في طبقات القراءة نحوي مقرئ ثقة يعرف بالهرواني بفتح الهاء والراء وأخذ القراءة عن محمد بن الحسن بن يونس وغيره وعنه عرضا أبو علي البغدادي وأبو علي غلام الهراس ومحمد بن علي بن حسن العلوي وأبو الفضل الخزاعي. قال الخطيب كان ثقة حدث ببغداد وكان من عامريه بالكوفة يقول لم يكن بالكوفة من زمن ابن مسعود الى وقته أحد أفقه منه. وقال العقيقي مارئيت بالكوفة مثله. وقال أبو علي المالكي كان من أجلة أصحاب الحديث فقيها على مذهب العراقيين جليل القدر وقال أبو أخرم علي الواسطي كان الجعفي جليلا في زمانه يرحل اليه في طلب القرآن والحديث من كل بلد وهو الذي كان يأخذ باعادة سورة الإخلاص ثلاث مرات عند الختم انفرد بذالك في رواية الأعشى والظاهر أن ذالك اختيار منه. ومنهم الشيخ الجليل محمد بن هرون بن نافع بن أبي بكر الحنفي البغدادي المعروف بتمار المقرئ بالبصرة. قال في طبقات القراء ضابط مشهور أخذ

www.maktabah.org

القراءة عن ادريس قال الداني هو اجل اصحابه واضبطهم وقال غيره قرء
على ادريس اربعا وعشرين ختمة وثلاثا وعشرين منقطعات. وروى الحرف
عن ذر والأثرم وابن الفتح النحوي وغيرهم وروى القراءة عنه عرضا وسماعا
احمد بن محمد اليقطيني وابو بكر النقاش وابو بكر بن الانباري وعبد الله
بن النحاس وابو الفرج الشنبوذي وغيرهم من الاكابر. ومنهم الحافظ الفقيه
نصر بن قاسم بن نصر بن زياد ابو الليث الفرائضي الحنفي. هذا هو الصحيح في نسبه
كما ذكره الخطيب. وقال انه نيشابوري الاصل سمع ابا الليث القواريري وابا
همام وابا بكر بن ابي شيبة وغيرهم. وروى عنه ابو الحسن المقرئ وعمر بن
محمد بن سنبك وابو حفص بن شاهين وغيرهم وكان ثقة مامونا وكان فرائضيا
كبير المنزلة في العلم فقيها على مذهب ابي حنيفة وكان مقريا جليلا على
قراءة ابي عمرو وقرء على ابن غالب وعلى شجاع ابن نصر وعلى ابي عمر وتوفي
ابو الليث يوم الخميس لسبع بقين من ربيع الآخر سنة اربع عشرة وثلاث مائة
ومنهم الامام الرباني الفقيه ابو جعفر الهندواني البلخي. قال الامام اليافعي
يقال له ابو حنيفة الاصغر توفي ببخارا وكان شيخ البلاد في زمانه. مات
سنة اثنين وستين وثلاث مائة. قلت هو استاذ الفقيه ابي الليث السمرقندي
في الفقه والحديث ويروي عن علي بن محمد الوراق ابي القاسم احمد بن
عصمة ومحمد بن عقيل البلخي الكندي. ومنهم الامام احمد بن علي شيخ
الحنفية ببغداد وصاحب الامام ابي الحسن الكرخي. قال الامام اليافعي انتهت
اليه رياسة المذهب وكان مشهورا بالزهد وله عدة مصنفات. مات
سنة سبعين وثلاث مائة. ومنهم الشيخ العلامة ابو سعيد عبد الرحمن
بن محمد بن ختكي الحنفي الحاكم بنيشابور مات سنة اربع وسبعين وثلاث
مائة. ومنهم الفاضل الاديب الماهر في الفنون القاضي ابو القاسم علي بن
محمد التنوخي الحنفي قال الامام اليافعي كان من اذكياء العالم مشهورا راوية
للاشعار عارفا بالكلام والنحو وله ديوان الشعر. ويقال انه حفظ ست مائة
بيت في يوم وليلة. مات سنة اثنين واربعين وثلث مائة. روى عن محمد

www.maktabah.org

بن عمران المرزبانی وغیرهم. ومنهم المحسن بن علی بن ابی القاسم التنوخی المقدام الذی یقول فیه ابو عبد الله ؎

اذا ذکر القضاة وانت فیهم تحیرت الشباب علی الشیوخ

وله کتاب فرج بعد الشدة، ونشوان المحاضرة وکتاب المستجاد ودیوان الشعر اکبر من دیوان ابیه وسمع بالبصرة من ابی العباس الاثرم والصولی وطبقتهم نزل بغداد وحدث بها الی حین وفاته وله ولد کان فاضلا یصحب ابی العلاء المعری واخذ عنه کثیرا وکان یروی الشعر الکثیر وهم اهل بیت کلهم ادباء ظرفاء فضلاء. هکذا فی تاریخ الیافعی. وتوفی سنة اربع وثمانین وثلاث مائة. ومنهم ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراهیم السمرقندی نزیل بلخ تلمیذ الامام ابی جعفر الهندوانی احد الائمة الاعلام، صاحب التصانیف المفیدة وروی عن ابی جعفر وهو عن احمد بن عصمة وهو عن نصر بن یحیی وهو عن ابی مطیع تلمیذ الامام ابی حنیفة وعن ابیه محمد بن ابراهیم وهو عن ابی الحسن الفراء الفقیه السمرقندی وهو عن ابی بکر الجوزجانی تلمیذ الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی وعن منصور بن جعفر ابی نصر الدبوسی الامام المعروف وهو عن احمد بن عصمة وهو عن عیسی بن احمد وهو عن علی بن عاصم تلمیذ الامام ابی حنیفة. وایضا یروی عن ابی القاسم عبد الرحمن بن محمد عن فارس بن مردویه عن محمد بن فضل عن علی بن عاصم المذکور وایضا یروی عن محمد بن فضل وخلیل بن احمد وغیرهم من العلماء. مات سنة خمسین او سبعین وثلاث مائة وروی عنه ابو القاسم بن یونس السمرقندی وغیره من الاعیان. ومنهم الفقیه الحنفی ابو القاسم النصر ابادی مات سنة سبعین وثلاث مائة. ومنهم الامام النبیل ابو بکر احمد بن محمد اسماعیل صاحب الروایة والدرایة الفقیه الحنفی شیخ الامام الزندویستی صاحب روضة العلماء توفی سنة اربع وثمانین وثلاث مائة ببخارا. ومنهم الولی الکبیر العارف الشهیر ابو القاسم السمرقندی الفقیه العالم الحنفی. وفی فصل الخطاب و

www.maktabah.org

وكان الشيخ ابو القاسم الحكيم شريك الشيخ علم الهدى رئيس اهل
السنة والجماعة ابي منصور الماتريدي واصطحبا الى ان فرق الموت بينهما
وقد قالوا في وصف الشيخ ابي القاسم الحكيم لم تكن نظرة من العرش الى
الثرى الا الى الله عز وجل، وكان معاملته مع الخلق طلبا لحظوظهم دون
حظه. وفي الانساب كان من عباد الله الصالحين وممن تضرب به المثل
وقد دونت حكمته وانتشر ذكره في شرق الارض وغربها. وقد توفي
في المحرم يوم عاشوراء سنة اثنين واربعين وثلاث مائة بسمرقند ودفن
بمقبرة جاكرديزة وزرت قبره مرة وفي التعرف ختم الباب بذكره. ومنهم
الامام قدوة ائمة الاسلام ابو الحسين احمد بن محمد الفقيه الحنفي
القدوري. قال الامام اليافعي انتهت اليه رياسة الحنفية بالعراق كان
حسن العبارة في النظر وسمع الحديث. روى عنه الخطيب ابو بكر القدوري
نسبة الى عمل القدور. مات سنة ثمان وعشرين واربع مائة. ومنهم
الامام صاحب الولاية الفقيه المحدث ابو شعيب صالح بن محمد البخاري
استاذ شمس الائمة الحلواني توفي سنة اربع مائة. ومنهم الامام ابو بكر
الخوارزمي. قال الامام ابن الاثير هو ابو بكر محمد بن موسى بن محمد الخوارزمي
الفقيه الامام على مذهب ابي حنيفة، سكن بغداد وسمع بها من ابي بكر
الشافعي وغيره ودرس الفقه على ابي بكر احمد بن علي الرازي وانتهت اليه
الرياسة في مذهب ابي حنيفة. حدث عنه ابو بكر البرقاني كان عالما حسن
الاعتقاد جميل الطريقة. مات سنة ثلاث واربع مائة. ومنهم الامام
فخر الدين. قال ابن الاثير هو القاضي الامام فخر الدين محمد بن علي
الارسابندي المروزي الفقيه على مذهب ابي حنيفة له ذكر في من كان
على راس المائة الخامسة. ومنهم القاضي ابو الهيثم التميمي شيخ الحنفية
بخراسان، مات سنة ست واربع مائة. ومنهم الامام ابو عبد الله الجعفي
احد الاعلام في مذهب ابي حنيفة مات سنة ثلاث واربع مائة. و
منهم امام الهدى ابو عبد الله الترمذي الحنفي مات سنة ست واربعين

وأربع مائة. ومنهم على ما ظن الحافظ أبو سعيد السمان إسماعيل بن علي
الرازي. قال الكتاني كان من الحفاظ الكبار عابدا زاهدا سمع من أربعة آلاف
شيخ كبارا رأسا في القراءة والفقه والحديث، بصيرا بمذهبي أبي حنيفة والشافعي
لكنه من رؤوس المعتزلة مات سنة خمس وأربع مائة كذا في تاريخ اليافعي
ومنهم الفقيه الكبير أبو القاسم بن يونس تلميذ الفقيه أبي الليث السمرقندي
صاحب كتاب البهجة، في مناقب أبي حنيفة مات سنة أربع عشر وأربع مائة.
ومنهم الشيخ الإمام أبو زيد الدبوسي صاحب الأسرار والتقويم والأمد الأقصى
وغيرها من التصانيف الجليلة شيخ الحنفية بما وراء النهر قيل هو أول من أخرج
الخلاف مات ببخارا عن ثلاث وستين سنة سنة ثلاثين وأربع مائة ودفن بقرب
الإمام أبي بكر طرخان. ومنهم قاضي القضاة أبو عبد الله الدامغاني تفقه بخراسان
ثم ببغداد على القدوري سمع من القدوري وجماعة. كان نظير أبي يوسف في
الجاه. ودفن في القبة إلى جنب الإمام أبي حنيفة مات سنة ثمان وسبعين وأربع
مائة. ومنهم أحمد بن صاعد أبو نصر الحنفي. وكان يقال له شيخ الإسلام. مات
سنة اثنين وثمانين وأربع مائة. ومنهم الإمام أبو بكر الناصحي وهو عصره أفضل
الحنفية وأعرفهم بالمذهب وأوجههم في المناظرة مع حظ وافر من الأدب
والطب، مات سنة أربع أو ثمان وأربع مائة. ومنهم العالم الفاضل أبو الحسن
علي بن محمد الطالقاني شيخ الحنفية ببلخ مات سنة اثنين وثلاثين وأربع
مائة. ومنهم الفقيه المذكر الإمام المعز أبو مالك نصر بن حمزة الحنفي
صاحب كتاب اللطائف وغيره مات سنة اثنين أو ثلاث وأربع مائة. ومنهم
الإمام إمام الأئمة شيخ الحنفية بما وراء النهر أبو محمد عبد العزيز الملقب
بشمس الأئمة الحلواني أستاذ فخر الإسلام السرخسي مات ببخارا سنة تسع و
أربعين وأربع مائة. ومنهم العالم المقتدى قدوة الحنفية أبو سعيد عبد
الرحمن الروزني مات سنة تسع وأربعين وأربع مائة. ومنهم الإمام القوي أبو
غالب الواسطي المعروف بابن الخالة الحنفي مات سنة اثنين وستين وأربع مائة.
ومنهم الإمام أبو منصور محمد السمعاني الحنفي صاحب المصنفات. مات سنة

www.maktabah.org

تسع واربعين واربع مائة. ومنهم ابو القاسم عبد الواحد بن برهان بن بقي
البناء النحوي صاحب التصانيف قال الخطيب كان متضلعا بعلوم كثيرة منها
النحو واللغة والنسب وله انس شديد بعلم الحديث. كان فقيها حنفيا. اخذ
الكلام من ابي الحسن البصري. ومنهم العارف الكبير الولي الشهير علي بن عثمان
الغزنوي الهجويري، صاحب كتاب كشف المحجوب وغيره، قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم في المنام يحمل شخصا في حجره كما يحمل الطفل. فقلت
من هو يا رسول الله؟ فقال: ابو حنيفة امامك وامام اهل ديارك، مات سنة
اربع وستين واربع مائة بلاهور وقبره هناك مشهور يزار ويتبرك به. ومنهم
الشيخ المتقي عبد الكريم الازرقي الفقيه الحنفي تلميذ الحلواني مات سنة
احدى وثمانين واربع مائة. ومنهم امام الائمة الاعلام الورع الكامل فخر
الاسلام ابو الحسن علي البزدوي صاحب الاصول المعروف والمحصول واللباب
تلميذ الحلواني وهو اخ الامام صدر الاسلام. وكان فخر الاسلام يكنى بابي
العسر لعسر كلامه واخوه صدر الاسلام بابي اليسر لسهولة كلامه. توفي بسمرقند
يوم الخميس خامس رجب سنة اثنين وثمانين واربع مائة ودفن بجاكرديزه من
ضياع بخارا. ومنهم الفقيه الجليل الامام ابو بكر خواهر زاده ابن محمد البخاري
مات سنة ثلاث وثمانين واربع مائة. ومنهم الامام ابو الحسن يحيى بن علي البخاري
الزندوستي. صاحب كتاب روضة العلماء. روى عن الامام ابي بكر محمد بن فضل
البخاري والامام ابي بكر اسماعيل وغيرهما وكان في حدود ست وخمس مائة.
ومنهم العلامة محمد بن يوسف. قال العلامة الجزري محمد بن يوسف
بن علي ابو الفضل الغزنوي الحنفي مقرئ ناقد مفسر فقيه ولد سنة اثنين و
عشرين وخمس مائة وسمع في صغره من ابي بكر قاضي مارستان وعن ابي منصور
خيرون قرء الروايات على ابي محمد سبط الخياط وابي الكرم الشهرزوري قرء عليه
العلامتان ابو الحسن السخاوي وابو عمرو بن حاجب، روى عنه الكمال الضرير
والحافظان ابن خليل والضياء والرشيد العطار، مات بالقاهرة نصف ربيع الاول
سنة تسع وتسعين وخمس مائة. ومنهم الامام الكبير الشان نصر الله. قال

www.maktabah.org

الجزري نصر الله بن علي منصور ابو الفتح بن كيال الواسطي الحنفي استاذ عارف
فقيه إمام قرء على ابن شراق بواسطة وعلى ابي عبد الله البارع ببغداد وروى
القراءة عن ابراهيم بن محمد الضبي وتفقه على القاضي ابي علي الفارقي ثم
على الحسن بن سلامة المنبجي وقرء الخلاف وناظر وافتى وسمع من ابي القاسم
الحصين. ولي قضاء البصرة ثم قضاء واسط. قال ابو عبد الله الحافظ كان ثقة
سمعت منه الكثير. مات بواسط في جمادى الأخرى سنة ست وثمانين وخمس مائة
وهو في سبع وتسعين وله كتاب مفيد في الشعر. ومنهم الحافظ عمر بن محمد
النسفي الملقب بمفتي الثقلين شيخ الحنفية وإمام السنة الحنفي قال الإمام اليافعي
يقال له مائة مصنف. مات سنة سبع وثلاثين وخمس مائة عن اربع وثمانين
سنة. ومنهم الإمام الرباني والقطب الصمداني ابو يعقوب يوسف بن ايوب
الهمداني الحنفي الجامع بين الطريقة والحقيقة، صاحب المقامات الفاخرة العلية
المعروفة المشهورة، مات سنة خمس وثلاثين وخمس مائة عن خمس وتسعين
سنة. ومنهم الإمام السعيد الصدر الشهير صاحب التصانيف العالية
الشهيرة الجليلة، مات سنة ست وثلاثين وخمس مائة. ومنهم العلامة
جار الله الزمخشري. قال الإمام ابن الاثير هو ابو القاسم محمود بن عمر
الزمخشري الخوارزمي الحنفي مذهبا، صاحب التصانيف العجيبة والتاليفات
الغريبة، مثل الفائق في غريب الحديث والكشاف في تفسير القرآن والمفصل في
النحو وله اليد الباسطة واللسان الفصيح في علوم الأدب واليه انتهت هذه الفضائل
مات سنة ثمان وثلاثين وخمس مائة. قال الإمام اليافعي عاش احدا وسبعين
سنة متفننا في التفسير والحديث والنحو واللغة والبيان إمام عصره في فنونه و
له التصانيف البديعة الكثيرة الممدوحة الشهيرة. عد بعضهم منها
نحو ثلاثين مصنفا في التفسير والحديث والدراية وعلم الفرائض والنحو والفقه
واللغة والأمثال والأصول والعروض والشعر. وكان شروعه في تاليف المفصل
في غرة شهر رمضان سنة ثلاث عشرة وخمس مائة وفرغ منه في غرة محرم
سنة خمس عشرة وخمس مائة. وكان قد جاور مكة زمانا فصار يقال له

www.maktubah.org

جار الله لذلك حتى صار هذا اللقب علماً عليه. وكانت احدى رجليه ساقطة وكان يمشي في خشب وكان سبب سقوطها انه اصابه في بعض اسفاره برد شديد وثلج كثير. انتهى. قلت قدماء المعتزلة انتحلوا مذهب ابي حنيفة وتفقهوا على ذلك كما في شرح المواقف. ومنهم الامام قدوة الانام الشيخ برهان الدين علي بن ابي بكر الحنفي الصديقي المرغيناني صاحب الكرامات والمقامات مصنف الهداية في الفقه التي لم تكتحل عين الزمان بمثلها. اشتغل ائمة الفقهاء والمحدثين بشرحها وحلها ونعمه. لطائف اسراره تحت الاشارة محجوبة ودقائقها مستورة. مات بسمرقند سنة ثلاث وتسعين وخمس مائة عن مائة سنة. ومنهم ابو الفضل التركستاني احمد بن مسعود شيخ الحنفية بالعراق ومدرس مسند الامام ابي حنيفة مات سنة عشر وست مائة كذا في تاريخ اليافعي. قلت مسانيد الامام ابي حنيفة التي رواها اكثر الائمة كثيرة وقد جمع منها بعض الافاضل خمسة عشر مسندا وجعلها مسندا واحدا مع حذف الاسانيد واضاف اليها بعض مناقبه وذكر جمعا من شيوخه فالمسند الاول نسخة ابي يوسف، والمسند الثاني نسخة محمد والثالث ايضا له وهو الآثار والمسند الرابع كمسند الخامس للحسن بن زياد والمسند السادس للحارثي والمسند السابع لابن خسرو والمسند الثامن لابن المظفر والمسند التاسع للاشناني والمسند العاشر لطلحة والمسند الحادي لابن القاضي الرشادي والمسند الثاني عشر لابن خلي والمسند الثالث عشر لابن ابي العوام والمسند الرابع عشر لابن عدي والمسند الخامس عشر لابي نعيم الاصبهاني. ومنهم العلامة ابو الفتح ناصر بن ابي المكارم المطرزي الفقيه النحوي الاديب الحنفي الخوارزمي. قال الامام اليافعي كانت له معرفة تامة في النحو واللغة والشعر وانواع الادب، قرء على جماعة وسمع الحديث من طائفة وكان راسا في الاعتزال داعيا اليه منتحلا مذهب الامام ابي حنيفة رضي الله عنه في الفروع فصيحا فاضلا في الفقه له عدة تصانيف نافعة. منها شرح المقامات للحريري وعلى وجازته مفيد محصل للمقصود وله كتاب

www.maktabah.org

المغرب تكلم في الالفاظ التي يستعملها الفقهاء من الغريب وهو للحنفية بمنزلة كتاب الازهري للشافعي. وما قصر فيه فانه اتى جامعا للمقاصد وله غير ذلك، وانتفع الناس به وبكتبه، ودخل بغداد حاجا وجرى له هناك مباحث مع جماعة من الفقهاء ويقال انه كان بخوارزم خليفة الزمخشري والمطرزي نسبة الى من يطرز الثياب ويرقمها اما هو او احد اٰبائه. انتهى. مات سنة عشر وست مائة. ومنهم الامام المحبوبي الفقيه جمال الدين، مات ببخارا سنة ثلاثين وست مائة. ومنهم الامام الزاهد الفقيه العابد مولانا جمال الدين الكبير مات ببخارا سنة احدى وثلاثين وست مائة. ومنهم الامام بقية السلف جمال الدين احمد الحصيري. وفي فصل الخطاب، هو مدفون في مقبرة دمشق وكان استاذ ملوك الشام. وكان افتتاحه املاء كتاب المناسك عند مشهدى بريدة والحكم صاحبي رسول الله، صلى الله عليه وسلم بعد اختتام كتاب شرح المبسوط للشيخ الامام الاجل الزاهد شمس الائمة ابي بكر محمد بن ابي سهل السرخسي في يوم الاحد لعشرين من الشهر المبارك رجب سنة ثلاث وسبعين وست مائة و المملي الشيخ الامام العالم الرباني ناصح الامة حافظ الدين البخاري. ومنهم سلطان الشام الملك الكامل شرف الدين عيسى بن ايوب شارح الجامع الكبير لمحمد بن حسن صاحب كتاب المناقب للامام ابي حنيفة، مات سنة اربع وثلاثين وست مائة. ومنهم الامام كمال الدين محمود بن احمد الحصيري شيخ الحنفية بالشام مات سنة ست وثلاثين وست مائة. ومنهم الامام الفقيه الزاهد شمس الدين محمد بن عبد الستار الكردري، مات ببخارا سنة اثنين واربعين وست مائة عن ثمان وثمانين سنة. ومنهم الفقيه ابو حامد محمد بن محمد بن محمد بن محمد الحميدي الحنفي السمرقندي، كان اماما في فن الخلاف وهو اول من افرده بالتصنيف ومن تعدده كان نيزجه، ومن تصانيفه ايضا كتاب النفائس اختصره شمس الدين احمد الشافعي وسماه عرائس النفائس، وكان كريم الاخلاق كثير التواضع طيب المعاشرة، مات سنة خمس عشرة وست مائة. ومنهم

عيسى بن علي بن كجا أبو الروح سيف الدين الحلبي ثم البعلبكي الحنفي. قال العلامة الجزري مقرئ مجود ماهر بدأ السبع بحلب على الشيخ أبي عبد الله الفاسي و بدمشق على السخاوي سنة ست وثلاثين وست مائة وتولى بعلبك فانفرد بها وقرأ عليه يونس بن يونس الطنبوري وبقي إلى ما بعد تسعين وست مائة. ومنهم الإمام محمد بن الحسن بن محمد بن يوسف أبو عبد الله الفاسي. قال في طبقات القراء إمام كبير أستاذ كامل علامة. ولد بفاس بعد ثمانين وخمس مائة، قرأ على أبي القاسم عبد المهيمن بن سعيد الشافعي وأبي موسى بن عيسى المقدسي عن قراءتهما على الشاطبي وعلى القاضي يوسف بن رافع وتفقه على مذهب أبي حنيفة قال الذهبي كان إماما متقنا ذكيا واسع العلم بصيرا بالقراءة وعللها مشهورها وشاذها خبيرا باللغة، مليح الكتابة وافر الفضائل. موطأ الأكناف كثير الديانة محجة، انتهت إليه رياسة القراء ببلدة حلب، أخذ عنه خلق كثير منهم الشيخ بهاء الدين محمد بن نحاس والشيخ علي بن المنجى والشيخ بدر الدين محمد بن أيوب التادفي والناصح أبو بكر بن يوسف وجمال الدين الظاهري وحافظ وغيره. وشرحه الشاطبية في غاية الحسن وكان ممن يعرف الكلام على طريقة الشيخ أبو الحسن الأشعري. توفي أحد الرابعين سنة ست وخمسين وست مائة، وكان جنازته مشهودة. ومنهم المحقق الكامل محمد بن أيوب بن عبد القاهر أبو عبد الله التادفي الحلبي الحنفي. قال العلامة الجزري أستاذ ماهر محقق كامل ولد سنة ثمان وعشرين وست مائة بقرية تادف ولزم الإمام أبا عبد الله الفاسي حتى تفقه عليه القراءة وعللها و سمع منه الكثير ومن الصاحب ومحمد بن الباقي الصفار ثم رحل إلى مصر ثم أخذ إنشاد الحاف وأخذ الشاطبية عن ابن الأزرق واستشهر بالإتقان وأقرأ الناس دهرا وأحكم العربي وشارك اللغة والحديث وقدم دمشق بعد ثمانين فسمع من الإمام عبد الرحمن وقرأ جماعة ثم انتقل إلى الحماد فأقرأ عليه غير واحد. قال الذهبي حضرت عنده وكتبت عنه ولم أنشط للجمع عليه وكان حاذقا بالفن ثم انتقل إلى حماة يقرئ بها ويدرس إلى أن توفي في رمضان سنة

www.maktabah.org

خمس وتسعين وست مائة - ومنهم الإمام العالم العارف محمد بن حسين بن فضل المعروف بمولانا جمال الدين الساغرجي الفقيه الحنفي مات ببخارا سنة أربع وأربعين وست مائة - كذا في فصل الخطاب - ومنهم الفاضل الأديب الفقيه النجيب المحدث النبيل الشيخ الجليل الإمام الرباني الحسن بن محمد الصغاني الحنفي صاحب التصانيف الكثيرة الشهيرة، منها مشارق الأنوار ومجمع البحرين والعباب واللباب، مات سنة خمسين وست مائة من ثلاث وسبعين سنة ببغداد - مات ثم نقل إلى مكة المكرمة - ومنهم الفقيه الوجيه بدر الدين الكردري مات سنة احد وخمسين وست مائة - ومنهم العلامة المؤرخ أبو المظفر يوسف التركي الحنفي، سبط ابن الجوزي صاحب التفسير وشرح الجامع ومقامات أبي حنيفة وتاريخ مرآة الزمان، مات سنة أربع وخمسين وست مائة ومنهم الإمام الجليل أبو الحسين يحيى بن عبد المعطي بن عبد النور الزواوي الفقيه الحنفي النحوي صاحب الألفية - وأقرأ العربية وأقام بدمشق ثم بمصر وروى عن ابن عساكر وتوفي بمصر وكان أحد أئمة عصره في النحو واللغة اشتغل عليه خلق كثير وانتفعوا به وصنف تصانيف مفيدة، توفي بها سنة ثمان وعشرين وست مائة ودفن قرب تربة الإمام الشافعي وقبره هناك ظاهر والزواوي نسبة إلى زواوة وهي قبيلة كثيرة بظاهر بجاية، من أعمال أفريقية ذات بطون وأفخاذ، كذا في تاريخ اليافعي - ومنهم العالم الكامل أبو البركات المبارك بن أبي الفتح الملقب بابن المستوفي الحنفي الأربلي - قال الإمام اليافعي كان رئيسا جليل القدر كثير التواضع واسع الكرم، لم يصل إلى أربل أحد من الفضلاء إلا وبادر إلى زيارته وحمل إليه ما يليق بحاله وتقرب إلى قلبه بكل طريق، خصوصا أرباب الأدب، فقد كان سوقهم لديه نافقا وكان جم الفضائل عارفا بعدة فنون، منها الحديث وعلوم الرجال وجميع ما يتعلق به، وكان إماما فيه وكان ماهرا في فنون الأدب من النحو واللغة والعروض والقوافي وعلم المعاني وأشعار العرب وأخبارها وأيامها ووقائعها وأمثالها وكان بارعا في علم الديوان وحسابه وضبط قوانينه على الأوضاع المعتبرة عندهم -

www.maktabah.org

ألف تاريخاً في أربع مجلدات وله كتاب تكلم فيه على أبيات المفصل مات سنة
سبع وثلاثين وست مائة. ومنهم الإمام الفقيه حافظ الدين البخاري الصغير
شيخ الحنفية مات ببخارا سنة ثلاث وتسعين وست مائة. ومنهم الفقيه الإمام
مظفر الدين أحمد بن علي المعروف بابن الساعاتي شيخ الحنفية. قال الإمام
اليافعي كان يضرب به المثل في الذكاء والفصاحة وحسن الخط، له مصنفات في الفقه
وأصوله وفي الأدب مجادلة مقبلة وكان مدرساً بطائفة الحنفية بالمستنصرية
في بغداد ومات سنة أربع وتسعين وست مائة. ومنهم الإمام العلامة
برهان الدين محمد النسفي المتكلم الحنفي، مات سنة أربع وثمانين وست مائة
ومنهم الملك الناصر داود بن معظم بن العادل صاحب الكرخ، أجاز له مؤيد
الدين وسمع ببغداد وكان حنفياً فاضلاً مناظراً ذكياً بصيراً بالأدب بديع
النظم ملك دمشق بعد أبيه ثم أخذها منه عمه الأشرف فتحول إلى مدينة
الكرخ وملكها إحدى وعشرين سنة وكان جواداً ممدحاً، مات سنة ست و
خمسين وست مائة. كذا في تاريخ اليافعي. ومنهم الفقيه العمر أبو بكر بن هلال
الأدني مات سنة تسع وسبعين وست مائة ومنهم الفقيه الورع أبو العلاء
محمود بن أبي بكر البخاري الحنفي مات سنة سبع مائة. ومنهم العلامة
سند المحققين وبرهان المدققين قطب الدين محمود بن ضياء الدين
الشيرازي الحنفي صاحب التصانيف الكثيرة والتواليف الشهيرة في فنون العلوم
من المعقول والمنقول تلميذ المحقق الطوسي، مات بتبريز سنة خمس عشرة و
سبع مائة. ومنهم المسند العالم كمال الدين إسحاق بن أبي بكر الحلبي ابن النحاس
الحنفي سمع ابن يعيش وابن مهرة وابن رواحة، مات سنة عشر وسبع مائة في
رمضان عن بضع وسبعين أو ثمانين كذا ذكره الإمام اليافعي ومنهم الإمام
العلامة قاضي القضاة الحنفي البارع العلامة المناظر يضرب بذكائه ومناظرته
المثل، كان إماماً بارعاً متقناً تخرج به الأصحاب يعرف المذهبين الحنفي والشافعي
أفتى فيهما وصنف فيهما، وأما الأصول والمعقول فتفرد فيهما بالإمامة، وله
تصانيف منها شرح الغاية في الفقه الشافعي وشرح منهاج البيضاوي وشرح المصباح

وَالْأَمَالِيْ وَالتَّعَالِيْقِ وَوُلِّيَ بِتَبْرِيْزَ وَاَعْمَالِهَا اِلٰى اَنْ تُوُفِّيَ. وَكَانَ اُسْتَاذَ الْاُسْتَاذِيْنَ
فِيْ وَقْتِهٖ، تُوُفِّيَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ شَمْسُ
الدِّيْنِ مُحَمَّدُ نِ الْحَنَفِيُّ شَيْخُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَرَبِيَّةِ، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّتِسْعِيْنَ وَسَبْعِ
مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ قَاضِي الْقُضَاةِ اَشْرَفُ الدِّيْنِ اَحْمَدُ الْحَنَفِيُّ. قَالَ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِيُّ
كَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ اُسْتَاذًا، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَّسَبْعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ
الْمُحَقِّقُ الْفَقِيْهُ الْحَنَفِيُّ فَخْرُ الدِّيْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عُثْمَانُ بْنُ عَلِيِّ الزَّيْلَعِيُّ صَاحِبُ التَّبْيِيْنِ
شَرْحِ الْكَنْزِ وَغَيْرِهٖ، مَاتَ بِالْقَاهِرَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ
الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ حَاوِي الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ، عُبَيْدُ اللهِ صَدْرُ الشَّرِيْعَةِ صَاحِبُ
التَّنْقِيْحِ وَالتَّوْضِيْحِ وَشَرْحِ الْوِقَايَةِ وَغَيْرِهَا مِنَ التَّصَانِيْفِ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ سَبْعٍ وَّ
اَرْبَعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الصَّلَاحِ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْمِصْرِيُّ
تَقِيٌّ الْمَعْرُوْفُ بِالْحَرِيْرِيِّ. قَالَ فِيْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ مُقْرِئٌ لَا بَاْسَ بِهٖ، وَلِدَ بَعْدَ
الْعِشْرِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ وَقَرَءَ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعَ عَلَى الشَّيْخِ اِبْرَاهِيْمَ الْعَسْكَرِيِّ
وَسَمِعَ الْمُوَطَّا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَوَلِيَ اِمَامَ الْمَدْرَسَةِ الضَّرْغَشِيَّةِ وَبَاشَرَ الْقَضَاءَ
تَصَدَّرَ لِلْاِقْرَاءِ، وَمَاتَ بَعْدَ ثَمَانِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ اَوْ قَرِيْبَ سَنَةِ تِسْعِيْنَ فِيْمَا اَظُنُّ. وَمِنْهُمُ
الشَّيْخُ الْمُقْرِئُ بَدْرُ الدِّيْنِ الْحَنَفِيُّ اُسْتَاذُ الْعَلَّامَةِ الْجَزَرِيِّ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّسَبْعِيْنَ
وَسَبْعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ الْكَبِيْرُ اُسْتَاذُ الْعُلَمَاءِ مَوْلَانَا حَمِيْدُ الدِّيْنِ الشَّاشِيُّ
الْحَنَفِيُّ، مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ اَحَدٍ وَّثَمَانِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْمُكَرَّمُ الْمُعَظَّمُ
الْهَادِيْ زَيْنُ الدِّيْنِ اَبُوْ بَكْرِ التَّائْبَادِيُّ الْحَنَفِيُّ الْوَلِيُّ الشَّهِيْرُ الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ قُطْبُ
الْاَوْلِيَاءِ الشَّيْخُ بَهَاءُ الدِّيْنِ النَّقْشَبَنْدُ اَنَّهٗ وَصَلَ بِطَرِيْقِ الْعِلْمِ اِلَى اللهِ سُبْحَانَهٗ.
حُكِيَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَمِنْهُمُ الْعَالِمُ الْكَامِلُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
الْحَنَفِيُّ الزَّبِيْدِيُّ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ بْنُ طَاهِرٍ
الْحَلَبِيُّ الْحَنَفِيُّ الشَّهِيْرُ بِابْنِ حَبِيْبٍ، مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ
الْفَقِيْهُ ابْنُ الرَّضِيِّ صَاحِبُ عَالِمٍ مُدَرِّسٌ، اَخَذَ الْفِقْهَ عَنِ الشَّيْخِ صَدْرِ الدِّيْنِ مُحَمَّدِ
بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَنْصُوْرٍ وَبَرَعَ فِيْهِ وَشَارَكَ فِي الْعُلُوْمِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْقِرَاءَةِ وَهُوَ كَبِيْرٌ.
تُوُفِّيَ شَهْرَ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ اَحَدٍ وَّثَمَانِ مِائَةٍ كَهْلًا بِخَطِّ الشِّبْلِيَّةِ وَدُفِنَ بِالْقُرْبِ

www.maktabah.org

مِنْ جَامِعِ الْاَقْوَاءِ. وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. قَالَ الْجَزَرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ شَيْخُنَا الْاِمَامُ الْعَلَّامَةُ شَمْسُ الدِّيْنِ بْنُ الصَّائِغِ الْحَنَفِيُّ. سَأَلْتُ عَنْ مَوْلِدِ
نَا خْبَرَنِيْ اَنَّهُ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِ مِائَةٍ بِالْقَاهِرَةِ. وَقَرَءَ الْقِرَاءَةَ اِفْرَادًا وَجَمْعًا
لِلسَّبْعَةِ وَالْعَشَرَةِ عَلَى الشَّيْخِ تَقِيِّ الدِّيْنِ الصَّائِغِ بَعْدَ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ الْمِصْرِيِّ ثُمَّ
الْعَرَبِيَّةَ عَلَى الشَّيْخِ ابْنِ حَيَّانَ وَاَخَذَ الْمَعَانِيْ وَالْبَيَانَ عَنِ الشَّيْخِ عَلَاءِ الدِّيْنِ الْقُوْنَوِيِّ
وَالْقَاضِيْ جَلَالِ الدِّيْنِ الْقَزْوِيْنِيِّ وَاَخَذَ الْفِقْهَ عَنِ الْقَاضِيْ بُرْهَانِ الدِّيْنِ وَمَهَرَ
فِي الْعُلُوْمِ وَدَقَّقَ وَتَقَدَّمَ فِي الْاَدَبِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ زَمَنِهِ حَنَفِيٌّ اَجْمَعَ مِنْهُ عِلْمًا وَنَقْدًا
وَتَدْقِيْقًا وَفَهْمًا وَتَفْوِيْرًا وَاَدَبًا. وَرَحَلَ اِلٰى دِمَشْقَ نَسَمِعَ اَنَّهُ تُوُفِّيَ فِيْ ثَمَانٍ وَ
سَبْعِ مِائَةٍ. وَلَمْ يُخَلِّفْ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَدَرَسَ فِيْ عِدَّةِ اَمَاكِنَ وَوَلِيَ اِفْتَاءَ دَارِ
الْعَدْلِ ثُمَّ قَضَاءَ الْعَسْكَرِ. وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ الْكَامِلُ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْعَبْدِ اللهِ
الزَّنْجَبِيْلِيُّ الدِّمَشْقِيُّ الْحَنَفِيُّ النَّقِيْبُ مُدَرِّسُ الزَّنْجَبِيْلِيَّةِ وَلِيَ الْمَشْيَخَةَ الْكُبْرٰى
بِالْعَادِلِيَّةِ بِدِمَشْقَ وَاَقْرَءَ بِهَا وَقَرَءَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْبَانِ وَلَمْ
يُكَمِّلْ. وَتُوُفِّيَ سَنَةَ بِضْعٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ وَمَوْلِدُهُ بَعْدَ سِتِّيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ
وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ مَوْلَانَا شَمْسُ الدِّيْنِ الْاَنْصَارِيُّ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ مِنْهَا
كِتَابٌ فِيْ اُصُوْلِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَكِتَابٌ كَذَا فِيْ تَارِيْخِ مُشَاهَدَةِ الْاَصْفِيَاءِ، مَاتَ
سَنَةَ اَرْبَعٍ وَثَلَاثِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الزَّاهِدُ اَبُوْ يَزِيْدَ التُّوْدَانِيُّ مَاتَ
بِهَا سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسِتِّيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ مُبَارَكْ شَاه الْقَاهِرِيُّ الْحَنَفِيُّ
صَاحِبُ التَّصْنِيْفَاتِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسِتِّيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ سَنَدُ
الْمُحَقِّقِيْنَ وَسَيِّدُ الْمُدَقِّقِيْنَ السَّيِّدُ شَرِيْفُ الْجُرْجَانِيُّ نَزِيْلُ سَمَرْقَنْدَ الْحَنَفِيُّ
النَّقْشَبَنْدِيُّ، كَذَا سَمِعْتُ مِنْ بَعْضِ الثِّقَاتِ وَيَدُلُّ شَرْحُهُ عَلَى السِّرَاجِيَّةِ عَلٰى فِقْهِ
الْحَنَفِيَّةِ مَعَ الْبَرَاهِيْنِ. الْمُؤَيِّدَةِ لِلْمَذْهَبِ لَا كَتَلْوِيْحِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ وَاِنَّهُ
وَاِنْ كَانَ شَرْحًا لِاُصُوْلِ الْحَنَفِيَّةِ لٰكِنَّهُ تَاْيِيْدٌ لِمَذْهَبِ الشَّافِعِيَّةِ مِنَ التَّعَرُّضِ
لِلْاَدِلَّةِ الْحَنَفِيَّةِ وَهُوَ دَلِيْلٌ وَاضِحٌ عَلٰى كَوْنِ الشَّارِحِ شَافِعِيًّا وَذَالِكَ لَا يَخْفٰى عَلَى النَّاظِرِ
فِي الْكِتَابَيْنِ. وَكَذَالِكَ مَا وَقَعَ فِيْ ذَالِكَ، وَقَدْ تُوُفِّيَ الْعَلَّامَةُ سَعْدُ الدِّيْنِ مَسْعُوْدُ
بْنُ عُمَرَ التَّفْتَازَانِيُّ عَنْ سَبْعِيْنَ سَنَةً بِسَمَرْقَنْدَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَتِسْعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ

وتوفي العلامة سند المحققين بشيراز سنة ست عشرة وثمان مائة. و
فضائل السيد المحقق اشهر من ان تذكر وتواليفه الانيقة البليغة في فنون العلوم
من المعقول والمنقول والفروع والاصول واللغة والعربية والبيان والادبية
اظهر من ان تخفى جزاه الله عنا وعن سائر المحصلين خير الجزاء. ثم رأيت في
طبقات الحنفية في مناقبه قدس سره وينكشف كونه حنفيا مسلما، فأوردت
فصلا منها تتميما للفائدة. قال رحمه الله له مؤلفات كثيرة. منها ما هو مشهور
متداول ومنها ما ليس بمتداول. ومنها تفسير الزهراوين وشرح فرائض السراجية
وشرح الوقاية وشرح المواقف وشرح المفتاح السكاكي والتذكرة للنصير الطوسي و
الجغمينية في الهيئة وشرح الكافية بالفارسية وله من الحواشي حاشية على
الكشاف والمشكوة والخلاصة للطيبي والعوارف وحاشية على الهداية في الفقه.
ووقفت على اوائله على شرح التجريد للاصفهاني وعلى شرح الطوالع وعلى المطالع
وشرح الشمسية على القطب الرازي وعلى المطول وعلى المختصر وعلى شرح هداية
الحكمة وعلى شرح حكمة العين وعلى حكمة الاشراق وعلى التحفة وعلى الرضي في
النحو ويقال انه جرد الرضي واستخلصه من المسودة بعد ان كان فيه سقم كثيرا
وله حاشية على شرح نقره كار وعلى المتوسط وعلى تلخيص التلخيص وعلى عوامل
الجرجاني وعلى رسالة الوضع وعلى شرح الاشارات للطوسي وعلى التلويح والتوضيح
وعلى نصاب الفارسية وعلى اشكال التأسيس وعلى شرح العضد وعلى تحرير اقليدس
للطوسي وعلى قصيدة كعب بن زهير وله مقدمة في الصرف بالفارسية واجوبة
اسئلة السلطان سكندر صاحب التبريز والرسالة الوجودية بالفارسية واخرى
للموجود في الوجود بحسب القسمة العقلية، واخرى في علم الحروف واخرى في
الصوت واخرى في علم الادوار وله الصغرى والكبرى في المنطق وهما بالفارسية
عربهما ولده السيد محمد وله رسالة في مناقب خواجه بهاء الدين النقشبند
ورسالة شهب البينة في الوجود والعدم (ست نسيت) والاخرى في الآفاق
والانفس. ذكر له هذه المؤلفات الحافظ السخاوي في الضوء اللامع، وقال كان
اماما علامة زاهدا اوعاية في الذكاء والفهم وطلاقة العبادة شيخا آبيض

www.maktabah.org

النجيبة نزد ادفصاحة وبلاغة وعبارته رشيقة وموتية لطرق المناظرة والمباحثة والاحتجاج ذا عقل تام ومداومة على الاشتغال والاشغال وابنه محمد شرح في عدة علوم ومات وله مبلغ الاربعين وعمر والده الى ان صار غالب فضلاء البلاد من جميع الاقطار من تلاميذه وتلاميذ تلاميذه وقرئ كتبه في المدارس وخدمته العلماء واقبل الناس على كلامه لقربه من القلوب بمتانته وجزالته بحيث يقال كلام السيد سيد الكلام رحمة الله عليه وعلى كافة العلماء اجمعين. انتهى كلامه. ومنهم العلامة حماد المارديني الحنفي شارح مختصر ابن الصلاح في الاصول والحديث. مات سنة تسع عشر وثمان مائة. ومنهم الولي الكامل والعالم الفاضل الامير قوام الدين الخافي صاحب جنون المجانين مات سنة عشرين وثمان مائة عن ست وستين سنة وفضائله اكثر من ان تحصى ومناقبه اشهر من ان تخفى. ومنهم العلامة الواعظ احمد بن محمد الشاذلي الحنفي، مات سنة احدى وستين وثمان مائة. ومنهم العلامة التميمي الاسكندري صاحب التصانيف الجليلة. منها حاشية التفسير البيضاوي والمواقف والعضد والمطول وشرح مختصر الوقاية. مات سنة اثنين وسبعين وثمان مائة ومنهم العلامة النوغشي احمد الحلبي الحنفي صاحب كنوز الفقه وغيره مات سنة اثنين وسبعين وثمان مائة. ومنهم العلامة الحسن الجلبي النصاري صاحب الحواشي المفيدة الشهيرة منها حاشية المطول والتلويح وشرح المواقف، مات سنة ست وثمانين وثمان مائة. ومنهم الفاضل مولانا عبد الرزاق السمرقندي صاحب حاشية التلويح ومطلع السعدين مات سنة ثمان وثمانين وثمانمائة. ومنهم العلامة الحسين الخطيب والعلامة احمد بن جندي مات سنة ثمان وثمانين وثمان مائة ومنهم العلامة احمد الشرجي صاحب كتاب الفوائد ونزهة الاحباب مات سنة ثلاث وتسعين وثمان مائة ومنهم العلامة الكركي ابراهيم الحنفي صاحب حاشية التوضيح مات سنة اثنين وعشرين وتسع مائة. ومنهم العلامة ابراهيم القرابلسي صاحب كتاب الاسعاف

وَمَوَاهِبِ الرَّحْمٰنِ وَشَرْحِهَا الْمُسَمّٰى بِالْبُرْهَانِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَتِسْعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ الْكَامِلُ ثِقَةُ الدِّيْنِ حَسَنُ الطَّرَابُلُسِيُّ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ كِتَابِ مُخْتَارِ الْاِخْتِيَارِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِيْنَ وَتِسْعِ مِائَةٍ وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ قُدْوَةُ الْفُحُوْلِ جَامِعُ الْمَنْقُوْلِ وَالْمَعْقُوْلِ مَوْلَانَا عَبْدُ الْعَلِيِّ الْبِرْجَنْدِيُّ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْجَلِيْلَةِ، مِنْهَا شَرْحُ التَّذْكِرَةِ وَشَرْحُ التَّحْرِيْرِ وَشَرْحُ الشَّمْسِيَّةِ وَشَرْحُ مُخْتَصَرِ الْوِقَايَةِ تِلْمِيْذُ الْفَاضِلِ الشَّيْرَوَانِيِّ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ النِّحْرِيْرُ مَوْلَانَا اَحْمَدُ الْجُنْدِيُّ صَاحِبُ التَّحْقِيْقَاتِ وَالتَّدْقِيْقَاتِ وَالتَّصَانِيْفِ الْبَدِيْعَةِ وَالتَّوَالِيْفِ الْعَجِيْبَةِ، مَاتَ بِسَمَرْقَنْدَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَتِسْعِ مِائَةٍ. وَاعْلَمْ اَنَّ مَثَلَ الْاَئِمَّةِ الْحَنَفِيَّةِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ يَرَاهَا النَّاظِرُ فِي اللَّيْلِ الدَّاجِيْ لَا يُمْكِنُ اِحْصَاؤُهُمْ وَيَسْتَحِيْلُ عَدُّهُمْ وَمَا ذَكَرْنَا مِنْهُمْ لَيْسُوْا اِلَّا كَقَطْرَةٍ مِنَ الْبَحْرِ الزَّخَّارِ وَالْاٰنَ فِيْ بِلَادِ مَا وَرَاءَ النَّهْرِ وَبَدَخْشَانَ وَالْهِنْدِ وَالرُّوْمِ وَكَاشْغَرَ وَخَوَارِزْمَ وَبُخَارَا عَصْرًا عَصْرًا اُلُوْفٌ اُلُوْفٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْعُرَفَاءِ يُوْجَدُوْنَ وَيُفْتُوْنَ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ. وَهَا اَنَا اَذْكُرُ تَيَمُّنًا طَائِفَةً مِنْ اَكَابِرِ الْاَوْلِيَاءِ بِمَا وَرَاءَ النَّهْرِ وَالْهِنْدِ وَاَخْتِمُ الرِّسَالَةَ حِيْنَئِذٍ. فَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الرَّبَّانِيُّ الْقُطْبُ الصَّمَدَانِيُّ عَبْدُ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِيُّ قُدِّسَ سِرُّهُ رَئِيْسُ السِّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ الْمَعْرُوْفَةِ بِسِلْسِلَةِ خَوَاجَهَا قُدِّسَ اَسْرَارُهُمْ. مَنَاقِبُهُ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰى وَمَعَارِفُهُ اَشْهَرُ مِنْ اَنْ تَخْفٰى. وَهُوَ مُرِيْدُ الشَّيْخِ الْاِمَامِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفَ الْهَمْدَانِيِّ قُدِّسَ سِرُّهُ قَدْ مَرَّ ذِكْرُهُ، شَيْخِ الْاَوْلِيَاءِ الْكِبَارِ مِنْهُمُ الْعَارِفُ الْكَامِلُ خَوَاجَه عَارِفُ الرِّيْوَگَرِيُّ، وَخَوَاجَه اَحْمَدُ الصِّدِّيْقِيُّ وَخَوَاجَه اَوْلِيَا كَلَانْ، وَمِنْهُمُ الْوَلِيُّ الْمَشْهُوْرُ خَوَاجَه مَحْمُوْدٌ الْخَيْرُ نَغْنَوِيُّ مُرِيْدُ الشَّيْخِ الرِّيْوَگَرِيِّ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْجَلِيْلُ الْوَلِيُّ النَّبِيْلُ ذُو الْمَقَامَاتِ وَالْكَرَامَاتِ خَوَاجَه عَلِيٌّ الرَّامِيْتَنِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِهٖ عَزِيْزَان هُوَ مُرِيْدُ الشَّيْخِ مَحْمُوْدٍ الْخَيْرِ الْفَغْنَوِيِّ الْمَذْكُوْرِ. وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْقُدْوَةُ خَوَاجَه مُحَمَّدٌ بَابَا السَّمَاسِيُّ قُدِّسَ سِرُّهُ مُرِيْدُ الشَّيْخِ الرَّامِيْتَنِيِّ الْمَذْكُوْرِ. وَمِنْهُمُ السَّيِّدُ ذُو الْكَمَالِ وَالْاِكْمَالِ اَمِيْر كُلَالْ مُرِيْدُ خَوَاجَه مُحَمَّدٍ بَابَا الْمَذْكُوْرِ وَشَيْخُ قُطْبِ الْاَوْلِيَاءِ اِمَامِ الْعُرَفَاءِ بَهَاءِ الْحَقِّ وَالدِّيْنِ الْمَعْرُوْفِ بِنَقْشَبَنْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تُوُفِّيَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ قُطْبُ الْاٰفَاقِ وَالْوَلِيُّ

www.maktabah.org

عَلَى الْإِطْلَاقِ حُجَّةُ الْأَوْلِيَاءِ وَبُرْهَانُ الْعُرَفَاءِ وَالْأَذْكِيَاءِ الَّذِي هُوَ مَعْرُوفٌ
بِنَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ قُدِّسَ سِرُّهُ، مَقَامَاتُهُ الْجَلِيلَةُ الرَّفِيعَةُ مِمَّا تَعْجِزُ الْعُقُولُ
عَنْ وَصْفِهِ وَكَلَّتِ الْأَلْسُنُ عَنْ بَيَانِهِ. تُوُفِّيَ بِبُخَارَا يَوْمَ اثْنَيْنِ، ثَلَاثَ رَبِيعِ الْأَوَّلِ
سَنَةَ إِحْدَى وَتِسْعِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ عَنْ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً. وَمِنْهُمُ الْقُطْبُ
الْأَنْوَارُ الْوَلِيُّ الْمُخْتَارُ عَلَاءُ الدِّينِ عَطَّارٌ مُحَمَّدٌ الْبُخَارِيُّ مُرِيدُ الشَّيْخِ الْإِمَامِ بَهَاءِ
الدِّينِ النَّقْشَبَنْدِ قُدِّسَ سِرُّهُ. كَانَ مِنْ أَكَابِرِ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى. تُوُفِّيَ فِي لَيْلَةِ
الْأَرْبِعَاءِ الْعِشْرِينَ مِنْ رَجَبٍ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَمَرْقَدُهُ الْمُنَوَّرُ
بِصَغَانِيَان. وَمِنْهُمْ قُدْوَةُ الْعُرَفَاءِ الْمُحَقِّقِينَ، وَأُسْوَةُ الْعُلَمَاءِ الْمُدَقِّقِينَ،
سَنَدُ الْمُحَدِّثِينَ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْحَافِظِيُّ الْبُخَارِيُّ الْمَعْرُوفُ بِهِ پَارْسَا قُدِّسَ
سِرُّهُ مِنْ أَكَابِرِ أَصْحَابِ الشَّيْخِ الْإِمَامِ بَهَاءِ الْحَقِّ وَالدِّينِ النَّقْشَبَنْدِ قُدِّسَ سِرُّهُ
وَلَهُ تَصْنِيفَاتٌ جَلِيلَةٌ مِنْهَا فَصْلُ الْخِطَابِ وَالتَّحْقِيقَاتُ وَالْفُصُولُ السِّتَّةُ وَالتَّفْسِيرُ
تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ الطَّيِّبَةِ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْوَلِيُّ
ابْنُ الْوَلِيِّ حَافِظُ الدِّينِ أَبُو نَصْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ پَارْسَا الْبُخَارِيُّ كَانَ جَامِعًا بَيْنَ عِلْمِ
الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ نَادِيًا عَلَى أَسْرَارِ الْحَقِيقَةِ، تُوُفِّيَ فِي شُهُورِ سَنَةِ خَمْسٍ وَ
سِتِّينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَقَبْرُهُ الْمُبَارَكُ فِي بَلْخَ. وَمِنْهُمْ شَجَرَةُ الْوِلَايَةِ وَثَمَرَةُ
الْهِدَايَةِ الْعَارِفُ ابْنُ الْعَارِفِ حَسَنُ بْنُ عَلَاءِ الدِّينِ الْعَطَّارُ كَانَ صَاحِبَ الْأَحْوَالِ
الْغَرِيبَةِ وَالْمَقَامَاتِ الْعَجِيبَةِ الْعَالِيَةِ، تُوُفِّيَ فِي لَيْلَةِ الْإِثْنَيْنِ لَيْلَةَ عِيدِ الْأَضْحَى
سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ بِشِيرَازَ وَنُقِلَ إِلَى صَغَانِيَانِ عِنْدَ أَبِيهِ قُدِّسَ
سِرُّهُ. وَمِنْهُمُ الْعَارِفُ الْكَامِلُ مَوْلَانَا يَعْقُوبُ الْچَرْخِيُّ مِنْ أَصْحَابِ الْإِمَامِ
خَواجَه بَهَاءِ الدِّينِ النَّقْشَبَنْدِ قُدِّسَ سِرُّهُ وَوَصَلَ إِلَى دَرَجَاتِ الْكَمَالِ عِنْدَ
الْإِمَامِ خَواجَه عَلَاءِ الدِّينِ الْعَطَّارِ قُدِّسَ سِرُّهُ وَهُوَ شَيْخُ إِمَامِنَا الشَّيْخِ نَاصِرِ
الدِّينِ خَواجَه عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُلَقَّبِ بِخَواجَه أَحْرَارِ قُدِّسَ سِرُّهُ وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْمُحَقِّقُ
قُدْوَةُ الْعُرَفَاءِ مَوْلَانَا نِظَامُ الدِّينِ الْخَامُوشُ مُحْيِي الْمِلَّةِ وَالدِّينِ الْعَطَّارُ قُدِّسَ
سِرُّهُ كَانَ صَاحِبَ تَصَرُّفَاتٍ عَظِيمَةٍ وَمَقَامَاتٍ سَنِيَّةٍ حَسَنَةٍ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ
وَثَمَانِ مِائَةٍ كَمَا قِيلَ. وَكَانَ السَّيِّدُ السَّنَدُ الْعَلَّامَةُ الْمُحَقِّقُ سَيِّدُ شَرِيفٍ وَمَنْ

www.maktabah.org

اصحابہٖ و مریدیہٖ۔ و منہم الشیخ الکامل مولانا سعد الدین الکاشغری قدس سرہٗ و قد توفی مولانا سعد الدین فی اثناء صلوٰۃ الظہر یوم السابع من جمادی الاخری سنۃ ست و ثمانین و ثمان مائۃ۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

مکتوب نود و ہشتم بنام ابوالحسن محمد ہادی نواسۂ خود الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ؎

ہر چہ جز عشق خدائے احسن است — گر شکر خوردن بود جاں کندن است

وفقک اللہ سبحانہ لما یحب و یرضی و نجاک مما یمنعک من الوصول الی الدرجات العلی۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔

مکتوب نود و نہم بنام خواجہ محمد معصوم برادر خود در اظہار اشتیاق و حزن فراق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اشتیاق و حزن فراق را کہ دامن گیر ایں حقیر ضعیف است چساں شرح دہد کہ شب و روز در الم میدارد ؎

حدیث شوق ندانستہ ام کہ تا چند است — جز ایں قدر کہ دلم سخت آرزومند است

دو کلمہ در باب اشیاء دریوزۂ دولت لقاء کہ وابستہ بسفر ایں دیار است سابقاً رفتہ است ہموارہ چشم انتظار در راہ است۔ کدام ساعت باشد کہ نوید قدوم شریف مسرت بخش ایں شکستہ گردد ؎

عجبے نیست اگر زندہ شود جان عزیز — چوں ازاں یار جدا ماندہ پیامے برسد

استخارہ اگر موافقت نمود ظاہر است کہ اختیار ایں سفر مے فرمائید۔ ہر چند بر اہل انقطاع و حلاوت از تصور ایں سفر گرہ عظیم وارد مے شود۔ دیگر چہار روز است کہ بادشاہ عجیب تاکید و اہتمام مے فرماید، خود طبیخ تیار ساختہ مے فرستند۔ امید کہ مادۂ امراض در چند روز منحسم گردد۔ و از راہ ضعف کہ در طبیعت است مفصلاً شرح طبقات را چساں شرح دہد۔ اللہ تعالیٰ ہر کس را بمراد برساند۔ انہ قریب مجیب۔

مکتوب صدم بنام خواجہ محمد معصوم مذکور در اشارہ بسفر آخرت بعد ذالک بایام قلیلۃ۔

باسمہ سبحانہ۔ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ؎

www.maktabah.org

گر بما ندیم زندہ بر دوزیم — دامنے کز فراق چاک شدہ

ور بمیریم عذر ما بپذیر — اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

تَمَّ مَکَاتِیْبُ خَازِنِ الرَّحْمَةِ۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

رب کریم کے فضل و کرم سے آج مکتوبات سعیدیہ کے بالاستیعاب مطالعہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس مجموعہ مبارکہ سے ۹۶ یادداشتیں الگ اوراق (۱۵) پر مرتب کر لی گئیں۔

ان دنوں میں حضرت احمد کی مقامات معصومی پر تعلیقات کا کام زیر نظر ہے۔

لاحقر محمد اقبال مجددی

۱۷ جنوری ۱۹۸۷ء

لاہور

پاکستان ٹائمز پریس لاہور

www.maktabah.org